TEXT PROBLEM WITHIN THE BOOK ONLY

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222414
UNIVERSAL
LIBRARY

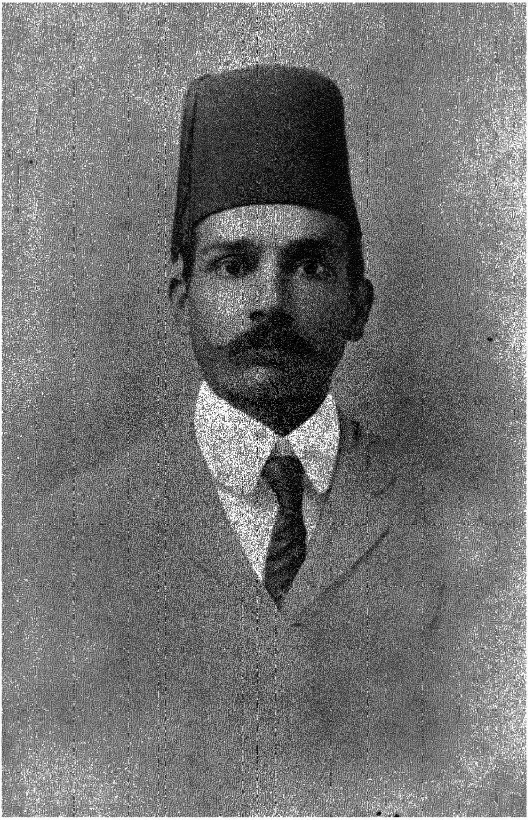

ظفر علیخان - بی - اے -

بہ خدمت شریف

جناب مولوی محمد عبد القادر صاحب

کمشنر گلبرگہ

جناب مخدوم و مکرم بندہ زاد مجدکم

تسلیم آجب پچھلے دنون مجھے آپ کی خدمت مین نیاز حاصل ہوا تھا تو مین نے "جنگ روس و جاپان" کے کچھ اجزا آپ کو سُنائے تھے۔ اوس موقعہ پر آپ نے یا تو محض اوس حسن ظن کے اقتضا سے جو آپ کو میری نسبت ہے اور یا فی الحقیقت کتاب کے محاسن سے متاثر ہو کر اوس طبع نکتہ رس کے اصرار پر جو مبدا رفیاض سے آپ کو عطا ہوئی ہے۔ اس تصنیف کی تعریف میری امید سے بڑھ کر کی تھی۔ لیکن اوس محبت کی طرح جو مان باپ کی نظرون مین زشت رو اولاد کو بھی یوسف سے زیادہ حسین بنا دیتی ہے ایک مصنف کی خود پسندی مجھ سے کہہ رہی ہے کہ کتاب ہی کی خوبیان آپ کی حوصلہ افزائی کی محرک ہوئین۔

اب یہ کتاب ختم ہو گئی ہے اور اگر اس مین کوئی کمی ہے تو یہ ہے کہ اس کے سرورق کا طراز کوئی موزون نام ہو۔ اون توجہات اور عنایات کے لحاظ سے جو آپ ہمیشہ مجھ پر مبذول فرماتے ہین مین اپنی ناچیز تصنیف کے عنوان کی تزئین کے لیے آپ کے نام نامی کی موزونیت سے کسب انتساب کرتا ہون۔

حیدرآباد دکن

۱۰ نومبر ۱۹۰۵ء

نیاز کیش

ظفر علیخان

جنگ روس و جاپان

پہلا ایکٹ

پہلا سین

دارالسلطنت ٹوکیو کا ایوان حکومت۔ شہنشاہ مکاڈو مجلس شوریٰ کے اراکین سے :-

اگرچہ اقصائے شرق مین بج رہا ہی کوس وقار اپنا — نواح مغرب مین لیکن اب تک نہین جما اعتبار اپنا

ہمارے بیڑے نے جا کے خاقان کو گرچہ نیچا دکھا دیا ہے — مگر ابھی تک نہین ہے دنیا کی قوتون مین شمار اپنا

یہ سچ ہے اک قوم عاقبت بین ہوئی ہی ہم داستان ہماری — یہ سچ ہی برطانیہ کا شیر ژیان ہوا دوستدار اپنا

مگر یہ ہرگز قرین دانش نہین کہ اترا ہین ہم اسی پہ — ابھی بہت کچھ ہمین بڑھانا ہے صاحبو افتخار اپنا

مزا تو جب ہے کہ جرمنی اور فرانس مانین ہمارا لوہا — ہمارے آگے سر تفاخر جھکا دے مغرور زار اپنا

وہ زار جو از رہ حقارت ہمین بناتا ہے زرد بندر — وہ زار سمجھا ہوا ہے جو اہل شرق کو قرضدار اپنا

وہ زار منچوریا کا صوبہ لیا ہے خاقان ہی سے چھین جس نے — بنا لیا آگے کوریا کو ہے جس نے دار القرار اپنا

یہ زرد بندر نچا کے چھوڑین گے ناچ تگنی کا خرس تجھ کو — گذر گیا حد سے صبر اپنا بہت ہوا انتظار اپنا

ہمین یہ لازم ہے روس کو دین نکال منچوریا سے فوراً

اڑے پھریرا یہان ہمارا بنے وہان یا مزار اپنا

پہلا رکن :-

شہنشہ کا فرمان بالکل بجا ہے　　ضمیر شہنشاہ گیتی نما ہے
ذرا بھی نہین اس مین شک روسیون سے　　ہمین ہو کے مجبور لڑنا پڑا ہے
کیا روس نے قبضہ منچوریا پر　　ہے چین ناتوان یہ اسی کی سزا ہے
ہوئے کوریا پر بھی روسی ہی قابض　　غضب پر غضب ہے بلا پر بلا ہے
ضرورت ہے ہم کو نوآبادیون کی　　شمار اس قدر قوم کا بڑھ گیا ہے
کہان جائین گے اب مہاجر ہمارے　　شب و روز ہم کو یہی دغدغہ ہے
قدم کوریا مین جمے روسیون کے　　تو پھر اہل جاپان کا حافظ خدا ہے

نہ دے الٹیمیٹم[۱] ٹوٹ جائے جاپان
کہ مفہوم اس کا یہی دوسرا ہے

[۱] اعلان جنگ

دوسرا رکن :-

اختلاف اس سے مجھے بالکل نہین　　روس سے جاپان لڑے گا بالیقین
خوف ہے لیکن تو ہے اس بات کا　　بیچ مین یورپ نہ آ کودے کہین
خون و زر کے صرف سے پوٹ آرتھر　　ہم نے جیتا تھا بوقت فتح چین
روس قابض ہو گیا اوس پر مگر　　بس کہ تھین ساری دول اوس کی معین
رہ گئے ہم لوگ کھا کر پیچ و تاب　　ناتوان اوس وقت تھی قوم حزین
دس برس کا آج لین گے انتقام　　مدتون کھٹکا ہے دل مین خار کین
آگیا وہ وقت جس کے واسطے　　مدتون تیاریان جاپان نے کین
دوست انگلستان ہے جاپان کا　　اس لئے یورپ سے ہم کو ڈر نہین

فرض ہے اپنا بچانا قوم کو
بن رہا ہے روس مار آستین

تیسرا رکن:-

روس سرمست شراب نخوت و پندار ہے　　　یہ رعونت اوس کی جاپان کا بڑا اتھیار ہے
چاہتا ہے چپکے چپکے اپنی طاقت لے بڑھا　　　گرچہ ہے مغرور لیکن ساتھ ہی ہشیار ہے
دل مین کچھ رکھتا ہے اور لاتا زبان پر ہے کچھ اور　　　اوس کے ہر اقرار مین پوشیدہ اک انکار ہے
جو کہا ہے ہم نے اب تک۔ اوس نے ٹالا ہی صاف　　　پس یہ ظاہر ہے کہ اوس کو آشتی سے عار ہے
یہ سمجھ رکھا ہے اوس نے ہم نہین کرنے کے جنگ　　　کیونکہ بازی اوس سے لے جانا بہت دشوار ہے
پیشدستی ہوگی جاپان کی طرف ہی سے مگر　　　ہم بھی خیر الماکرین ہین وہ اگر مکار ہے
ہین ادھوری اوس کی سب تیاریان لیکن درست　　　کیل کانٹے سے ہمارا لشکر جرار ہے

جوش سے لبریز ہے پیمانۂ دل قوم کا —
نشۂ حب وطن سے مملکت سرشار ہے

چوتھا رکن:-

ہم اقبال شہنشہ سے حریفون کو بھگا دین گے　　　ہم اپنے ملک و مالک کے لیے جانین لڑا دین گے
ستارون سے بھی گنتی مین ہو بڑھ کر فوج دشمن گر　　　ہمارے سورما اس فوج کے پرزے اڑا دین گے
نہین دیکھی ہے صورت روس نے شاید ہزیمت کی　　　وہ گر آئے گا میدان مین تو ہم اوس کو دکھا دین گے
سمجھ رکھا ہے یورپ نے ضعیف و ناتوان ہم کو　　　مگر ہم عنقریب اپنا اونہین کس بل بتا دین گے
دکھا دین گے نہین وہ ہم ہمین جو تم سمجھتے ہو　　　اڑا دین گے دھوئین اون کی کنوئین اونکو جھنکا دین گے
بہت حد سے بڑھا ہے روس لیکن اوسکو واضح ہو　　　کہ ہم مشرق مین اوسکی حرص کی مشعل بجھا دین گے

ادہر پورٹ آرتھر کی کھائیان پاٹین گے لاشون سے
اودہر ہم کوریا مین خون کے دریا بہا دین گے

شہنشاہ مکاڈو:-

میرے خیر خواہو میرے جان نثارو　　　میرے آسمان جلالت کے تارو

سکندر کی کیا میرے آگے حقیقت — اگر مجھ سے ہے تم کو اتنی عقیدت
نہ تھا میرا مقصود کشور کشائی — نہ کچھ کم تھی جاپان کی فرمان روائی
یہ ہے قصد اعدائے بدبین کا لیکن — کہ ہم کو ستاتے رہین رات اور دن
دلین مونگ چھاتی پہ جاپانیون کی — بنین صورت اون کی پریشانیون کی
ہے جب حالت ایسی تو ہے فرض جاپان — کہ میدان مین اترے لیے تیغ بّران
ہے بنا بین رہ نما ایشیا کا — جلانا ہے ہم کو دیا ایشیا کا
وہ تہذیب جو ہوگئی ہے پرانی — اسے کہیئے دہ بادۂ ارغوانی
وہی آگ اگلی سی جس مین بھری ہے — وہی مے ہے بوتل مگر دوسری ہے
بھرین گے ہم اس کو نئی ساتگین مین — پلائین گے بھر بھر کے جاپان و چین مین
اسے پی کے جو مست و آزاد ہون گے — وہ حکمت مین یورپ کے استاد ہون گے
وہ شایستگی نام دھرتے ہین جس کو — بلاوجہ بدنام کرتے ہین جس کو
اسے پدمنی کہیئے یا کہیئے لیلی — ذرا اوڑھنی ہو گئی جس کی میلی
لباس اس کو پہنائین گے جب نیا ہم — مکلل بہ گوہر مزین بہ ریشم
حسینان مغرب چرائین گے آنکھین — اوٹھا کر نہ ہرگز ملائین گے آنکھین
بڑھوائے میرے سورما شہسوارو — حریفون کو تلوار کے گھاٹ اتارو
ڈبو دو سمندر مین تم اون کا بیڑا — تباہی کا دو اون کے سر پہ تتڑیڑا
نشان شرق سے روسیون کا مٹا دو — اور اون کی حکومت کو جڑ سے ہلا دو
یہان تک کہ پیٹر کے آثار[۱] لرزین — وہان کے در و بام و دیوار لرزین

کرو محو حیرت جہان کو دکھا کر
سموارئیون کی شجاعت کے جوہر

دربار برخاست ہوتا ہے اور سب لوگ اوٹھ کر چلے جاتے ہین۔

[۱] پیٹر کے آثار سے مراد سینٹ پیٹرسبرگ ہے۔

دوسرا سین

(نواح توکیو مین ایک جھونپڑی۔ ایک بڑھیا بیوہ اور اوسکا نوجوان اکلوتا بیٹا اوکیو دروازے کے سامنے بیٹھے ہوئے ہین۔ اوکیو دیر سے ملول و متفکر ہے۔)

بڑھیا:۔ ”بیٹا آج خلاف معمول ایسے دلگیر کیون ہو۔ کیا مزاج ناساز ہے یا کوئی واقعہ ایسا پیش آگیا جس سے طبیعت مکدر ہو گئی؟“

اوکیو۔ (آہ سرد بھر کر) ”امان جان کیا عرض کرون۔ آج میری ساری امیدون کا خون ہو گیا اور میری تمام آرزوئین خاک مین مل گئین۔ حب وطن۔ جوش قومی۔ ایثار نفس۔ جرارت و شجاعت غرض وہ تمام پاک اور سچے جذبے جو آپ کی شفقت آمیز تعلیم کی بدولت میرے دل مین پیدا ہوئے تھے آج جبکہ اون سے کام لینے کا وقت آیا بیکار ہو گئے میری مثال اوس پیاسے کی ہے جو دریا کے کنارے بیٹھا ہوا ہو لیکن ایک قطرہ پانی کا لے کر اپنے حلق خشک کو ترنہ کر سکتا ہو۔ آہ مین نہایت ہی بدنصیب ہون۔“

بڑھیا۔ ”بیٹا مین یہ چیستان نہین سمجھی۔ اپنا مطلب صاف لفظون مین بیان کرو۔“

اوکیو۔ ”امان جان آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے ملک نے روس کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ آج امیر البحر ٹوگو کی توپون نے پہلے بحری معرکہ کا دیباچہ خون و آتش کے حروف مین بحر الکاہل کی سست رفتار موجون پر لکھ بھی دیا ہوگا۔ آپ جانتی ہین کہ یہ جنگ ہمارے ملک کی تاریخ کے پلٹ دینے والی ہوگی۔ اگر ہم جیت گئے تو ہمارا شمار دنیا کی سب سے بڑی قوتون مین ہوگا۔ لیکن اگر (خاکم بدہان) ہمین شکست ہوئی تو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ جاپان صفحہ ہستی سے گویا مٹ گیا۔ روس اور جاپان کا مقابلہ بظاہر ہاتھی اور چیونٹی کا مقابلہ ہے۔ کیا بلحاظ رقبہ و آبادی سلطنت اور کیا باعتبار ذرائع آمدنی جاپان کو روس کے ساتھ کوئی نسبت نہین۔ غرض بڑا نازک وقت ہے جاپان آج اپنے بیٹون سے یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ اوس کے حقوق کی حفاظت کی

لئے اپنا خون اور روپیہ پانی کی طرح بہانے کے لیے تیار ہون ۔ امان جان مین وہ بدنصیب بیٹا ہون کہ باوجودیکہ پوری طرح سے اس بات کی مقدرت اور استطاعت رکھتا ہون کہ اپنا خون کی نذر اپنے ملک و مالک کو دون لیکن قضا نے میرے ہاتھ باندھ دئے ہین ۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرے اور اہل وطن اپنے ملک پر قربان ہونے کی سچی اور ابدی مسرت حاصل کرنے کے لیے دشمنون سے لڑین گے لیکن مین اپاہجون کی طرح یہان بیٹھا ہوا تماشا دیکھا کرون گا ۔ جو فوج سرحد کو بھیجی جائے گی اوس کے علاوہ نئی فوج بھی کشتون اور زخمیون کی تلافی کرنے کے لیے بھرتی کی جا رہی ہے ۔ مین بھرتی ہونے کے خیال سے فوج کے دفتر مین گیا اور اپنا نام پیش کیا ۔ مجھ سے پوچھا گیا کہ تمہارے گھر مین افراد ذکور کس قدر ہین ۔ مین نے جواب دیا ایک اکیلا مین ہی ہون ۔ پھر مجھ سے یہ سوال کیا گیا کہ تم کس کس کی معاش کے کفیل ہو ۔ مین نے کہا ایک فقط میری ضعیف والدہ ہین ۔ جن کا مین متکفل ہون ۔ اس پر دفتر فوج سے میری درخواست یہ کہہ کر نامنظور کر دی گئی ۔ کہ چونکہ تم اپنے گھر مین ایک ہی مرد ہو اور ماں کی قوت بسری کی کفیل ایک تمہاری ہی ذات ہے لہذا تمہین فوج مین بھرتی نہین کیا جا سکتا ۔ امان جان دلیل تو معقول تھی لیکن جو صدمہ اس سے میرے دل کو ہوا اوس کا اندازہ کچھ مین ہی کر سکتا ہون "

بڑھیا :۔ "بیٹا دل کو تسلی دو ۔ تم اپنے ملک اور مالک کی خدمت یہین بیٹھے بیٹھے کر سکتے ہو ۔ کڑھنے اور دلگیر ہونے کی کوئی بات نہین ۔ اچھا بازار سے جا کر کچھ چانول تو لے آؤ ۔ رات کو گھر مین پکانے کے لیے کچھ بھی نہین ۔ یہ لو ایک ین دیتی ہون ۔ نصف ین کے چانول لانا ۔ کچھ مچھلی لیتے آنا اور باقی کا خوردہ لے آنا ۔"

(اوکیو بہت خوب کہہ کر چلا جاتا ہے)

بڑھیا (تنہائی مین آپ ہی آپ) " میرے بیٹے کا کڑھنا اور پیچ و تاب کھانا بجا ہے آج اوسے کمر مین تلوار باندھ کر اپنے ملک کے دشمنون کے مقابلہ کے لیے میدان جنگ مین ہونا چاہیئے تھا ۔ حیف ہے مجھ پر اگر مین اپنی ہیچ میرز زندگی کی محبت کو اپنے وطن کی حفاظت

کا سنگ راہ بناؤں اور تف ہے مجھ پر اگر میری تن پروری کا نتیجہ یہ ہو کہ اپنے ملک پر نثار ہونے کا وہ مقدس جذبہ جو میرے بیٹے کے دل میں موجزن ہے دب کر رہ جائے - میں قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھی ہوں - آج نہ مری کل مری - بہتر ہے کہ فوراً ہری کری (خودکشی) کر کے عالم بالا کی اون پاک روحوں میں جا ملوں جو جاپان کے سر پر چتر رحمت کئے کھڑی ہیں - اولاد کی محبت اگرچہ ایک زبردست جذبہ ہے اور اوکیو میرے کلیجے کا ٹکڑا اور میری آنکھ کا تارا ہے اور میں نہیں چاہتی کہ ہمیشہ کے لیئے اوس کا داغ مفارقت سینہ پر لے جاؤں - لیکن اوکیو کی الفت سے بھی زیادہ مقدس اور زبردست ایک اور جذبہ ہے - اور وہ ہے وطن کی محبت - اے جاپان میں آج تجھ پر قربان ہوتی ہوں - اے وطن میں اپنے حقیر جسم کو تجھ پر نثار کرتی ہوں - اے ملک میں اوس خون سے جو سال خوردہ اور فرسودہ رگوں میں بہہ رہا ہے تیری جوان سال آزادی اور اقبال کا قبالہ لکھتی ہوں"

(خنجر نکال کر ہاتھ بلند کرتی ہے مگر کچھ سوچ کر دفعتہً رک جاتی ہے)

"مگر میں اوکیو سے آخری دفعہ مل تو لوں - اوس کی بلائیں تو لے لوں - اوسے چھاتی سے تو لگا لوں - نہیں نہیں میں نے اوسے دیکھا اور میری نیت ڈانواں ڈول ہوئی - میں اوس کے نام دو سطریں آخری پیغام کے طور پر لکھ کر چھوڑے جاتی ہوں"

(کچھ لکھنے لگتی ہے اور لکھ کر جھونپڑی کے دروازہ کی چوکھٹ پر ڈال دیتی ہے - پھر خنجر سینے میں بھونک کر زمین پر گر پڑتی ہے اور آن کی آن میں سرد ہو جاتی ہے)

(اوکیو سودا لئے ہوئے آتا ہے اور مکان میں داخل ہوتا ہے)

"پناہ بخدا یہ کیا ماجرا ہے؟ کیا میں خواب دیکھ رہا ہوں؟ نہیں نہیں خواب نہیں سچ مچ میری ضعیف اور بیوہ ماں کی لاش خون میں شرابور زمین پر پڑی ہوئی ہے - یہ کس سنگدل خونی کا کام ہے؟"

(لاش پر جھک کر)

"ہائے میری ماں کا قاتل خود میری ماں کا ہاتھ ہے - خنجر ابھی تک ہاتھ کی گرفت سے نہیں چھوٹا

مگر اس ہری کری کا مطلب کیا؟"

(بدحواسی کے عالم مین چارون طرف نظر دوڑاتا ہے اور دہلیز کے قریب ایک کاغذ پڑا ہوا پاکر اُٹھاتا ہے اور پڑھتا ہی)

اے میرے نور نظر اے میرے لخت جگر — جس سے نہین بازگشت کرتی ہون مین وہ سفر
جان ہے پیاری مجھے جان سے پیارے ہو تم — تم سے بھی لیکن وطن ہے مجھے محبوب تر
مجھ کو کوئی حق نہین جنگ سے روکون تمہین — خودغرضی تھی میری زندہ مین رہتی اگر
کیا میرا جسم حقیر کیا میری جان حزین — جس کے لیئے دون بنا مین تمہین بے بال و پر
اے میری شمع مزار آج تیری راہ مین — خاک ہے میری ہبا خون ہے میرا ہدر
میرا ہی خنجر میرا کام کرے گا تمام — کون ہو منت کش تیغ قضا و قدر
کرتی ہون آزاد مین اپنی خوشی سے تجھے — اپنے وطن پر نثار شوق سے ہو اے پسر

پست ہون دشمن تیرے نام ہو تیرا بڑا
میری دعا تیرے ساتھ جائے گی لے کر اثر

او کیو۔ (لاش سے مخاطب ہوکر)

رحمت ہو تجھ پر او سونے والی — ہے ظرف تیرا بے شبہ عالی
دی جان شیرین جان آفرین کو — اور میرے دل کی حسرت نکالی
ایسی مثال ایثار ہے یہ — قربان جس پر ہے بے مثالی
یہ دن دہاڑے اے میری آنکھو — کیون تم نے اوڑھی برد لیالی
نوحہ گری مین مجھ کو مدد دے — اے بے قراری اے زار نالی
اٹھ کر کے امان کچھ دیر بیٹھو — دیکھو تو میری آشفتہ حالی
داغ یسیری دے کر چلین کیون — اس گھر کو چھوڑا کیون تم نے خالی
میری جوانی کو جوشش بخشے — کیون کر نہ تیری دیرینہ سالی

تیری شجاعت نخل تناور — اور میری جرارت اک اوس کی ڈالی
ہے وہ تو ظاہر یہ ستتر ہے — وہ فاعلی ہے یہ انفعالی
نقش قدم پر تیرے چلون گا — اے رستہ مجھ کو بتلانے والی

دیکھین گے دشمن اور دوست میری
شان جلالی آن جمالی

(تجہیز و تکفین کی تیاری کے لیے باہر چلا جاتا ہے)

تیسرا سین

سینٹ پیٹرسبرگ۔ زار کا محل۔ زار اور اوس کے مشیر

وزیر صیغہ خارجہ:۔ "حضور! مشرق الاقصیٰ کے نائب السلطنۃ امیر البحر کراخاف نے ہمارے اور جاپان کے سیاسی تعلقات کے بارہ مین جو پیغام تار برقی کچھ دن ہوئے بھیجا تھا اوس کی توضیح مین ایک مفصل مراسلہ آج کی ڈاک مین موصول ہوا ہے۔"

زار:۔ "پڑھ کر سنایئے۔"

(وزیر صیغہ خارجہ مراسلہ پڑھتا ہے)

اے شہنشاہ فلک پایہ و خورشید رکاب — اے جہان دار تنک سایہ و ناہید خباب
جس کی شان اور جلالت کے مقابل مین ہوئی — شوکت صدر نشینان زمن نقش برآب
غیرت ابر گہر بیز تیرا لطف و کرم — صورت برق شرر ریز تیرا قہر و عتاب
کانپتا ہے تیری ہیبت سے تمام یورپ — ایشیا لا نہین سکتا ہی تیرے خشم کی تاب
آ گئے ہین تیرے اعدا کے برے دن شاہا — دے دیا صاف اونہین اون کی مقدر نے جواب
دولت چین کو جاپان نے کیا دی ہے شکست — دیکھنے لگ گیا رشیا کی مساوات کے خواب
ہم سے کہتا ہے کہ منچوریا کر دو خالی — ورنہ توڑین گے ہم آپس کے تعلق کی طناب

چیونٹی کرتی ہے ہاتھی سے مبارز طلبی
نہین اللہ کی قدرت کا کوئی حد و حساب

آ کے دی مجھ کو خبر ہے میرے جاسوسون نے
کہ حقیقت مین بہت حالت جاپان ہی خراب

سرمہ چشم نمایش ہے یہ سب جوش و خروش
نظر آتا ہے جو دریا یہ ہے دراصل سراب

اینڈتا ہے فقط انگلینڈ کی شہ پر جاپان
ورنہ عصفور کو کب دعوئ پرخاش عقاب

ایک دو لاکھ سے لشکر نہین اوس کا بڑھ کر
اور یہان زار کی فوجون کا نہین کوئی حساب

اوس کے بیڑے مین بھی ہین گنتی کی بوسیدہ جہاز
اور شہنشاہ کا بیڑا نہین رکھتا ہے جواب

ہم سے وہ لڑ نہین سکتا کبھی اس حالت مین
اور لڑے گا بھی تو ہو جائے گا برباد و خراب

ایشیا مین فقط انگلینڈ رقیب اپنا ہے
اپنی فوجین مگر اوس سے بھی نبٹ لین گی شتاب

چین پر قبضہ ہمین چاہیے کرنا پہلے
ہند کے چہرہ سے اوٹھ جائے گی پھر خود ہی نقاب

چین کے رخ سے ہے برہما پہ چڑہائی آسان
راہ کابل سے ہے دشوار پہونچنا پنجاب

پہلوے روس مین ہے طاقت برطانیہ خار
خلش اس خار کی ہے منسٹر اعظم کو عذاب

پہلا گرینڈ ڈیوک :-

شہنشاہ کا مرتبہ ہو دو بالا
زمانہ مین ہو زار کا بول بالا

کراخات کا قول بے شبہ سچ ہے
نہین ہم سے جاپان کبھی لڑنے والا

کرین جنگ اگر روس سے دو ہی دن مین
نکل جائے جاپانیون کا دوالا

اگر یہ بھی مانین کہ آندھی ہے جاپان
تو کیا خوف ہم کو کہ ہم ہین ہمالہ

اگر روس جاپان سے ہار جائے
تو سمجھو کہ ممکن ہوا استحالہ

نہین خوف کچھ ہم کو جاپانیون کا
پڑا پالا کسی اور ہی سے ہے پالا

ہین دراصل انگریز دشمن ہمارے
اس آزار وہ قوم کا منھ ہو کالا

کسی طرح دینی انہین چاہیے زک
انہین چاہیے ایشیا سے نکالا

اگر چین پر قبضہ ہو جاے اپنا
تو ہندوستان پھر ہے منہ کا نوالہ

دوسرا اگرینڈ ڈیوک:-

جنگ کی ہے جاپان نے ٹھانی — آئین گے روس کے منہ جاپانی
بیچ مین انگریزون کا قدم ہے — کام ہے جن کا بے ایمانی
اپنے ہٹھو کوشہ دین گے — چاہتے ہین یہ آگ لگانی
آنکھ اٹھا کر روس کو دیکھین — اس برتے پر تتہ پانی
قول یہ ثابت ہم کر دین گے — پٹنے کی ہے کمزور نشانی
پیٹر نے جو کی ہے وصیت — لازم ہم کو نہین ہے بھلانی

روس کی قسمت مین لکھی ہے
ایشیا کی گتھی سلجھانی

وزیر صیغہ داخلہ:-

خطا معاف ابھی سلطنت نہین طیار — کہ جنگ کے لیے کھینچے نیام سے تلوار
یہ مذہب عقلا مین • نہین روا ہرگز — کہ دشمنون کو سمجھ لین حقیر و عاجز و خوار
میرے خیال مین جاپان نہین ضعیف اتنا — سمجھ رہے ہین اوسے جس قدر صغار و کبار
علاوہ اس کے ہے برطانیہ معین اوس کا — ہمیشہ ہم سے کیا جس نے بغض کا اظہار
ہے اس مین فائدہ جس کا کہ ہم کسی سے لڑین — ہے اس مین جس کی خوشی ہم کو دے کوئی آزار
ہے رزمگاہ یہان سے ہزار ہا فرسنگ — جہان سپاہ کا جانا ہے سخت ہی دشوار
یہ سچ ہے ریل برابر گئی ہے مشرق تک — ہے ریل پھر بھی مگر ریل کچھ نہین ہی تار
نہین ہے راے میری ہرگز ایسی حالت مین — کہ ہم ہون مشرق مین جاپان سے برسرپیکار
ہمین یہ چاہیئے لین مان خواہشین اوس کی — لڑائی کے لیے ہوتے رہین ا۔

نہین یہ فرض کہ قایم رہین معاہدہ پر — ہنین یہ فرض کہ پورا بھی ہم کرین اقرار

ہو برو بحر مین جب قوت اپنی مستحکم

تو کوس جنگ بجائین بہ صد شکوہ و وقار

تیسرا گرینڈ ڈیوک :-

ہٹے بڑہا کے قدم روس کا شعار نہین — دباؤ غیر کا مانے وہ زار زار نہین

کسی کے واسطے بیچا ہوا کرے جاپان — ہے روس روس کوئی طفل شیر خوار نہین

ہو کرتے کیون سر تسلیم خم یہی کہہ دو — کہ چوڑیون کے پہننے سے ہم کو عار نہین

نہ پہونچے دہلی و پیکن تک اپنی جب تک فوج — مجھے تو آئے گا اوس وقت تک قرار نہین

خطا سے راستے کراخاف کی مہرا ہے — وہ شہسوار ہے کچھ طفل نے سوار نہین

تلے ہوئے ہین لڑائی پہ پیلے بونے گر — در نگ جنگ مین ہم کو بھی زینہار نہین

پھنسے گا جال مین جب جان بل مزا ہوگا — شکار وہ ہے مزے کا یہ کچھ غمکار نہین

اڑا دان کے پرخچے اِدھر اُدھر اون کے

کہ کر لی روس کو کچھ جنگ بار بار نہین

زار :-

میرے جدا مجد شہنشاہ پیٹر — عدیل فریدون مثیل سکندر

نہ بھولے گا تاریخ کو نام جن کا — نمایان ہے آثار سے کام جن کا

جب اون کا قریب آ گیا وقت رحلت — تو فرمائی اولاد کو یہ وصیت

یہ دولت جہان مین ہے جسکا فسانہ — جسے رشک سے دیکھتا ہے زمانہ

میری عمر بھر کی کمائی یہی ہے — بگاڑا ہے سب کچھ بنائی یہی ہے

تمہارے لیے مین اسی چھوڑتا ہون — اسے چھوڑ کر تم سے منہ موڑتا ہون

یہ فرض میرے ہر اک جانشین کا — جسے پاس ہے کچھ بھی دنیا و دین کا

کہ ملک اس مین کوئی نہ کوئی ملائے   بنے جسطرح اس کا رقبہ بڑہائے
یہان تک کہ کل ایشیا ہو مسخر   عرب اور روما سے ہو روس بڑہ کر
سمندر ہمارا ہماری زمین ہو   عرب اور عجم روس کا خوشہ چین ہو
یہ تھی وہ مقدس وصیت کہ جس پر   عمل آج تک ہو رہا ہے برابر
ہر اک زار ہے دل سے یہ عہد کرتا   کہ مین اس وصیت کو پورا کرون گا
اسی طرح پہونچی ہے مجھ تک حکومت   بہ این آن رفعت بہ این شان وسعت
اضافہ میرا اس پہ منچوریا ہے   اور اس کے سوا صوبہ کوریا ہے
کرؤ ان کو خالی یہ کہتا ہے جاپان   کہ مالک ہے ان کا حقیقت مین خاقان
کرون ملک یہ چین کے گر حوالے   کہین گے مجھے ناخلف کہنے والے
خفا روح پیٹر کو کیسے کرون مین   بھلا لے لیا مین نے جو کیسے دون مین
نہ دون گر تو منڈلاتی ہے جنگ سر پہ   مگر مجھ کو اس جنگ سے کچھ نہین ڈر
عدو ہو تو لے بر سر کینہ ہم سے   اس ادرک کو چھینے تو بوزینہ ہم سے
کراخاف کو آج ہی تار دے دو   کہ ہم بھیجتے ہین کمک کوریا کو
پہونچ جائے گا وان کئی لاکھ لشکر   کوئی پانچ یا چھ مہینے کے اندر
حریفون کا پھر ہم کو کچھ ڈر نہ ہوگا   ہمین ان سے اندیشہ تل بھر نہ ہوگا

کرے گر تقاضے کی جاپان بک بک
تو اوس کو رہو ٹالتے کچھ دنون تک

(دربار برخاست ہوتا ہے)

چوتھا سین

موضع تنیب[1] کی ایک گلی - ایک لڑکا نکانو نامی جس کی عمر دس سال کے قریب ہوگی گلی مین بسکٹ

[1] جاپان کا ایک قصبہ -

وہ بیچتا پھرتا ہے اور اپنے بسکٹون کی تعریف اس طرح کر رہا ہے :-

(۱)

بسکٹ دیکھو چکھ کے ہمارے — آدھے میٹھے آدھے کھارے[۱]
جن کو کھا کر منھ مین تمہارے — چھوٹین لذت کے فوارے

(۲)

مجھ کو فخر ہے اپنے خوان پر — ہے یہ خوان فلک کا ہمسر
بسکٹ میرے ہین اس کے اندر — گویا سورج چاند ستارے

(۳)

بسکٹ خستہ ہین یہ جگر سے — جن کے کھانے کو دل ترسے
پیسہ خوان پہ میرے برسے — اور ہون میرے وارے نیارے

(۴)

مین نے سستا مال لگایا — لے لے اپنا اور پرایا
ان مین بھر بھر کر مین لایا — کشمش پستے اور چھوہارے

دو دوست جو گلی مین سے گذر رہے ہین لڑکے کو دیکھ کر یکایک ٹھہر جاتے ہین اور آپس مین یون باتین کرتے ہین

پہلا :- "یار یہ لڑکا تو ہمارے پڑوسی منشی کا بیٹا معلوم ہوتا ہے"

دوسرا :- "ہان وہی ہے۔ مین جانتا ہون کہ اس کے ماں باپ نے اسے مدرسہ مین داخل کر رکھا ہے۔ اُن بیچارون کو کیا معلوم کہ اون کا بیٹا گھر سے مکتب جانے کے بہانے سے نکلتا ہے اور باہر آکر گلی کوچون مین مارا مارا پھرتا ہے اور بسکٹ کا خوانچہ سر پر لے کر اس طرح آواز لگاتا پھرتا ہے کہ گویا اس کے باپ دادا بسکٹ اور کیک ہی بیچا کرتے تھے۔ مین بلا کر پوچھتا ہون دیکھون تو سہی کیا کہتا ہے" (لڑکے کی طرف بڑھ کر) "میان صاحب زادے آج مدرسہ مین تمہین شاید یہی سبق ملا ہے جسے یہان دہرا رہے ہو۔ تمہارے باوا تو تمہین پڑھنے کے

[۱] سلونے کے معنون مین۔

لئے مدرسہ بھیجتے ہین اور تم یہان بسکٹ بیچتے پھرتے ہو۔ شاباش بہت اچھے بچے ہو۔"

نکونو۔ "جناب مدرسہ مین چھٹی ہوچکی ہے۔"

دوسرا۔ "یعنی تم مدرسے گئے تھے؟"

نکونو۔ "جی ہان"

دوسرا۔ "خیر اس کی تصدیق تو بعد مین کی جائیگی مگر اس بسکٹ فروشی کے کیا معنی؟"

نکونو۔ "جناب مجھے امان جان جیب خرچ کے لیئے ۸ سین[2] مہینہ دیا کرتی ہین۔ مین نے اس وقت تک ایک ین[1] جمع کر رکھا تھا۔ مجھے معلوم ہوا کہ ہمارے ملک کے ساتھ روس کی لڑائی ہوگئی ہے۔ مین بھی اپنے ملک کی مدد کرنا چاہتا ہون۔ میدان جنگ مین تو مین شریک نہین ہوسکتا کیونکہ میری عمر ابھی اس قابل نہین۔ البتہ جنگ کے سرمایہ مین اپنی بساط کے موافق چندہ دیسکتا ہون اگر یہ ایک ین جو میری کل پونجی ہے مین چندہ مین یکمشت دے دیتا تو میری آمدنی کا دروازہ بند ہوجاتا اور پھر مین چندہ نہ دے سکتا۔ اس لیے مین نے یہ ترکیب سوچی کہ اس رقم سے تجارت کرون اور جو کچھ منافع ہوا کرے وہ جنگ کے سرمایہ مین چندہ کے طور پر بھیج دیا کرون۔ چنانچہ مین ایک نانبائی سے بسکٹ اور کیک خرید لیتا ہون اور جب مدرسہ سے چھٹی ملتی ہے تو تمام گلی کوچون مین پھر کر اپنا مال بیچ ڈالتا ہون ایک ہفتہ مین مجھے نصف ین نفع ہوا جو مین نے اپنے ہیڈ ماسٹر کی معرفت جنگ کے اخراجات کے لیے ٹوکیو بھیجدیا ہے۔"

پہلا۔ (بچے کو گود مین اوٹھا کر اور خوب سا پیار کرکے) "نکونو تم پر خدا کی رحمت ہو۔ تم نے تو ہم کو بھی ایثار نفس اور حب قومی کا سبق سکھا دیا۔"

دوسرا۔ "ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ اس ننھے سے دل مین جب ابھی سے یہ گن بھرے ہین تو آگے چل کر تو معلوم نہین یہ کیا کچھ نہ کرے گا۔ میرا آج کا کہنا یاد رکھنا نکونو بہت بڑا آدمی ہوگا۔ خدا اس کی عمر مین برکت دے۔"

پہلا۔ "آمین"

---

[1] ایک ین۔ ۲ سکہ انگریزی [2] ایک سین = ۶ پائی۔

پانچوان سین

محبس اچی گیا واقع ٹوکیو۔ یونیشی انڈو نامی ایک
خونی مجرم گورنر محبس کے سامنے لایا جاتا ہے۔

گورنر:۔" انڈو تمہارا آخری وقت آپہونچا۔ دوسری دنیا کے سفر کے لیے تیار ہوجاؤ۔ جو کہنا ہے۔ کہہ لو اور جو کھانا ہے کھا پی لو۔ تمہارے میرے پاس دو ین جمع ہین۔ جس چیز کو تمہارا دل چاہتا ہو کہہ دو۔ تمہارے لیے اس روپیہ سے منگوا دی جائے گی۔ مگر جلد کہو"

انڈو۔"سرکار مجھے اس وقت کسی چیز کے کھانے کی خواہش نہین۔ ایک آرزو البتہ رکھتا ہون۔ وہ اگر پوری ہو جائے تو مین سمجھون گا کہ میرا آخری وقت چین اور اطمینان سے کٹ گیا مین نے سنا ہے کہ روس کے ساتھ ہمارے ملک کی لڑائی ہو رہی ہے۔ مین چاہتا ہون کہ یہ دو ین جو آپ کے پاس جمع ہین جنگ کے قومی چندہ مین دے دئے جائین"

گورنر۔" انڈو افسوس ہے کہ مین تمہاری خواہش کی تعمیل نہین کرسکتا چونکہ تم نے قتل اور سرقہ بالجبر کا ارتکاب کیا ہے لہذا ملک کے دستور کے موافق نہ تم ملک کی حفاظت کے لیئے ہتھیار اٹھا سکتے ہو اور نہ جنگ کے قومی فنڈ مین چندہ دے سکتے ہو"

انڈو۔ (آہ سرد بھر کر)" اچھا سرکار اگر یہ ممکن نہین تو کم ازکم اتنا احسان مجھ پر کیجیے کہ یہ رقم کسی ایسے شخص کے بال بچون کو دے دیجیے جو جنگ کو گیا ہوا ہو اور اوس کے بال بچے غریب ہون۔ اور ایک تمنا میری اور ہے۔ وہ یہ کہ جب مین پھانسی پا چکون تو میری لاش کسی ایسے طبی کالج کو دی جائے جہان علمی چیر پھاڑ کا کام ہوتا ہو تاکہ میری روح کو یہ اطمینان ہو کہ میرا ناکارہ جسم ملک کے کسی کام تو آیا"

گورنر (آنکھون کو رومال سے ڈھک کر)" تمہاری وصیت کی تعمیل کیجائے گی۔ اطمینان رکھو" (سپاہیون سے مخاطب ہو کر)" مجرم کو سولی دینے کے لیئے لے جاؤ"

(سپاہی انڈرو کو سولی کی طرف سے جاتے ہین اور وہ کسی قسم کی بے چینی یا بے تابی ظاہر کیے بغیر بہ اطمینان تمام سولی پر چڑھ جاتا ہے)

گورنر۔ (تنہائی مین آپ ہی آپ):۔

نکلا ہے آب و تاب سے خورشید خاوری
زیبا اسی کے واسطے ہے جلوہ گستری

شرمندہ اس کی آب سے ہین روشنان دہر
رخشندہ اس کی تاب سے ہین خشکی اور تری

مشرق مین اوس نے نیزۂ جب لے پناکیا بلند
مغرب کے دل مین پڑگئی ہیبت سے تھرتھری

دیکھین گے اور دیکھتے ہین اہل روزگار
مشرق کے شہسوار کا فن سپہگری

نکلا ہے آفتاب۔ مگر ابر مین نہان
دلعون مین آئی چہرہ چھپاتی ہوئی پری

کالی گھٹائین جھوم رہی ہین ہر اک طرف
گردون سے ہے صرف شورش جنگ عناصری

باران تفنگ سے ہے تو ہے شمشیر برق وش
توپون کا شور رعد سے کرتا ہے ہمسری

طوفان یہ کوئی دم مین گذر جائے گا مگر
ظلمت کو کیسے نور پہ حاصل ہو برتری

خورشید پھر وہی وہی اوس کا جمال و حسن
اور پھر جہان مین اوس کی وہی جلوہ گستری

اوس قوم کو غنیم کی یورشس کا خوف کیا
جس کا ہر ایک فرد ہو جانباز اور جری

عزت خود اپنے ہاتھ مین اوس جنگجو کی ہے
جس کا شعار بازپسین ہو صعری گری

مجرم بھی ایسے ایسے ہون جس قوم مین بھلا
اوس قوم کی کرے گا کوئی کیا برابری

انڈرو عجب نہین تیرے اس ایک فعل پر
عقبیٰ مین تیرے واسطے ہو جائے بہتری

چھٹا سین

پورٹ آرتھر۔ نائب السلطنۃ امیر البحر کراخاف کا ایوان۔ جلسۂ بال

امیر البحر کراخاف پورٹ آرتھر کی محافظ فوج کا ایک افسر کپتان کراوسکی کی بی بی کے ساتھ پہلا ناچ ناچتا ہے

اور ناچ کے ختم ہونے پر اوسے آیس کریم کھلانے کے بہانے سے ایک کونے مین لے جاتا ہے اور کوچ پر بٹھاکر کہتا ہے:-

تم پہ میرا دل فدا تم پہ میری جان نثار
نذر تمہین دون صنم گر ہون دل وجان ہزار

اپنے جگر کو کہون تیری نظر کا ہدف
تیری نظر کو کہون ناوک پہلو گذار

دہاک بندھی ہے میری تیغ دودم کی مگر
تیز ہے اوس سے تیری خنجر ابرو کی دہار

کون سی تیری ادا ہے جو نہین دلربا
زلف تیری مشکبار چشم تیری مے گسار

جب میری آغوش مین آتی ہو تم جان من
مین یہ سمجھتا کہ آج باغ مین آئی بہار

آپ سے ہے مجھ کو عشق مجھ سے زیادہ نہین
آپ کے شوہر کو ہو آپ سے الفت ہزار

(کوچ کے پیچھے کا پردہ ہلتا ہے اور میڈم کراوڈسکی ٹھٹک جاتی ہے)

کس لیئے خایف ہوئین پردہ ہوا سے ہلا
بلکہ لرزنے لگا میرا دل بے قرار

میڈم کراوڈسکی:-

مین بھی ہون تم پر اے میرے پیاری سو دل اور سو جان سے نثار
راہ نہ ہو کیون دل کو دل سے ہے یہ محبت کا دربار

سوز پر پروانہ اودہر تم اور مین گداز شمع ادہر
تم ہو اگر مانند گل تر مین ہون مثال بلبل زار

بال مین پہلی مرتبہ ناچی جب مین تمہارے ساتھ گئی
آنکھ سے نیند اور نیند سے لذت ہاتھ سے دل کو دل سے قرار

بن کر برق اس عشق نے میرے خرمن دل کو پھونک دیا
تھی یہ شراب اس درجہ نشیلی ہو گئی مین مست اور سرشار

رشتہ الفت تم سے جوڑا شوہر سے منہ موڑ لیا
بلکہ سمجھنے لگ گئی اوس کو پہلوئے جان حزین کا خار

امیر البحر:- "پیاری ہمین یہان بیٹھے بہت دیر ہو گئی۔ لوگون کو ہمارا انتظار ہو گا۔ بہتر ہو گا کہ اب یہان سے چل دین۔ اور جلسہ مین جا کر شریک ہو جائین۔"

(دونون اوٹھ کر چلے جاتے ہین۔ اون کے جاتے ہی کوچ کے پیچھے کا پردہ اوٹھتا ہے اور کپتان

کراوڑسکی مارے غصہ کے بھبوکا بنا ہوا نمودار ہوتا ہے اور کہتا ہے:-)

"ملعون- بدمعاش- خبیث کہین کا !! لوگون کی بیبیون سے آشنائی کرتا ہے اور انہین ورغلاتا ہے- یہ ہے وہ شخص جسے زار نے ہماری قسمتون کا مالک بنا کر بھیجا ہے- اچھا بیٹا کرا خاف رہ تو جا- مین نے بھی وہ بدلا لیا ہو کہ تو بھی یاد ہی کرے- اور اس نابکار قحبہ کو تو دیکھو جوان ہٹے کٹے خاوند کو چھوڑ کر بڈھے پر کیسے ریجھ گئی- نمایشی جاہ و جلال اور دولت و تمول کے طمطراق کا یہ اثر ہوتا ہے !! اور مزا یہ کہ یار کے سامنے خاوند کی برائیان کرتی ہے- پھٹکار ہے ہماری اس تہذیب پر- اس سے تو مسلمانون کا پردہ اچھا- ہال مین لاکر اس کو نہ نچاتا تو آن یہ برا دن کاہے کو دیکھتا- بھلا کس کی غیرت یہ تقاضا کر سکتی ہے کہ اوس کی جورو آنکھون کے سامنے دوسرے کی بغل گرم کرے- اگر کر سکتی ہے تو ہمین لوگون کی جو اپنی شایستگی اور تمدن پر اس قدر اتراتے ہین- خیر یہ وقت ان خیالات کا نہین- اے ملعونو میرے انتقام سے ڈرو- میرا انتقام تم دونون کے حق مین خدا کے قہر سے کم نہ ہوگا- مگر مین آج کے واقعہ کو اپنے دل مین رکھون گا- جب موقعہ پاؤن گا تو بدلا لون گا"

یہ کہہ کر چلا جاتا ہے اور جلسہ رقص مین جا کر شریک ہو جاتا ہے جہان ناچ ابھی تک ہو رہا ہے-

امیر البحر (اپنے تمام مہمانون سے) "صاحبو آج کی صحبت نہایت پرلطف اور دلخوش کن ہے- ناچ بھی اچھا ہوا- بینڈ بھی عمدہ بجا- لیکن مین نے آپ صاحبون کی تفریح کا ایک انوکھا سامان کیا ہے- آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے ہان ہندوستان کے کچھ لوگ آکر فوج مین نوکر ہو گئے ہین- یہ لوگ ہندوستان کے شمالی صوبہ پنجاب کے رہنے والے ہین- ان مین سے دو لکھے پڑھے بھی ہین اور ہندوستانی زبان مین خوب مہارت رکھتے ہین اس خیال سے کہ جب ہم لوگ ہندوستان پر پیش قدمی کرین گے تو وہان کی ملکی زبان کی ہم کو ضرورت پڑے گی مین نے ابھی سے ہندوستانی زبان سیکھنی شروع کر دی ہے اور اقبال خان کو اپنا منشی مقرر کیا ہے دوسرا شخص مظفر خان میرے ایڈیکانگ کا منشی ہے- ان دونون کو اپنے ہان کے فن موسیقی

مین بھی مہارت ہے - عجیب عجیب گیت گاتے ہین اور ساز بھی اپنی ہی طرف کا بجاتے ہین
مین ان دونون کو بلا کر آپ صاحبون کو ہندوستانی گانا سنواتا ہون "

(اقبال خان اور مظفر خان بلوائے جاتے ہین)

امیر البحر کرا خاف - " ول منشی صاحب آپ ہم کو گانا سنائے گا "

اقبال خان - " بہت خوب حضور "

اقبال خان یہ غزل گاتا ہے :-

سارے جہان سے اچھا ہندوستان ہمارا — ہم بلبلین ہین اس کی یہ گلستان ہمارا
غربت مین ہون اگر ہم رہتا ہے دل وطن مین — سمجھو وہین ہمین بھی دل ہو جہان ہمارا
پربت وہ سب سے اونچا ہمسایہ آسمان کا — وہ سنتری ہمارا وہ پاسبان ہمارا
گودی مین کھیلتی ہین اس کی ہزارون ندیان — گلشن ہے جن کے دم سے رشک جنان ہمارا
اے آب رود گنگا وہ دن ہے یاد تجھ کو — اُترا ترے کنارے جب کاروان ہمارا
مذہب نہین سکھاتا آپس مین بیر رکھنا — ہندی ہین ہم وطن ہے ہندوستان ہمارا
یونان و مصر و روما سب مٹ گئے جہان سے — اب تک مگر ہے باقی نام و نشان ہمارا
کچھ بات ہے کہ ہستی مٹتی نہین ہماری — صدیون رہا ہے دشمن دور زمان ہمارا

اقبال کوئی محرم اپنا نہین جہان مین
معلوم کیا کسی کو درد نہان ہمارا

(سب لوگ تالیان بجاتے ہین اور چیرز دیتے ہین -)

میڈم کراوڈسکی :- مطلب تو مین خاک نہین سمجھی لیکن اس شخص کی آواز نہایت دلکش اور سریلی تھی اور آواز کا اُتار چڑھاؤ نہایت باقاعدہ تھا - معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کا فن موسیقی بھی بڑے پایہ کا ہے "

امیر البحر - " ہندوستان کی کون سی چیز ہے جو بڑے پایہ کی نہین - ہندوستان مشرق

کی انگشتری کا نگینہ ہے۔ وہان کی بے شمار اور لازوال دولت۔ وہان کی جانفزا اور خوش گوار آب وہوا۔ وہان کے دلفریب اور اعجاز نما مناظر۔ وہان کے مسکنت شعار اور اطاعت پذیر باشندے۔ غرض وہان کی ایک ایک ادا دل کے لبھانے والی ہے۔ جبھی تو اس جنت نظیر ملک پر جو بجائے خود ایک براعظم ہے اور جس کی وجہ سے انگریز دنیا مین وہ ہین جو ہین روس کا مدت سے دانت ہے۔ اس ملک کا تصور دل مین آتے ہی میرے منھ مین پانی بھر آتا ہے مین تو یہان تک تیار ہون کہ اگر کارکنان قضا و قدر میرا اور لارڈ کرزن کا تبادلہ کر دین تو مین ہندوستان کے نائب السلطنت ہونے کی امید پر بڑی خوشی سے اس بات پر آمادہ ہو جاؤن کہ لارڈ کرزن کو مشرق الاقصی کی گورنر جنرلی دے دی جائے۔“

(اس لطیفہ پر حاضرین قہقہہ لگاتے ہین)

میڈم کراوڈسکی ”خیر اوس دوسرے منشی سے تو کہیئے کہ کچھ سنائے۔“

امیر البحر۔ (مظفر خان سے) ”آپ بھی کچھ گائے گا۔“

مظفر خان یہ غزل گاتا ہے:-

جنت مین سو رہا ہے بخت جوان ہمارا — جنت نشان ہے بے شک ہندوستان ہمارا

چھوڑا ہے پر کتر کر گلشن مین باغبان نے — بلبل کو تھا یہ دعوے ہے گلستان ہمارا

مہمان تین دن تک۔ ورنہ گدائے مبرم — دربان سے کیون نہ بگڑے پھر میزبان ہمارا

یورپ وطن بناتا ہندوستان کے بدلے — لینا تھا آسمان کو گر امتحان ہمارا

ہان اے کنار گنگا سچ سچ بتا کہان ہے — گذرا ہے اس طرف سے جو کاروان ہمارا

لوٹے گئے ہم ایسے کچھ بھی بچا نہ باقی — ساز عیان ہمارا سوز نہان ہمارا

خاموش ہو کے ہم نے نیچی نگاہ کر لی
پوچھا اگر کسی نے نام و نشان ہمارا

ایک فوجی افسر کمرہ مین داخل ہوتا ہے اور امیر البحر سے کہتا ہے:-

"حضور غضب ہو گیا - جاپانیون نے حملہ کر دیا۔"

امیر البحر اور بہت سے فوجی افسر اور لیڈیان ایک ساتھ :- حملہ کر دیا - یہ کیسے - اعلان جنگ تو ابھی تک ہوا ہی نہین"

افسر:" بس اعلان جنگ یہی ہے کہ ہمارے بیڑے پر ٹوگو نے ابھی ابھی گولے برسانی شروع کر دیے - کئی جہاز جن کے کپتان اس جلسہ مین شریک ہین بالکل غرق ہو گئے - کئی بیکار ہو گئے اور باقی کے ۲ کرقلعہ کی دیوار کے نیچے بندر مین محصور ہو گئے - ہمارا ایک تجارتی جہاز "روس" نامی جس مین کئی لاکھ روپیہ کا تجارتی مال بھرا ہوا تھا جاپانیون نے گرفتار کر لیا اور ہمارے جہاز کے نام کو اپنے حق مین اچھا شگون سمجھ کر جاپانی ملاحون نے یہ نعرے مارنے شروع کر دئے 'ہم نے روس لے لیا - لے لیا - لے لیا۔"

امیر البحر:" حقیقت مین بڑا غضب ہوا - تمام افسر لوگ فوراً اپنی اپنی خدمتون پر حاضر ہو جائین"

جلسہ درہم برہم ہو جاتا ہے اور تمام لوگ چل دیتے ہین - اقبال خان اور مظفر خان باہر نکل کر آپس مین اس طرح باتین کرتے ہین :-

اقبال خان:" یار مظفر تم نے کچھ دیکھا بھی۔"

مظفر خان:" سب کچھ دیکھا -"

اقبال خان:" بھلا کیا -"

مظفر خان:" یہ دیکھا کہ روس جس کی عظمت و شوکت اور سطوت و جبروت کا ایک زمانہ راگ گاتا ہے دراصل نہایت بودا نہایت بھدا اور نہایت خرف واقع ہوا ہے - ان امیر البحر صاحب سے جو مشرق الاقصیٰ کے گورنر جنرل - یہان کے سیاہ و سفید کے مالک اور اس نواح مین زار کی شوکت و اقتدار کے وکیل ہین کوئی یہ پوچھے کہ حضرت آپ کو کچھ بسنت کی بھی خبر ہے ؟ بھلا ایسی قوم کیا خاک کشور کشائی کرے گی کہ غنیم دروازہ پر آ پہونچا اور وہ مکان کے اندر بیٹھی ہوئی ناچ مجرا دیکھ دیکھ کر اور شرابین پی پی کر مزے سے رنگ رلیان

منا رہی ہے۔لڑائی شروع بھی ہوگئی کئی جہاز ڈوب بھی چکے اور امیر البحر صاحب ہین کہ ابھی تک بسم اللہ کے گنبد مین دنیا و مافیہا سے غافل بیٹھے ہوئے ہین "

اقبال خان :۔ "سچ تو کہتے ہو۔ اس کا مقابلہ ہمارے انگریزی سرکار سے کیا جائے تو زمین آسمان کا فرق نظر آتا ہے۔ اگر ہندوستان کی زمام حکومت بھی ایسے ہی غافل و جاہل شخصون کے ہاتھ مین ہوتی جیسے کہ ہمارے کرمفرما امیر البحر کراخاف ہین تو انگریز ہندوستان سے کبھی کے نکالے جا چکے ہوتے۔ ہماری تو خیر قسمت ہی مین حکومت نہین۔ قسام ازل نے ہندوستانیون کی قسمت مین صرف اطاعت و محکومیت لکھی ہے۔ لیکن اتنا شکر ہے کہ ہمارے ہموطنون پر ایک ایسی قوم حکومت کر رہی ہے جو نہایت بیدار مغز اور عادل ہے اگر ہندوستان کو ہمیشہ کے لیئے غیرون کا محکوم بن کر رہنا ہے تو میری تو صدق دل سے یہی دعا ہے کہ یہ غیر انگریز ہی ہون "

مظفر خان :۔ "آمین"

ساتوان سین

ٹوکیو۔ مکاڈو کا محل۔ اعیان دولت کی مجلس خاص

وزیر اعظم :۔ "غلام ملازمان اقدس واعلےٰ کی حضور مین دلی مبارکباد کی نذر پیش کرتا ہے۔ ابھی ابھی امیر البحر ٹوگو کا ایک تار پہونچا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دشمن کے بیڑے پر پوری کامیابی سے حملہ کیا گیا۔ دو جہاز آہن پوشں تو غرق کر دیئے گئے۔ دو بیکار کر دیئے گئے۔ باقی کے جہازون نے قلعہ پورٹ آرتھر کے نیچے بندر مین جا پناہ لی غرض پہلے ہی حملہ مین روس کی بحری قوت کا شیرازہ کچھ بکھر سا گیا۔ اب کچھ جنگی جہاز تو پورٹ آرتھر مین محصور ہین اور کچھ لاڈی واسٹاک مین ہین۔ کوئی دن جاتا ہے کہ شہنشاہ کے اقبال سے ان کا بھی قلع قمع ہو جائے گا۔ امیر البحر ٹوگو کا یہ ارادہ ہے کہ بندر کے دہانہ پر

کچھ بار برداری کے جہاز غرق کرکے روسی بیڑے کو بندر مین بند کر دیا جائے تاکہ وہ باہر نکل نہ سکے - گویا بوتل مین ڈاٹ لگا دی جائے - اسکے بعد توپین مار مار کر ان جہازون کو وہین غرق کر دیا جائے - بہر حال مشرقی سمندرون مین روس کی بحری طاقت کی طرف سے ہمین جو کھٹکا تھا وہ بہت کم ہو گیا ہے - اب ہم اپنی فوجین بلا تامل ساحل کوریا پر اتار سکتے ہین"

وزیر فوج "دس لاکھ فوج کیل کانٹے سے لیس کوچ کے لئے تیار کھڑی ہے دشمن کو اس کا وہم و گمان بھی نہ ہوگا کہ ہم اتنا لشکر میدان جنگ مین لا سکتے ہین"

مکاڈو - "شکر ہے - ابتدا اچھی ہوئی - خدا کرے انتہا بھی ایسی ہی ہو - بار برداری کی جہازون مین دو لاکھ فوج تو ابھی روانہ کر دی جائے اور رسد اور سامان جنگ بھی بقدر وافی بھیج دیا جائے - اسکے بعد وقتاً فوقتاً کمک پہونچتی رہے گی"

وزیر صیغہ فنانس "خزانہ مین اگرچہ کئی ارب روپیہ اخراجات جنگ کے لئے موجود ہے لیکن پھر بھی نیا جنگی ٹیکس ملک پر لگانا چاہیئے - ہم ایک ایسی قوم سے جنگ کر رہے ہین جو مہذب دنیا کی طاقتون مین سب سے زیادہ زبردست سمجھی جاتی ہے اور جس کے ذرائع آمدنی بھی کچھ کم وسیع نہین ہین - اسکے علاوہ فرانس اوسے روپیہ پیسہ سے مدد دینے کے لئے ہر وقت تیار ہے - ایسی حالت مین ظاہر ہے کہ ہم کو سب کچھ اس بازی پر لگا دینا پڑے گا"

مکاڈو - "ہان ٹیکس تو لگانا چاہیئے - جنگ چین و جاپان مین ہم نے بائیس کروڑین مصارف جنگ کے لئے دئے تھے - لیکن یہ جنگ نہایت خونریز اور نہایت عظیم الشان ہو گی اور معلوم نہین کب تک رہے - سال اول کے اخراجات کا موازنہ ہم نے ستاون کروڑ ین کیا ہے مگر لڑائی کے اخراجات کا اتفاقی پہلو بہت زبردست ہوا کرتا ہے - ممکن ہے کہ اس سے بھی اندازہ بڑھ جائے اور دوسرے سال کے اخراجات اور بھی زیادہ گرانبار ہون اس لئے ٹیکس لگانا چاہیئے"

وزیر صیغہ داخلہ "قوم اس جنگ کے لیے پوری طرح سے تیار ہے - یہ

امر اچھی طرح سے سب کے ذہن نشین ہو گیا ہے کہ انفرادی کوششون سے کامیابی محال ہے
بلکہ کل قوم کو متفقہ مساعی سے کام لیکر اور ایک فرد واحد بن کر خون پسینا ایک کر دینا چاہیئے تب
کہین بیڑا پار ہو گا۔ لوگون کے جوش و ایثار کی یہ حالت ہے کہ ملک کے امرا اور جاگیردارون
نے ابھی سے اپنی اپنی آمدنی کا ایک معتد بہ حصہ خزانہ شاہی مین مصارف جنگ کے لئے اعانتاً
داخل کر دیا ہے اور طبقہ متوسط کے لوگون اور مہاجنون ساہوکارون اور سوداگرون نے بھی ایسی
ہی فراخ حوصلگی اور دریا دلی سے کام لیا ہے۔ مشتے نمونہ از خروارے مین چند مثالین حضور اقدس
کے گوش گزار کرنے کی اجازت چاہتا ہون جن سے لوگون کے ولی جوش اور حب وطن کا اندازہ
ہو سکے گا۔ جنگ کے قومی سرمایہ کے پریزیڈنٹ کی زبانی مجھے معلوم ہوا کہ ایک غریب لڑکے
نے جس کی عمر نو دس سال ہو گی بسکٹ بیچ بیچ کر نصف ین چندہ کے طور پر مصارف جنگ کے
لیے بھیجا۔ تین چار دن ہوتے ہین کہ ایک شخص کو جو بڑھئی کا پیشہ کرتا تھا سرقہ بالجبر اور قتل
عمد کی پاداش مین سولی دی گئی۔ سولی دینے سے پہلے اوس سے کہا گیا کہ تمہارے دو ین
محبس کے خزانچی کے پاس جمع ہین۔ جس چیز کو تمہارا جی چاہتا ہو کہہ دو تاکہ اس روپیہ سے
منگوا دی جائے لیکن اوس نے کہا کہ یہ روپیہ جنگ کے سرمایہ مین اوس کی طرف سے بطور چندہ
دے دیا جائے۔ چونکہ از روئے قانون جاپان ایسے سنگین مجرم کی مدد ایسے مقدس کام کے لیے
نہین لی جاسکتی تھی لہذا اوسکی درخواست نامنظور کر دی گئی جس پر اوس نے یہ التجا کی کہ اوس کا
روپیہ کسی ایسے غریب خاندان کو دیدیا جائے جس کا کمانے والا جنگ پر گیا ہوا ہو اور اوس کی
لاش تشریح کی غرض سے کسی طبی کالج کو دے دی جائے۔ ایثار نفس کی ایک اور مثال
جوان سب سے بڑھ کر ہے نہایت ہی حیرت انگیز ہے۔ ابھی پرسون ہی کا واقعہ ہے کہ
ایک ضعیف بیوہ نے جس کا نوجوان بیٹا فوج مین بھرتی ہونا چاہتا تھا مگر اس لیے بھرتی
نہ کیا گیا کہ اوس کی بیوہ ماں کی معاشش کا کفیل گھر بھر مین اور کوئی مرد نہ تھا محض اسی
خیال سے خودکشی کر لی کہ اوس کے مرنے کے بعد اوس کے بیٹے کے لیئے شریک جنگ

ہونے کا رستہ صاف ہو جائے گا۔ اس قسم کا ایثار ہمارے حق مین فال نیک ہے۔ اس خیال سے کہ بندگان عالی اس بڑھیا کی روح کو جس نے جاپان کی عورتون کے لیے حب وطن اور ایثار نفس کی بہترین مثال قایم کی ہے۔ راحت پہونچانا پسند فرمائین گے اور اوس کے یتیم بیٹے کو باریابی کا شرف عطا فرما کر اپنی شاہانہ قدردانی کا عملی ثبوت دین گے مین اس نوجوان کو اپنے ساتھ لیتا آیا ہون۔ وہ اس وقت باہر محل کے دروازہ پر موجود ہے۔"

مکاڈو "ہان اوسے ضرور بلواؤ"

چوبدار جاتا ہے اور نوجوان کو بلا لاتا ہے

مکاڈو "تمہارا نام کیا ہے؟"

نوجوان "جہان پناہ مجھے اوکیو کہتے ہین"

مکاڈو "ہم نے تمہاری والدہ کا دردناک واقعہ سنا اور تمہاری خو[illegible]س بھی ہم کو معلوم ہوئی۔ اوس بیوہ کا جس نے اپنے آپ کو ملک اور قوم پر نثار کر دیا سب سے بڑا صلہ تو یہی کہ اوس کا نام ہمیشہ کے لیے جاپان کے محسنون اور بہادرون کی فہرست مین لکھا گیا اور جب تک دنیا قایم ہے اوس وقت تک اوس کا نام جاپان کی تاریخ کے آسمان پر آفتاب و مہتاب کی طرح چمکتا رہے گا لیکن ہماری طرف سے اوس کا صلہ یہ ہے کہ اوس کے بیٹے کے ساتھ کچھ سلوک کیا جائے۔ اوکیو ہم تمہین آج کمیشن عطا کرتے ہین اور اپنی فوج[illegible]ین لفٹنٹ کی خدمت پر مامور کرتے ہین۔ لفٹنٹ اوکیو اس تلوار کو بھی ہمارے مراحم خسروانہ کی ایک نشانی سمجھو اور کوریا مین جہان تم عنقریب بھیجے جاؤ گے جا کر ثابت کرو کہ تم اپنی بہادر مان کے خلف الرشید اور اس تلوار کو اپنی کمر مین باندھنے کے اہل ہو"

شہنشاہ اوکیو کو تلوار دیتا ہے۔

اوکیو (آداب بجا لا کر):-

اے شہنشاہِ فلک درگہ و خورشید نشان رونق بزم جہان فخر سلاطین زمان

مرکز دائرۂ دولت واقبال وشکوہ مصدر قاعدۂ مکرمت وشوکت وشان
منتہائے نظر دانش وتدبیر وخرد مبتدائے خبر عافیت وامن وامان
اس مین توقیر سکندر کہ ہو تیرا سرہنگ اس مین ہے عزت دارا کہ ہو تیرا دربان
تیری دانش تیری تدبیر تیرا تجربہ پیر تیری دولت تیرا اقبال تیرا بخت جوان
اس سے اندازہ کرے کوئی تیری سطوت کا ہے رفیق اور ہواخواہ تیرا انگلستان
ہنین لایق تیرے کچھ نذر میرے پاس شہا دل وسر ہین سو وہ ہین پہلے ہی تجھ پر قربان
شکر ادا ہو نہ سکے گا کبھی اس کا مجھ سے مجھ پہ مبذول کیا شاہ نے جو آج احسان
دم آخر میری مان نے مجھے جو دی تھی دعا اوس دعا کا ہے اثر شہ کی توجہ سے عیان
ذرہ پر مہر جہانتاب نے ڈالا پر تو آج مین ہیچ میرزی پہ ہون اپنی نازان
درگہ شاہ [illegible] بسکہ جبین سا ہون مین چاند کا خلق کو ہے ناصیہ پر میرے گمان

مرحمت کی ہے شہنشاہ نے جو یہ تلوار
اوکیو ہوگا ہر اک طرح سے اس کا شایان

آٹھوان سین

سمندر کا کنارہ ۔ اوکیو ٹہلتا ہوا اپنے دل سے باتین کر رہا ہے:۔

"دنیائے پندار مین مین اکیلا رہ گیا ۔ خویش واقربا اور اعزا و احباب پیوند زندگانی ہوا کرتے ہین ۔ میرا نہ کوئی قریبی رشتہ دار ہے نہ کوئی دلی دوست ۔ اب جینے مین کیا لطف رہا میری گھر کی مرادون اور خوشیون کی کل کائنات ایک میری بیوہ مان تھی ۔ اوس کا جو حشر ہوا وہ ملک آشکار ہے ۔ وہ مجھے بتا گئی ہے کہ مجھے اس دنیا مین رہ کر کیا کرنا چاہیئے ۔ وہ میرے مقدر کا پروگرام اپنے خون سے تیار کر گئی ہے ۔ وہ مجھے یہ سبق سکھا گئی ہے

عمر کرنی ہو بسر گر تجھے گمنامی مین زندگانی کبھی اس طرح کی منظور

جی سکندر کی طرح تجھ کو اگر جینا ہے خضر کی طرح پر اپنے تئین مشہور نہ کر

اوس کی مثال چراغ ہدایت بن کر دادی حیات مین میری رہنمائی کر رہی ہے اوس کے

تاآل کا نصب انگشت تقدیر بن کر کوریا کے میدان کارزار کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ اس کے

علاوہ شہنشاہ کی تلوار جو میری کمر مین حمائل ہے مجھے یاد دلا رہی ہے کہ میرے فرایض کیا

ہین - اب مجھے اگر لو لگانی ہے تو اپنے ملک سے اور سر جھکانا ہے تو اپنے مالک کے آگے

جینے کی اگر آرزو ہے تو اس لیئے کہ اپنی قوم کی کوئی خدمت کر سکون خواہ وہ خدمت کیسی

ہی ناچیز کیون نہ ہو اور مرنے کی تمنا ہے تو اس غرض ہو کہ جاپان کے دشمنون کی توپ و تفنگ

کے آگے سینہ سپر ہو سکون خواہ وہ دشمن کیسے ہی زبردست کیون نہ ہون - لیکن کیا میرے

دل مین ان مختلف الاصناف مگر متحد الاغراض جذبات کے علاوہ اور کوئی جذبہ موجود نہین ؟

میرے نفس بہانہ باز نے اس سوال کے جواب مین طرح طرح کی تاویلین کین لیکن آخر مین

اوسے ماننا پڑا کہ دنیا مین ایک شخص ایسا بھی ہے جس کی خاطر اپنے ملک و قوم کی خاطر کے

علاوہ مجھے زندگی پیاری ہے۔ اور وہ شخص ہے میری محبوبہ دلنواز ایمی - ایمی کی محبت میرے

دل مین اوس وقت سے گھر کیئے ہوئے ہے جب مین اور وہ مدرسہ مین پڑھتے تھے - اوس کی

محبت کی چنگاری میرے دل مین برابر سلگتی رہی ہے اور اس وقت جبکہ مین میدان کارزار

کو جانے کے لیے تیار بیٹھا ہون اور قضا و قدر کی ندی پر میری زندگی مجھے حباب کی طرح

نظر آ رہی ہے۔ اس چنگاری کو تصور کی ہوا نے بھڑکا کر شعلہ بنا دیا ہے جو میرے دل و جگر

کو جھلسے ڈالتا ہے - مجھے مدرسہ چھوڑے ہوئے دو سال ہو گئے ہین - اس عرصہ مین مجھے

کئی دفعہ اوس کے جمال جہان آرا سے اپنی آنکھون کو منور کرنے کا موقعہ ملا مجھے یہ بھی

معلوم ہے کہ میرے جذب دل کی زور آزمائی رائگان نہین گئی - اوس ماہ پیکر کو بھی مجھ سے

محبت ہے - لیکن وہ مجھے ملے تو کیون کر ملے - وہ ایک بہت بڑے امیر کی بیٹی اور مین

غریب لفٹننٹ - بیرن کوموسور دایک ایسے شخص کو اپنی فرزندی مین کیون لینے لگا جو

اوس کا نہ ہم کفو ہے نہ ہم مرتبہ خصوصاً ایسی حالت مین جبکہ وہ شخص میدان جنگ کو جان ہتیلی پر رکھے ہوئے جا رہا ہو۔ مجھ مین اور ایمی مین اگر پہلے دس میل کا فاصلہ حایل تھا تو اب وہ فاصلہ بڑھ کر دس ہزار میل ہو گیا ہے۔ مگر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ مین ایمی سے ملے بغیر چلا جاؤن۔ مین نے اوسے مفصل خط تو لکھا ہے کہ مجھ سے یہان آ کر ملے اور اوس مین یہ بھی بیان کر دیا ہے کہ چونکہ مین پرسون میدان جنگ کو جاتا ہون لہذا آخری دفعہ کی اوس سے ملاقات کرنا چاہتا ہون کیونکہ زندگی کا کچھ بھروسا نہین۔ جنگ مین سینکڑون ہزارون آدمیون کا آن کی آن مین صفایا ہو جاتا ہے ایسی حالت مین کون کہہ سکتا ہے کہ مین جیتا بچا وطن کو واپس آؤن گا یا اوسی ملک مین پیوند زمین ہو جاؤن گا۔ جتنی مجھے اوس سے محبت ہے اگر اوس کا ہزاروان حصہ بھی اوسے مجھ سے الفت ہو گی تو جس طرح بن پڑے گا وہ ایک دفعہ تو ضرور آ کر مجھ سے ملیگی"

دو عورتین شہر کی سمت سے ساحل کی طرف آتی ہین۔ ایک کمسن ہے اور نہایت حسین۔ دوسری جو وضع و لباس سے اوسکی خادمہ یا دایہ معلوم ہوتی ہے ادھیڑ عمر کی ہے۔

اوکیو (فرط شوق سے بڑھ کر) :۔

جان اور دل ہین صرف استقبال ۔۔۔ مرحبا مرحبا تعال تعال
آگئین آپ کیا مبارک ہے ۔۔۔ ساعت و روز و ہفتہ و مہ و سال
ہے ہر اک سمت جلوہ گاہ تیری ۔۔۔ مشرق و مغرب و جنوب و شمال
تیری تصویر ہے تصور مین ۔۔۔ دل مین تیرا بسا ہوا ہے خیال
تم کو معلوم ہو گیا ہوگا ۔۔۔ کیا ہوا میری والدہ کا مآل
جب سے امان میر سدہار گئین ۔۔۔ حق کی رحمت ہو جن کے شامل حال
دل پہ فکر و الم کی یورش ہے ۔۔۔ جان ہے پامال رنج و حزن و ملال
دل کے ظلمتکدہ مین روشن ہے ۔۔۔ اک تمہارا فقط چراغ خیال
ورنہ مٹ جائے رونق ہستی ۔۔۔ زندگانی میرے لئے ہو محال

جنگ کو جا رہا ہون مین پرسون ہے یہ حکم شہنشہ متعال

تم سے ملنا مجھے ضروری تھا

تم سے کہنا تھا مجھکو دل کا حال

ایمی:-

آپ کا خط ڈاک مین پہونچا مجھے کل شام کو نیند شب بھر آنکھ مین آنے نہ پائی نام کو

پڑہتی جاتی تھی یہ صد حسرت کہانی آپ کی دیکھتی جاتی تھی مین اس چرخ نیلی فام کو

(اپنی خادمہ کی طرف اشارہ کر کے)

صبح ہوتے ہی اسے مین ساتھ لے کر آ گئی گھر مین کہتی آئی ہون جاتی ہون باہر کام کو

جنگ مین جاتے تو ہو تم سرفرازی کو مگر صبر کیون کر آئے گا میرے دل ناکام کو

خاک ایسی بادہ نوشی پر کہ تم ساقی نہین جی مین آتا ہے صراحی پر پٹک دون جام کو

پیس ڈالے دل تمہارا اور میرا ایک ساتھ ہے یہ منظور آسیائے گردش ایام کو

جنگ سے روکون تمہین یہ مجھ سے ہو سکتا نہین کس طرح بٹہ لگا دون مین وطن کے نام کو

مین تمہین بھیجون گی خود دشمن سے لڑنے کو لیے جان سے رخصت کرون گی آپ مین آرام کو

جا کے میدان مین دکھاؤ جوہر اس تلوار کے اور کرو شرمندہ نام زال و یا و سام کو

جنگ سے تم آ گئے بچ کر تو لل ہی جائین گے

سوچ رکھا ورنہ میرے دل نے ہے انجام کو

اوکیو:-

تیری آنکھین ہین مجھے مست بنانے والی بادۂ ناب کے دو گھونٹ پلانے والی

اس محبت کا برا ہو کہ یہ وہ آتش ہے جو میرے ساتھ تمہین بھی ہے جلانے والی

شکوہ بے سود ہے آنا تھا طبیعت کو ضرور کہ بلا ٹل نہین سکتی کبھی آنے والی

مین تو پروانہ ہون جلنا ہے میرا کام مگر تجھ کو کیا چیز ہے اے شمع جلانے والی

کیا عجب ہے کہ محبت تیری ثابت ہو جائے　　میری تقدیر کے لکھے کو مٹانے والی
جان ڈالے میری کوشش مین تیرا جذبۂ شوق　　یہ کشش ہو میری شہرت کے بڑھانے والی

کیا عجب ہے کہ یہی جنگ بنے آخر مین
تجھ کو مجھ سے تو مجھے تجھ سے ملانے والی

رخصت ہوتے ہین ۔

دوسرا ایکٹ

پہلا سین

آبنائے کوریا۔ امیر البحر ٹوگو علم بردار جہاز مکاسا پر اپنے اسٹاف سے :۔

رات اندھیری ہے سمندر مین بپا ہے طوفان ابر کی فوج نے دریا پہ ہین ڈیرے ڈالے
مست ہاتھی ہین کہ بھاگے ہین تڑا کر زنجیر جھومتے دوش ہوا پر ہین بادل کالے
موسلا دھار ہوئی ہو گی کم ایسی بارش بام قدرت سے مگر بہنے لگے پرنالے
نہ قمر ہی نظر آتا ہے نہ تارا کوئی سو گئے ہین فلک پیر کے لڑکے بالے
شور اس طرح سمندر نے مچا رکھا ہے کر رہا رعد ہو جس طرح فلک پر نالے
موجین اڈی ہوئی اس طرح چلی آتی ہین فوجین بڑھتی ہون سنبھالے ہوئے جیسے بھالے
منہہ پہ دیوانے کے ہے جوش سے آیا ہوا جھاگ کف دریا کے تم ان کو نہ سمجھنا گالے

رقص کرتے ہین اس انداز سے بیڑے کی جہاز — جس طرح نشہ مین ہون جھوم رہے ہے متوالے
اٹھتی ہے موج کہ مہتاب کو بیدار کرے — کرتی ہے قصد کہ ہاتھ اوس کے گلے مین ڈالے
سہمگین اور بلا خیز ہے طوفان مگر — سب سمندر ہین یہ ہم لوگون کے دیکھے بھالے
آرہی ہے نظر امید کی وادی ہم کو — گھاٹیان سبز ادھر کھیت اودھر ہریالے
منتظر تھا مین اسی کا کہ افق کے پیچھے — خسرو کشور خاور کی سواری جالے
مین نے مانگی تھی زمانہ سے بس اتنی مہلت — گیسوئے لیلیٰ شب جس مین کمر تک آلے
منتظر ایسے ہی طوفان کا تھا مین کہ پڑین — جان شیرین کے نہنگون کو بھی جس مین لالے
مارنا چاہیئے چھاپہ ہمین دشمن پہ ابھی — موقعے پھر نہین ایسے ہمین ملنے والے
ہم سے یہ ہو نہین سکتا کہ کرین دیر و درنگ — اوس سے یہ ہو نہین سکتا کہ اجل کو ٹالے
ہے قضا کا یہ اشارہ کہ سر ان کے کچلو — آستینون مین بہت روز یہ افعی پالے
ہم نے اب تک کئی حملے کئے ہین دشمن پر — اور غرق اوس کے سفینے کئی کر بھی ڈالے
روس نے شاید اسی طرح بنائے ہین جہاز — مکڑیان پور دیا کرتی ہین جیسے جالے
تارپیڈو ہے بلا شبہ ہماری کانٹا — اور دشمن کے جہاز اوس کے مقابل چھالے
اب ہمین چاہیئے منھ بند کرین بندر کا — ڈال دین جا کے حریفون کی گردن مین تالے
آج کی رات تہور کے دکھائین جوہر — داد دین جا کے شجاعت کی شجاعت والے

شل کے گولون سے حریفون پہ کرین ڈبو چھاڑ
ہو گمان اونکو برستے ہین قضا کے ژالے

جہاز مکاسا کا کپتان — روسی بیڑے کے باقی ماندہ جہازون کو کھلے سمندر مین آکر تو ہم سے مقابلہ کرنے کی جرات نہین۔ ہان اون توپون کی شہ پاکر جو قلعہ پورٹ آرتھر کی فصیلون پر چڑھی ہوئی ہین بندر سے کچھ دور باہر آتے ہین اور تھوڑی دیر کے لیئے گولہ باری کرنے کا ارمان دل سے نکال کر پھر اپنے نشیمن مین جا چھپتے ہین۔ ہماری تارپیڈو کشتیون

لیے نواح پورٹ آرتھر مین دور دور تک بھک سے اڑ جانے والے مادّے کی مشینین
جا بجا سمندر مین ڈال دی ہین - تاکہ جو روسی جہاز ان سے ٹکرائے پاش پاش ہو جائے -
چنانچہ کئی دوسرے درجے کے آہن پوش اس وقت تک ان تباہ کن مشینون کی بھینٹ چڑھ
بھی چکے ہین - لیکن روسی بہت چوکنے ہو گئے ہین - اب وہ پھونک پھونک کر قدم رکھنے
لگے ہین - جب جی کڑا کر کے بندر کے دہانے سے باہر کچھ دور تک ہمارے مقابلہ کے لئے
آتے ہین تو تباہ کن مشینون کو رستہ سے ہٹانے کا کام کچھ کشتیون کے سپرد کر دیتے ہین
اور جب تک رستہ صاف نہین ہو لیتا آگے نہین بڑھتے - ایسی حالت مین ان جہازون کے
گرفتار یا غرق کرنے کی دو ہی سبیلین ہین یا تو قلعہ پورٹ آرتھر فتح کر لیا جائے تاکہ دشمن کے جہاز
اس کی پناہ نہ ڈھونڈ سکین اور یا پورٹ آرتھر کا دہانہ جناب کی تجویز کے موافق پاٹ دیا جائے
تاکہ وہ باہر نکلنے ہی نہ پائین اور اس طور پر گویا ان کا عدم وجود برابر ہو جائے - پورٹ آرتھر کا فتح
کرنا تو ابھی خارج از بحث ہے - روس دس سال سے اس کو کرورون روپیہ کے صرف سے مستحکم
کر رہا ہے - آلات حرب کی بہتات سامان رسد کی فراوانی - پچاس ساٹھ ہزار محافظ فوج کا
مقابلہ - یہ تمام باتین ایسی ہین کہ بالفعل قلعہ کی تسخیر کا خیال ہماری بری فوج دل مین بھی نہین لا سکتی
اس کے لیے ابھی عرصہ درکار ہے اب صرف دوسری تدبیر باقی رہتی ہے جسے جناب آج عمل مین لانا
چاہتے ہین میرے خیال مین اس سے بہتر کوئی طریقہ روسی بحری طاقت کے مٹا دینے کا نہین ہو سکتا -

ایک افسر - اگرچہ پورٹ آرتھر کا دہانہ پاٹ دینا ایک نہایت ہی مشکل کام
ہے اور جان و مال کے نقصان کے بعد بھی کامیابی کی توقع اس مین کم ہو سکتی ہے کیونکہ
غنیم کو اب کان ہو گئے ہین اور وہ ہر وقت مدافعت کے لیے موجود رہتا ہے لیکن بغیر
اس کے کہ یہ کوشش کی جائے چارہ بھی نہین - اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ غنیم کے
جہازون کی آمد و رفت کی راہ بند کر کے کچھ جہاز تو ہم یہان محاصرہ کے لیے چھوڑ دین اور
کچھ جہاز غنیم کے لاڈی واسٹاک والے جہازون کی دست درازیون کا سد باب کرنے کے

لئے روانہ کرین کیونکہ اونہون نے ایک اودھم مچا رکھا ہے۔ جیسا کہ ہمین آج ہی معلوم ہوا لاڈی واسٹاک والے جہازون نے اپنی کمین گاہ سے باہر نکل کر ہمارے دو تجارتی اسٹیمرون کو جن مین قیمتی مال لدا ہوا تھا اور جن مین صدہا نہتے مسافر سوار تھے قانون بین الاقوام اور قانون انصاف و ہمدردی انسانی کو بالائے طاق رکھ کر تو پین مار مار کر ڈبو دیا اور سب آدمی غرق کر دئے۔ حالانکہ قانون کی رو سے وہ زیادہ سے زیادہ اس کے مجاز تھے کہ ان جہازون کو جو اپنے بچاؤ کے بالکل ناقابل تھے اور جنھون نے کسی طرح کی مدافعت نہین کی گرفتار کر کے لے جاتے۔"

دوسرا افسر۔"روسیون کے ظلم اور وحشیانہ پن کا یہ ایک ادنی کارنامہ ہے۔ مگر وہ بھی حق بجانب ہین مثل مشہور ہے کھسیانی بلی کھمبا نوچے۔ اونہین بھی تو ہم نے وہ وہ زکین دی ہین کہ قیامت تک نہ بھولین گے۔ ایسی حالت مین یہ کوئی مقام تعجب نہین کہ اون کو ہم پر کامیابی حاصل کرنے کا خیال پیدا ہوا ہو۔ خواہ وہ کامیابی کیسی ہی ذلیل و حقیر کیون نہ ہو اور خواہ اس کے حصول مین اون سے کیسی ہی بزدلی اور نامردی کیون نہ ظاہر ہوئی ہو جیسی کہ اس موقعہ پر ہوئی کہ نہتے آدمیون کو گولے مار مار کر غرق کر دیا۔ واہ واہ واہ کیسے جری اور شجاع دشمنون سے سابقہ پڑا ہے۔"

امیر البحر ٹوگو۔"اگرچہ یہ واقعہ نہایت حسرتناک ہے اور مین نے جب سنا تو دل پر بے اختیار چوٹ لگی لیکن جنگ مین سبھی طرح کے حوادث کے لیے تیار رہنا چاہیئے۔ خیر اس ظلم کا بدلا ظالمون سے منتقم حقیقی لے گا کہ کردکہ نیافت!! غنیم کے لاڈی واسٹاک والے جہازون کو تو ہم بعد مین سمجھین گے۔ اس وقت پورٹ آرتھر والے جہازون سے نبٹنا ہے (کپتان سے مخاطب ہو کر) آج کی رات کی مہم کے لیے قرعہ انتخاب آپ کے نام پر پڑا ہے۔ چار بار برداری کے جہازون پر جن مین پتھر بھرے ہوئے ہین اور ہمارے بیڑے کے ساتھ ہین ایک سو بحری سپاہی اور افسر جو بیڑے کے مختلف جہازون سے منتخب کئے جائین

سوار کر کے دہانہ پورٹ آرتھر کو فوراً لے جائیے۔ آپ لوگون کا یہ کام ہوگا کہ ان جہازون کو دہانہ مین اس طرح پاس پاس غرق کر دیجئے کہ غنیم کے جہازون کا رستہ رک جائے بارہ تارپیڈو کشتیان بھی اپنے ساتھ لیتے جائیے تاکہ جسوقت باربرداری کے جہاز ڈوبے جاچکین تو آپ لوگ ان کشتیون مین پناہ لے سکین۔"

کپتان۔ "بہت خوب"

دوسرا سین

آہن پوش جہاز اساما۔ کپتان یاشیرو ایک نقرئی جام جو ولیعہد جاپان کا عطیہ ہے پانی سے لبالب بھرکر اوراون پندرہ سپاہیون اور افسرون سے مخاطب ہوکر جو پورٹ آرتھر کا دہانہ بند کرنے والی مہم کے ہمراہ جانے کے لئے جہاز اساما کی جمعیت مین سے نامزد ہوئے تھے۔

"بہادران جاپان!! مین آج رات اپنے ملک کے قدیم دستور کے موافق اس پیالہ مین پانی بھرکر تمہین پلاتا ہون جو قریب ترین رشتہ دارون سے الوداع کہنے کی علامت ہی اس موقع پر تمہین اپنے فرایض مفوضہ کی انجام دہی کے متعلق کسی قسم کی نصیحت کرنا اگرچہ تحصیل حاصل ہے کیونکہ تم اپنے فرایض سے خود آگاہ ہو اور تمہارا جوش و خلوص اس سے ظاہر ہے کہ جب امیر البحر کا حکم پہونچا کہ ہمارے جہاز سے پندرہ آدمی منتخب کئے جائین تو ہمارے جہاز کے ہر ملاح کی یہ خواہش تھی کہ وہ منجملہ ان پندرہ آدمیون کے ہو یہان تک کہ کئی آدمیون نے درخواست شرکت اپنے خون سے لکھکر پیش کی لیکن پھر بھی مین تم سے ایک دو باتین کہے بغیر نہین رہ سکتا۔

"میرے جان بازو!! اس وقت مین تمہین پورٹ آرتھر کا دہانہ بند کرنے کی خدمت پر بھیج رہا ہون۔ مین اچھی طرح سے جانتا ہون کہ تم کو اس مہم سے زندہ لوٹ آنے کا ہزار مین سے صرف ایک موقعہ حاصل ہے اور اس لئے میرے دل کی اس وقت وہی حالت ہے جو اوس باپ

کی ہو جو اپنے پیارے بیٹون کو موت کے مقابلہ کے لیے بھیجتا ہو۔ لیکن اگر میرے ایک سو بیٹے ہوتے تو مین اون سب کے سب کو اس سرفروشی کی مہم پر بھیج دیتا اور اگر صرف ایک بیٹا ہوتا تو اوس کے بھی اسی طرح بھیجنے مین ذرا پس و پیش نہ کرتا۔ اپنے فرایض کی بجا آوری کی اثنا مین اگر تمہارا بایان ہاتھ ضایع ہو جائے تو داہنے ہاتھ کو کام مین لاؤ۔ اگر دونون ہاتھ ضایع ہو جائین تو پیرون سے کام لو۔ اگر پاؤن بھی دھڑ سے علیحدہ ہو جائین تو سر سے کام لو۔ اور اپنے کمانڈر کے حکم کی حرف بہ حرف تعمیل کرو۔ مین تمہین موت کے منہ مین بھیجتا ہون اور مجھے ذرا شک نہین کہ تم مرنے پر تلے ہوئے ہو۔ لیکن اس سے میرا یہ ہرگز مقصود نہین کہ تم اپنی جان عزیز کو حقارت کی نظر سے دیکھو اور شہرت و نام آوری کی تمنا مین بلا ضرورت خطرہ مین پڑو۔ میرا مطلب صرف اس قدر ہے کہ بجا آوری فرایض کے وقت تمہین جان کی مطلق پروا نہ ہونی چاہیے۔ یہ پانی کا پیالہ جو مین اس وقت تمہین پینے کے لیے دیتا ہون اس سے مجھے تمہاری جرات یا حوصلہ بڑہانا مقصود نہین بلکہ یہ اس بات کی علامت ہے کہ تم اس آہنپوش کے چیدہ جانبازون مین سے ہو۔ ہم لوگون کے لیے اس سے بڑہ کر ذلت اور شرم کی اور کوئی بات نہین ہو سکتی کہ مقام ہلاکت مین جاتے وقت اہل یورپ کی اوس مصنوعی جرات کا سہارا ڈھونڈہین جو شراب کے پیالہ کی تہ مین چھپی ہوئی ہوتی ہے۔ مین اوس مسرت افروز وقت کا شوق سے منتظر ہون جب تم یہ خطرناک مہم سر کر کے صحیح و سلامت مجھ سے آملوگے۔ پس اے میرے سورماؤ!! اپنی جان کو جان آفرین کے حوالے کرو اور نہایت اطمینان اور دلجمعی سے اپنی اہم خدمت کو سرانجام دو "

(ملاح جوش مین آکر نعرہ ہاے "بنزائی" بلند کرتے ہین)

ایک افسر:-

آپہونچی وہ ساعت جسے مانگا تھا خدا سے — ہوتا ہے اثر آج ہم آغوش دعا سے
تھی ایک زمانہ سے تمنا یہ ہماری — نسبت ہو میسر ہمین قومی شہدا سے

دنیا مین فقط نام رہے زندہ ہمارا | جاتی ہو اگر جان چلی جائے بلا سے
تقدیر سے کہدو رہے اسمت کو حاضر | ہم جاتے ہین لڑنے کے لیے آج قضا سے
پورا ہمین کرنا ہے فریضہ فقط اپنا | مقصود فنا سے ہے نہ مطلب ہی بقا سے
عاشق کو ہوا کرتا ہے معشوق سے جو عشق | وہ عشق سپاہی کو ہے میدان وغا سے
ہے تیری چمک دل کے لیے مایۂ راحت | اے درد نہ رکھہ کوئی سروکار دوا سے
لینا ہے ہمین خون بہا اون سے بہت سا | ہم یون ہی نہین روسیون کے خون کے پیاسے
سایہ ہو شہنشاہ کا ہم سب کے سرون پر | بہتر ہے ہمارے لیے جو ظل ہما سے

وہ مظہر فیض ازلی عہد مین جس کے
ہم دیکھتے ہی دیکھتے کیا ہوگئے کیا سے

تیسرا سین

سینٹ پیٹرسبرگ۔ زار کا محل۔ اعیان دولت کی مجلس خاص۔

وزیر صیغہ خارجہ: "جاپان نے لڑائی شروع کردینے مین جس دغابازی اور مکاری سے کام لیا ہے اوس کی بہت کم مثالین تاریخ عالم مین ملین گی۔ لیکن اس مین بھی شک نہین کہ اوس نے اپنے بحری کارنامون سے ہمین حیرت مین ڈالدیا ہے۔ اول تو ہمین گمان ہی نہ تھا کہ جاپان کو ہمارے مقابلہ مین آنے کی جرأت ہوگی چنانچہ نائب السلطنت کی جتنی تحریرات موصول ہوئین اون سب سے اسی خیال کی تصدیق ہوتی رہی۔ اوراس تار کے موصول ہونے کے بعد بھی کہ بلا اسکے کہ جاپان کی طرف سے باضابطہ طور پر اعلان جنگ ہو جاپانی بیڑے نے ہمارے بیڑے پر حملہ کردیا اور کئی جہاز ڈبو دیے ہمارا یہ خیال تھا کہ ہم ان شورہ پشت زرد نہد رواج کو ان کی غداری اور جسارت کا پورا پورا مزا چکھا دینگے لیکن یہ بات تو ہمارے حاشیہ خیال مین بھی نہ گذری تھی کہ ہر بحری لڑائی مین جاپانی ہی کامیاب ہونگے۔ نائب السلطنت کی جو رپورٹ آج پہونچی ہے اوس کا

لب لباب یہ ہے کہ اس وقت تک کل ملاکر ہمارے چھوٹے بڑے نو جنگی جہاز غرق یا بیکار ہو چکے ہین اور چار لڑائیون مین جو اس وقت تک ہوئی ہین ہم کو ہر دفعہ نقصان کے ساتھ پسپا ہونا پڑا ہے۔ اس وقت یہ حالت ہے کہ ہمارے باقی ماندہ جہاز لوہ پورٹ آرتھر مین محصور ہین اور جاپانی کوشش کر رہے ہین کہ بندر کا دہانہ بند کر دین تاکہ جہاز باہر نکل کر اون پر حملہ نہ کرنے پائین لیکن خدا کا شکر ہے کہ اس کوشش مین اونہین پوری کامیابی نہین ہوئی - پھر بھی جو نقصان ہوا وہ کم نہین۔ اب جاپانی کوریا کے ساحل پر اپنی فوجین اُتار رہے ہین -

سخت غدّار حریفون سے پڑا ہے پالا ۔۔۔ کام جن کا ہے دغابازی و بے ایمانی
پا کے غافل ہمین چورون کی طرح آن پڑے ۔۔۔ مارے ان کو وہان پر نہ جہان ہو پانی
نہ کرین اپنے نصیبون سے گلہ اور شکوہ ۔۔۔ منھ کی کھائین اگر اس معرکہ مین جاپانی
پاؤن پر اپنے ہے آپ اوس نے کلہاڑی ماری ۔۔۔ جان سے جانے کی دشمن نے ہر خود ہی ٹھانی

یورپ الزام ہمین اب نہین کچھ دے سکتا
کیونکہ اس جنگ کا جاپان ہے خود ہی بانی

وزیر صیغہ داخلہ - "بندگان عالی کو یاد ہوگا کہ مین نے پہلے بھی ادب کے ساتھ اس رائے سے اختلاف کیا تھا کہ جاپان کی شرایط نہین ماننی چاہئین اور اگر وہ لڑائی پر تلا ہی ہوا ہے تو تلوار کا جواب اوسے تلوار سے دینا چاہیئے - مین نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ ہم ابھی پوری طرح سے جنگ کے لیے تیار نہین ہین - میری رائے اوس وقت نہ مانی گئی لیکن واقعات بتا رہے ہین کہ جو کچھ مین نے محض بہ نظر خیر خواہی مالک و ملک عرض کیا تھا وہ کہان تک حق بہ جانب تھا - اس وقت تک کئی بحری لڑائیان ہوئی ہین - لیکن سب مین ہمین ہی زک ملتی رہی - اب تک نو جہاز غرق یا بیکار ہو چکے ہین جس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے کروڑہا روپیہ پر پانی پھر گیا اور ہزارہا قیمتی جانین جنکی تلافی سونے چاندی سے نہین ہو سکتی ضایع ہو گئین - مین اس تمام نقصان کا جواب دہ نائب السلطنة امیر البحر کو خیال

کو سمجھتا ہون ۔ کیونکہ اوسی کے اصرار سے نوبت یہان تک پہونچی ۔ یہ سچ ہے کہ جاپانیون نے ہمین غافل پاکر ازراہ پیش قدمی ہم پر حملہ کیا لیکن دشمن سے اور توقع ہی کیا ہوسکتی تھی ۔ قصور خود ہمارا ہے کہ ہم نے اپنی غفلت اور بے خبری سے غنیم کو کامیابی کے ساتھ چھاپہ مارنے کا موقع دیا ۔ نائب السلطنۃ نے بڑے فخر و ناز سے اپنے پچھلے مراسلہ مین یہ بیان کیا تھا کہ جاپان کے بیڑے مین گنتی کے بوسیدہ دقیانوسی وضع کے جہاز ہین اور ہمارا بیڑا جواب نہین رکھتا ۔ پہلے حملہ مین تو خیر ہمین اسوجہ سے زک ملی کہ ہم غافل تھے لیکن باقی تین لڑائیان جو اس کے بعد ہوئین اون مین امیر البحر نے کیا تیر اندازی کر لی ۔ میرے پاس ایک گمنام خط پورٹ آرتھر سے آیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت جاپانیون نے ہمارے بیڑے پر حملہ کیا ہی اوس وقت تک نائب السلطنۃ صاحب ناچ رنگ مین مشغول تھے اور بیڑے کے جہازون کے بعض افسر شراب مین پیے ہوئے مدہوش پڑے تھے ۔ یہ خط اگرچہ گمنام ہے لیکن جو کچھ اس وقت تک پیش آچکا ہے اوسکے لحاظ سے اس کا حرف حرف سچ معلوم ہوتا ہے ۔ ہمارے بیڑے کا نائب امیر البحر اسٹارک جس کی کمان مین یہ تمام زکین ہمین نصیب ہوئین نائب السلطنۃ ہی کے سفارشیون مین سے ہے ۔ میری رائے مین یہ شخص اس اہم ذمہ داری کی خدمت کا ہرگز اہل نہین ۔ اس کی جگہ کسی اور بہادر اور اولوالعزم بحری افسر کو یہان سے بھیجنا چاہیئے ۔ نو جہازون کے غرق ہونے پر بھی ابھی خدا کے فضل سے مشرق الاقصےٰ مین ہمارے پاس اتنے جہاز باقی رہتے ہین کہ اگر کسی منچلے افسر کے ہاتھ مین اون کی کمان ہو تو جاپانیون کو ناک چنے چبوا دے ۔"

ایک گرینڈ ڈیوک ۔ (جو امیر البحر کراخاف کا سرپرست خاص ہے) :۔

مجھ سے دیکھا نہین جاتا کہ بلا حجت تام — یون کیا جائے کراخاف کو ناحق بدنام
ہے یہ انصاف کے مذہب مین حرام مطلق — کہ کسی شخص کو دین پیٹھ کے پیچھے الزام
ایسے مخبر کو سزا دیتے ہین جو ہو جھوٹا — ایسی چٹھی کو جلا دیتے ہین جو ہو گمنام

کیا ہوا گر ہمین دو ایک زکین ہل بھی گئین   خاک پر جرعہ گرا کر ہی پیا کرتے ہین جام
نہ سہی بحر مین خشکی مین تو شکر اپنا   کام جاپان کا کردے گا کوئی دم مین تمام

روس کی فوج ظفر موج بوقت پیکار
شام سے صبح کرے اور کرے صبح سے شام

زار :—

آپ لوگون مین ہوا اس طرح کی دانتا کلکل   ہے نہایت ہی تحیر و تاسف کا مقام
پھوٹ جس گھر مین پڑے اوس کا خدا حافظ ہے   ایسے گھر کا کبھی ہوتا نہین اچھا انجام
لام کاف آپ ذرا چھوڑ دیجئے اس کا نہین وقت   بلکہ یہ وقت ہے اس کا کہ بندھے مشرق پہ لام
ایک عالم پہ ہے بدعہدی جاپان ظاہر   جانتے ہین اسے یورپ کے خواص اور عوام
کوئی اس دیدہ دلیری کا ٹھکانا ہے بھلا   کہ کرین دعوئے ہم چشمئی انسان دو و دام
جب تک ان بدگہرون کو نہ سزا دے لون گا   مجھ کو اوس وقت تک آئے گا نہ ہرگز آرام
مین مکاراف کو کرتا ہون سپرد آج کے دن   اپنے مشرق کے جہازون کی حکومت کی زمام
روح پھونکے گا نئی جاتے ہی وہ بیڑے مین   اور پہونچائے گا دشمن کو تباہی کا پیام
دون گا مین مشرق اقصلے کی سپہ سالاری   کروپٹکن کو بڑا حرب مین ہے جس کا نام
اوس کے آگے جو بھرے بحر مین نلسن پانی   جھک کے نیپولین اس کو کرے خشکی مین سلام

ان میرے شیرون کے پنجے سے بھلا چھوٹے تو
دشمن خیرہ سر و بدنفس و نافرجام

محل کا ایک افسر آکر کہتا ہے :۔

اے مہ برج تمکنت مہر سپہر سلطنت   خوش ہو کہ گلشن مراد آج تیرا ہرا ہوا
غیرت ماہ نیم ماہ ہوگئی چشم آرزو   صورت مہر نیم روز چہرہ امید کا ہوا
زینت محفل شہود آج وہ شاہزادہ ہے   آنے سے جس کے بزم کا رنگ ہی دوسرا ہوا

قوم تھی جس کے واسطے چشم براہ دیر سے ‏ ‏ ‏ ملک کو جس کا انتظار حوصلہ آزما ہوا
وارث و جانشین ملا مالک تخت و تاج کو ‏ ‏ ‏ ماؤ شما کے سر پہ آج سایۂ دو ہما ہوا

محفل دولت حضور یون ہی رہے بھری ہوئی
رنگ تجمل حضور یون ہی رہے جما ہوا

زار:۔

درد ہوا دوا پذیر میری دعا ہوئی قبول ‏ ‏ ‏ بند غم و الم سے دل آج میرا رہا ہوا
حق نے پسر عطا کیا تھی مجھے جسکی آرزو ‏ ‏ ‏ نعمت تاج و تخت کا آج مزا سوا ہوا
ساتھ زبان کا دے سکے کاش کسی طریق سے ‏ ‏ ‏ دل کہ وفور شکر کے جوش سے ہی بھرا ہوا

دوسرا گرینڈ ڈیوک:۔

توسع و انتصار کا سبب ہے یہ شہنشہا نشان ‏ ‏ ‏ بارگہ خدا سے جو آج سبب تجھے عطا ہوا
آمد شاہزادہ ہے نصرت و فتح کی دلیل ‏ ‏ ‏ پھول سے اور پھل سے ہے نخل امل لدا ہوا
دیکھ رہا ابھی سے ہون حرف غلط کی طرح مین ‏ ‏ ‏ دشمن بدنہاد کا نام و نشان مٹا ہوا

وزیر صیغہ داخلہ:۔

تیری نظر وہ کیمیا ہے جسے ڈہونڈتے ہین ہم ‏ ‏ ‏ اٹھی اودھر نگہ تیری بخت ادھر رسا ہوا
لاکھون کروڑون جان نثار ہین تیرے گرد حلقہ زن ‏ ‏ ‏ ہر طرف اخترون سے ہو جیسے قمر گھرا ہوا
گھر پہ شہنشہا تیرے نور جو چھا گیا ہے آج ‏ ‏ ‏ سارے زمانہ پر رہے نور یہ پھیلتا ہوا

(دربار برخاست ہوتا ہے اور زار محل مین چلا جاتا ہے۔)

چوتھا سین

کازان[1] ۔ شیخ الاسلام قاضی محمد بن یحیٰی کا گھر ۔ شہر کے سربرآوردہ مسلمانون مجلس ۔

قاضی محمد بن یحیٰی:۔ صاحبو آج مین نے آپ کو اس مسئلہ پر غور کرنے کے لیئے

[1] مشرقی روس کے ایک صوبہ کا پایہ تخت ہے ۔ دریائے والگا پر واقع ہے ۔ آبادی ایک لاکھ جس مین بہت سے مسلمان ایک بیچ رہن ۔

تکلیف دی ہے کہ شہنشاہ روس کی رعایا اور اس ملک کے باشندے ہونے کے لحاظ سے جو فرایض اور ذمہ داریان ہم پر عاید ہوتی ہین اونہین مدنظر رکھ کر اس پر آشوب وقت مین جبکہ روس اور جاپان مین جنگ چھڑ گئی ہے اور مسلمانون کو بھی فوج مین بھرتی کئے جانے کا حکم گورمنٹ کی طرف سے جاری ہو چکا ہے ہمین کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہیئے"

ایک:- "حقیقت مین یہ مسئلہ بہت کچھ غور طلب ہے لیکن آپ ہمارے پیشوا اور مقتدا اور ہمارے جملہ حقوق دینی و دنیوی کے محافظ ہین - جو کچھ آپ فرمائین گے ہم سب لوگ اوس کی تعمیل بسر و چشم کرین گے"

قاضی محمد بن یحیی:- "مین تو سید المرسلین خاتم النبیین رحمت عالمیان صفوت آدمیان سرور کون و مکان تتمہ دور زمان مولانا و مقتدانا احمد مجتبے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم روحی فداہ کا خاک پا ہون اور آپ لوگون کا ایک ادنی خادم"

دوسرا:- "اسی لیے تو کہا گیا ہے کہ سید القوم خادمہم -

تیسرا:- "جناب قاضی صاحب حقیقت یہ ہے کہ گورمنٹ کے مظالم اور اوس کے عمال کی جبر و زیادتی نے ہم پر ایک آفت ڈہا رکھی ہے - ہم ہی سخت جان تھے کہ اب تک زندہ نظر آتے ہین ورنہ کوئی اور ہوتا تو دنیا سے اوس کا نام و نشان کبھی کا مٹ گیا ہوتا - ہم نام کو تو روس کی رعایا ہین اور دنیا کی نظرون مین ہم کو وہ تمام حقوق ملکی و معاشرتی حاصل ہین جو ایک مہذب و متمدن گورمنٹ کی رعایا کو حاصل ہوا کرتے ہین لیکن حقیقت حال یہ ہی کہ جو برتاؤ اہل اسپین نے مکسیکو والون سے کیا تھا یا امریکہ مین حبشی غلامون کے ساتھ کیا جاتا تھا وہ اس بیسوین صدی کے شروع مین ہم سے کیا جاتا ہے - ملکی و سیاسی حقوق کا تو خیر ذکر ہی کیا وہ تو اسی وقت پامال ہو چکے جب ۱۵۵۲ء مین زار آئون ثانی نے طوق اطاعت ہماری گردن مین ڈالا لیکن غضب تو یہ ہے کہ نہ ہمین مذہبی آزادی حاصل ہے نہ ہمارے معاشرتی حقوق کی نگہداشت ہوتی ہے اس وقت بھی چھپے چوری ہم یہان جمع ہوئے ہین اور عجب نہین کہ گورمنٹ کا کوئی جاسوس

لگا ہوا ہو۔ مدرسے ہم نہین قایم کر سکتے کہ نور علم سے اپنی قوم کی جہالت کی تاریکی زایل کر سکین۔ کوئی قومی کام کرلے کا ہمکو حکم نہین کہ مبادا اس کی وجہ سے ہم توت پکڑین ٹکس دیتے دیتے اپنا ایسرن ہو گیا۔ ظالم اور سفاک عمال کے جبر و تعدی سے کلیجے مین ناسور پڑ گئے۔ ایسی حالت مین بھلا گورمنٹ کی طرف سے وفاداری کا جذبہ دل مین خاک پیدا ہو"

چوتھا۔" بھائی جان آپ نے جو کچھ فرمایا اوس مین سرمو فرق نہین۔ ہماری گورمنٹ کاہے کو ہے۔ خدا کا قہر ہے۔ چند موٹی توند والے لیڈرون کے ہاتھ مین حکومت آگئی ہے انہون نے ایک آفت مچا رکھی ہے۔ سمجھتے ہین کہ خدا کا ملک اور لاکھون بندگان خدا صرف اسی لئے پیدا کئے گئے ہین کہ خون پسینا ایک کر کے روپیہ کمائین اور ان اشقیاے ازلی کا دوزخ بھرین ہم تو خیر پرائے ہین۔ ہم کیا اور ہمارے حقوق ہی کیا۔ گورمنٹ اپنون یعنی خالص مسیحی روسیون سے اس بُری طرح پیش آتی ہے کہ ملک مین آئے دن غدر بپا ہوتا رہتا ہے۔ جابجا نہلسٹ فرقہ کی جماعتین موجود ہین جو اسی جوڑ توڑ مین لگی رہتی ہین کہ موقعہ پائین اور ایک بم کے گولہ مین شہنشاہ کی شخصی اور جابرانہ حکومت کا خاتمہ کر دین۔ ہزارون کے سر قلم کئے گئے۔ ہزارون دار پر کھینچے گئے۔ ہزارون سائبیریا کے برف بار جنگلون مین جلاوطن کئے گئے لیکن پھر بھی یہ فتنہ کبھی فرو ہونے نہین پاتا میرے دل کی اگر پوچھو تو مین تو یہی کہون گا کہ اہنین نہلسٹون کے ساتھ شریک ہو جانا چاہیئے"

دوسرا۔" بیچارے کشنیف کے یہودیون کے ساتھ جو سلوک ابھی حال ہی مین ہوا ہے اوس کی یاد سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہین۔ صرف اس جرم پر کہ وہ بیچارے حضرت موسیٰ کے نام لیوا ہین اون کے گھر لوٹ لئے گئے۔ مردون کو آگ مین جلا دیا گیا۔ حاملہ عورتون کے پیٹ چاک کر ڈالے گئے۔ بچون کو چورنگ کیا گیا۔ لیکن گورمنٹ اپنی رعایا کے اس مرنجان مرنج اور بے زبان فرقہ کی تباہی مزے سے بیٹھی ہوئی دیکھتی رہی "

تیسرا۔" اور یہ کیون نہین کہتے کہ مہذب اور مسیحی یورپ نے جو انصاف کا حامی۔

تہذیب کا مدعی شائستگی و تمدن کی روشنی پھیلانے والا اور جہالت و وحشیانہ پن کی ظلمت کا مٹانے والا ہے جان بوجھ کر آنکھین بند کرلین اور دست اندازی کرنے سے بالکل انکار کیا حالانکہ اگر ٹرکی مین اس ظلم عظیم کے ہزاروین حصے کا خواب بھی یورپ دیکھتا تو زمین پر قیامت نازل ہو جاتی - بڑے بڑے جادو نگار ایڈیٹران اشعار اپنے نوحون اور مرثیون سے آسمان کی بنیاد ہلا دیتے - بڑے بڑے جبا دری لاٹ پادری اپنی رنگ آمیز تقریرون اور دغلون سی سیاسی حلقون مین زلزلہ ڈال دیتے - بڑے بڑے گردن افراز تاجدار اپنے اپنے جنگی بیڑے لے کر آبنائے باسفورس پر چڑھ دوڑتے -"

چوتھا" خیر اب روس کی جاپان سے مٹ بھیڑ ہوئی ہے تو خدا روس کو ایک دفعہ تو زک دے تاکہ اس کا غرور ٹوٹے اور جو ظلم گورمنٹ اپنی رعایا پر کر رہی ہے اوس سے باز آجائے اس وقت تک چار بڑی لڑائیان ہوئی ہین - اون مین تو جاپان ہی فتح یاب رہا - وہی جاپان جسے ہماری گورمنٹ فرط حقارت سے بندر کہہ کر پکارا کرتی ہے - جاپانی بڑے منچلے اور بہادر ہین عجب نہین کہ وہ خرس روس کو ادھ لنگے پر لا کر ایسی پٹخنی دین کہ شہباز فرانس اور شیر انگلستان کو بیچ مین آنا پڑے -

زنگل مین اترتا ہے زمانہ کا قلندر　　آتا ہے نئی وضع بدل کر یہ مچھندر
اک ہاتھ مین بھالو ہے تو اک ہاتھ مین بندر　　کچھ اور سمجھنا نہ تم اس خول کے اندر
جاپان تو لنگو ہے اور روس ہی بھالو

کی ڈگڈگی سنتے ہی پہلے قلندر نے منادی　　پھر اوٹھ کے رسن خرس کی بندر کو تھما دی
بھالو نے جو ہنکار کے بندر کو صدا دی　　بندر نے بھی دم اپنی حقارت سے اٹھا دی
اور خرس کو وکھلا دئے دو سرخ رتالو

بندر نے جو کی جست تو تھا پیٹھ کے اوپر　　بال ایسے لئے نوچ ادھوڑی ہوا استر
دانتون سے وہ کاٹا کہ چھٹی خون کی چادر　　پھر آتے ہی اک جست مین گردن کے برابر

وہ دھول لگائی ہے کہ بھنّا گیا تالو

بندر نے غرض ریچھ کو وہ ناچ نچایا ڈکرانے لگا ریچھ بچا نا سمجھے تایا

بندر نے کہا باز کو گر تو نے بلایا میرے بھی تو سر پر ہے میرے شیر کا سایا

موجود ہین میری بھی کمک کو میرے خالو

قاضی محمد بن یحییٰ ۔ صاحب تھوڑی دیر کے لیئے اس جوش و خروش اور اس ظرافت کو رہنے دو ۔ اس وقت ہم محکوم ہین اور دوسرے حاکم ۔ محکوم ہونے کے لحاظ سے ہمارا جو فرض اولین ہے وہ ہمین ہرگز نہ بھلانا چاہیئے ۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ ہم ربع مسکون کے مالک تھے مشرق سے لے کر مغرب تک ہمارا پرچم اقبال و جلال لہراتا تھا ۔ اغیار و اجانب محکوم تھے اور ہم حاکم ۔ رفتہ رفتہ قدرت کے اوس فرمان قضا جریان کی ہمین تعمیل کرنی پڑی جسکا منشا یہ ہے کہ جس طرح افراد انسانی بچپن جوانی اور بڑھاپے کے مدارج طے کر کے آخر آغوش لحد مین سو جاتے ہین اسی طرح اقوام بھی پیدا ہوں بڑھین پھلین پھولین اور عمر طبعی کو پہونچ کر کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام کی چادر اوڑھ کر ہمیشہ کے لیئے سو جائین ۔ کل کائنات اس زبردست قانون کے ماتحت ہے اسی لیئے ہم مین خود بخود پھوٹ اور نا اتفاقی پیدا ہو گئی ۔ شامت اعمال نے ہمین آ گھیرا اور جس سطوت کبریٰ کا ایوان ہمارے باپ دادا نے بڑی محنت سے تیار کیا تھا اوسے ہماری نالایقی نے پرزے پرزے کر کے اڑا دیا ۔ چند پرزے کہین کہین باقی رہ گئے ہین لیکن زمانہ انہین بھی بہ نگاہ قہر و غضب گھور رہا ہے ۔ خدا اپنا فضل کرے غرض جو کچھ ہمارے پاس تھا اوسے ہم اپنے کرتوتون سے کھو بیٹھے ۔ اب لے دیکر ہمارے پاس ایک دولت رہ گئی ہے یعنی قرآن پاک ۔ اس دولت کو اوس وقت تک ہم سے کوئی نہین چھین سکتا جب تک کہ دنیا مین ایک شخص بھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے والا موجود ہے ۔ اور اوس کے بعد بھی اس نسخہ کیمیا کا محافظ خود باری تعالیٰ ہے جیسا کہ اوس نے فرمایا ہے ۔ انا لہ لحفظون ۔ پس ہم مسلمانون کا فرض ہے کہ قران کریم کو سرچشمہ رشد و ہدایت جان کر اس کے ہر ایک لفظ

کو اپنے لیے بمنزلہ قانون سمجھیں ورنہ ہم مسلمان نہیں۔ خدا تعالے کا حکم ہے
اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم۔ اس نص مبارک کی رو سے ہم پر واجب ہے ر
الامر یعنی اپنے حکام کی اطاعت کریں۔ لہذا زار کی وفادارانہ متابعت ہم پر لازم ہے۔"

تیسرا۔ "آپ اس معاملہ کو ہم سے بہتر سمجھتے ہیں لیکن کیا کلام خدا کا منشا یہی ہے کہ ایسے اولی الامر کی اطاعت ہمیں کرنی چاہیئے جنہیں ہمارے دین و مذہب کا پاس نہ ہو۔ یہ آیت دارالاسلام سے متعلق ہے جہاں مسلمانوں کو ملی و معاشری آزادی حاصل ہو جیسی کہ ہندوستان یا چین کے مسلمانوں کو حاصل ہے لیکن یہاں تو نقشہ ہی اور ہے۔ یہ جگہ دارالحرب بنی ہوئی ہے لہذا ہم جہاد کر سکتے ہیں۔"

قاضی محمد بن یحییٰ۔ "حضرت ہوش کی بنوائیے۔ جہاد کا نام اوس وقت لیجیے گا جب اپنے بل بوتے پر کھڑا ہونا سیکھ جائے گا۔ یا جب اعدائے دین کے مظالم اس حد تک بڑھ جائیں کہ مذہب کی بے حرمتی ہونے لگے اور دینی غیرت موت کو زندگی پر ترجیح دے ابھی تو خدا کے فضل سے وہ نوبت نہیں آئی۔ ہم اس وقت بالکل بے دست و پا ہیں اور ہماری حالت اضطراری ہے۔ ہمیں اس وقت اپنی جان بچانی چاہیئے۔ ہمارا مذہب بھی ایسی حالت میں جبکہ انسان کا مارے بھوک کے دم نکل رہا ہو حرام چیز تک کھانے اجازت دیتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر جان دینے سے کوئی کام نکلے تو دین بھی خواہ مخواہ کی سرفروشی سے کیا حاصل۔ میری رائے میں مصلحت وقت یہی ہے کہ ہمیں اس جنگ میں جان و دل سے گورمنٹ کی طرفداری کرنی چاہیئے۔ گورمنٹ پھر بھی اہل کتاب ہے جن کے ساتھ کھانا پینا جائز ہے جن کی عورتوں کے ساتھ نکاح کرنا روا ہے حالانکہ مقابلہ اوس کا جس قوم سے ہے وہ مشرک ہے۔ بہرحال ہمیں یہ ثابت کر دینا چاہیئے کہ وفاداری اور نمک حلالی مسلمانوں کے خمیر میں ہے۔ جب گورمنٹ دیکھے گی کہ یہ اپنوں سے بڑھ کر خیرخواہ اور جانباز ہیں تو ہمارے حقوق لامحالہ ہمیں دے گی۔"

ب لوگ مل کر " قاضی صاحب آپ نے بالکل بجا فرمایا آپ کا کہنا ہمارے سر آنکھون ہین اس سے پورا اتفاق ہے "

پانچوان سین

سینٹ پیٹرس برگ - گرینڈ ڈیوک سائرل کے ایڈیکانگ کپتان اسکابیلاف کا مکان -

کپتان اسکابیلاف اپنے کتب خانہ مین آرام کرسی پر بیٹھا ہوا ایک کتاب پڑھ رہا ہے ایک نوکر دروازہ کھول کر اندر آتا ہے اور اپنے آقا کے ہاتھ مین ایک خط دیکر کہتا ہے :- حضور ایک شخص ابھی ابھی یہ خط دیتا گیا ہے -

اسکابیلاف خط کھول کر پڑھتا ہے :-

" زار کے ولیعہد کی تولد کی خوشی مین جو جلسہ گرینڈ ڈیوک سائرل کے محل مین کل شام کو ہونے والا ہے اوس مین آپ ہرگز شریک نہ ہون "

راقم
آپ کا ایک دلی دوست

(نوکر سے مخاطب ہوکر) " یہ خط کون لایا "

نوکر - " حضور ایک اجنبی تھا جسے مین نہین پہچانتا - خط دیتے ہی چلا گیا - معلوم ہوتا تھا بڑی جلدی مین ہے "

اسکابیلاف - (اپنے دل سے) " اس خط کا کیا مطلب ہوسکتا ہے کیا اہل جلسہ پر کوئی آفت آنیوالی ہے جس سے راقم خط مجھے بچانا چاہتا ہے یا میرے ساتھ کسی نے محض مذاق کیا ہے - لیکن دیکھون تو سہی مین اس خط کو پہچانتا بھی ہون یا نہین " (خط کو غور سے دیکھ کر) لکھنے والے نے ہاتھ بدل کر لکھا ہے - اور لکھنے والی ہے بھی عورت کیونکہ خط کی وضع زنانہ ہے - اخاہ ان حروف مین تو میری کلیوپٹرا کے خط کی شان نظر آتی ہے - لاحول ولا قوۃ مین بھی کیا خبطی ہون - کجا کلیوپٹرا اور کجا اس مبہم پر اسرار گمنام - دو حرفی چٹھی کا راقم - بہرحال مجھے غفلت نہ کرنی چاہیئے اس کی اطلاع ڈیوک اور ساتھ ہی خفیہ پولیس کو ہونی ضرور ہے

(ایک چٹھی لکھ کر اور نوکر کو دے کر) یہ چٹھی فوراً لے جا کر کپتان اسمالنسکی مددگار کمشنر پولیس کو دو۔

نوکر چٹھی لے کر چلا جاتا ہے اور اسکا بیلاف اپنے دل سے اس طرح باتین کرتا ہے :-

"اسمالنسکی میری چٹھی دیکھتے ہی سیدھا یہان چلا آئے گا۔ اگر مکان پہ ہوا تو اوسے یہان آنے مین زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ لگین گے۔ اس عرصہ مین مین اوس غزل کو تو دہرالون جو کلیوپیٹرا کی فرمایش پر آج مین نے لکھی ہے"

جیب مین سے ایک کاغذ نکالتا ہے اور یہ غزل گاتا ہے۔

ہوئے ہین ایسے بھی کچھ صنعت آفرین پیدا
جنھون نے لعل سے کی جوئے انگبین پیدا

غضب مین ڈالدیا میرے دیدہ و دل کو
خدا نے کر کے تیری شکل نازنین پیدا

اگر یہ ہاتھ پہونچ جائے زلف جانان تک
ہزار سانپ کرے میری آستین پیدا

دل و جگر کی مدد سے کرے گی آنکھ میری
کسی کی نذر کو کچھ گوہر ثمین پیدا

نہین ہے شک لب لعلین کی جان نوازی مین
کبھی کبھی اگر اوس سے نہ ہو "نہین" پیدا

وہ مستیان جو ہین پنہان رسیلی آنکھون مین
ہوئی ہین بادہ انگور مین کہین پیدا؟

خبر تیرے قد و رخ کی نہ تھی گلستان کو
نہ ہوتے ورنہ کبھی سرو و یاسمین پیدا

میری زبان ہے تیرے لعل لب کی ذولربا
کہ اوس سے ہوتی ہے گفتار شکرین پیدا

گرہ پڑی میرے سر رشتۂ مقدر مین
ہوئی ہے جب سے جبین صنم مین چین پیدا

سما سکا نہ تیرا غم کہین تو مجبوراً
ہوئے یہ جان حقیر و دل حزین پیدا

بہشت کو میرے دل سے سبب دوری کی
عیان ہوا اس مین تم اوس ہی ہے حور عین پیدا

غزل سرا مین ہوا اس ادا سے دلکش سی
کہ آسمان سے ہوئی بانگ آفرین پیدا

ایک نوکر کپتان اسمالنسکی کی اطلاع کرتا ہے اور اطلاع کے ساتھ ہی کپتان اسمالنسکی کمرہ مین داخل ہوتا ہے اور کہتا ہے :-

اسکابیلاف - (اسمالنسکی کے ہاتھ مین چٹھی دے کر) "میرا مطلب مجھ سے زیادہ یہ چٹھی ادا کرے گی - کوئی آدھا گھنٹہ گذرا ہوگا کہ ایک اجنبی نے یہ خط میرے نوکر کو دیا اور دیتے ہی ہوا ہو گیا - مین نے اس چٹھی کے مضمون سے تمہین آگاہ کر کے اپنا فرض پورا کر دیا - اب تم جانو اور تمہارا کام - لیکن میرے خیال مین ایسی گمنام چٹھیون کو کچھ بہت زیادہ وقعت نہ دینی چاہیئے - مین تو سمجھتا ہون کسی نے میرے ساتھ مذاق کیا ہے"

اسمالنسکی - "مذاق کی بھی ایک ہی کہی - تم ابھی صاحبزادے ہو - ان باتون کو کیا جانو - حضرت یہ چٹھی صاف صاف خبر دے رہی ہے کہ کل شام کے جلسہ پر کوئی بہت بڑی آفت آیا چاہتی ہے - تاریخ نے اپنے آپ کو عجب عجب طریقون سے دہرایا ہے - آج سے دو سو سال پہلے جب انگلستان مین شاہ جیمس برسر حکومت تھا تو وہان کے کیتھولک فرقہ کی ایک متنفس جماعت نے بادشاہ اور اوس کی پارلیمنٹ کو بارود سے اڑا دینے کی سازش کی تھی - سازش کرنے والون نے پارلیمنٹ کے مکان کے نیچے سرنگ لگا کر بارود بچھا دی تھی اور اون کا قصد یہ تھا کہ ۵ نومبر کو جو پارلیمنٹ کے اجلاس کی تاریخ تھی سرنگ اڑائی جائے - لیکن جسے خدا رکھے اوس کا بال بھی کوئی بیکا نہین کر سکتا - سازشیون مین سے ایک کا عزیز پارلیمنٹ کا ممبر تھا - اوس نے اس رشتہ دار کو بچانے کے خیال سے اوسے یہ لکھ بھیجا کہ ۵ - نومبر کے اجلاس پارلیمنٹ مین شریک نہ ہونا - اس طور پر یہ راز طشت از بام ہو گیا - یہ چٹھی بھی جو تمہارے گمنام خیر طلب نے بھیجی ہے کسی ایسی ہی سازش کی خبر دیتی ہے اور ایسی حالت مین جبکہ مفسدہ پرداز نہلسٹون کا سرگروہ پادری گلیڈو پایہ تخت مین موجود ہے عجب نہین کہ وہی کوئی خطرناک جوڑ توڑ کر رہا ہو"

اسکابیلاف - "تو پھر اوسے گرفتار کیون نہین کر لیتے ع علاج واقعہ قبل از وقوع باید کرد"

اسمالنسکی - "پولیس اسی فکر مین ہے - اس چٹھی نے ہمین اور بھی چوکنا کر دیا"

چھٹا سین

سینٹ پیٹرسبرگ مین ایک زمین دوز مکان - فرقہ نہلسٹ کا جلسہ اپنے سرگروہ پادری کلیڈو کی صدارت سے

پادری کلیڈو :- "صاحبو آج کا دن اوس مبارک دن کی یادگار ہے جبکہ ہمارے فرقہ کے مقدس بانی چرنیشوسکی کا ظہور ہوا - ہمارے ہادی برحق نے ہمین اس روشن اور سنہری اصول کی تلقین کی ہے کہ بنی نوع انسان کی ترقی اوس وقت تک نہین ہو سکتی جب تک کہ ایک عظیم الشان تمدنی انقلاب بپا نہ ہو اور معاملات انسانی کے نظم ونسق کی بنیاد نئے اصول سیاست پر نہ رکھی جائے جن کا لب لباب یہ ہو کہ تمام انسان ملکیت جایداد کے لحاظ سے مساوی حیثیت رکھتے ہین - ہماری جماعت کا مقصد یہ ہے کہ دولت وافلاس کی وجہ سے افراط وتفریط کی جو بلا انسان کی معاش پر نازل ہو رہی ہے اوسے رد کر کے معاش کا ایک درمیانی درجہ قایم کیا جائے جس مین سب امیر وغریب برابر ہون اور کسی کو شکایت نہ ہو - کوئی وجہ نہین کہ زار تو محض اس اتفاقی حادثہ کی بدولت کہ اوس نے ایک فرمانروا کے گھر مین جنم لیا بلا کسی ذاتی قابلیت اور بغیر کسی قسم کی محنت کی انجام دہی کے محلون مین عیش کرے اور کروڑہا مخلوق خدا کی جان ومال کا حاکم ہو اور اوس کی رعایا کا بیشتر حصہ جس کا قصور صرف اسی قدر ہے کہ غریب گھر مین پیدا ہوا باوجود خداداد ذہانت وقابلیت رکھنے اور صبح وشام محنت شاقہ کرنے کے نان شبینہ تک کو محتاج ہو اور اوسے جھونپڑا تک نہ نصیب ہو - یہ حالت دیکھ کر ہماری آنکھون مین خون اتر آتا ہے - لیکن خدا نے چاہا تو ہم ظلم اور وحشیانہ پن کے اس طلسم کو جسے ایک جابر بادشاہ اور اوس کے سفاک مشیرون نے قایم کر رکھا ہے توڑ کر رہین گے - ہم نے تمام ملک مین زار کی جابرانہ حکومت کے خلاف ایسا جوش پھیلا دیا ہے جو کسی کے تھامے تھم نہین سکتا - رعایا اب اپنے حقوق سمجھنے لگی ہے - اور چارون طرف سے یہ غوغا بپا ہے کہ ہمین آئینی حکومت چاہیئے - کئی جگہ ہڑتالین بھی ہو چکی ہین - مزدورون نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے اور کارخانون کے مالکون کو کارخانے بند کر دینے

بڑے ہین لیکن مشکل یہ ہے کہ فوج جو موجودہ حکومت کی سفاکی کی دوست درازی کا سب سے بڑا زبردست آلہ ہے گورمنٹ کی مطیع ہے۔ پھر بھی ہمین حوصلہ نہ ہارنا چاہیئے۔ خدا نے ہماری مدد کرنی شروع کر دی ہے۔ مشرق سے ایک زرد گھٹا اوٹھی ہے جسے موجودہ حکومت کے حق مین خدا کا قہر سمجھنا چاہیئے۔ یہ گھٹا چار دفعہ برسی اور چارون دفعہ اس کی ایک ایک بوند زہر ہلاہل ہو کر گری خدا کو منظور ہے کہ زار اور اوس کے خیرہ سر ہوا خواہون کے غرور کو جاپان کے ہاتھون نیچا دکھائے مگر بچھڑا پرائے کھونٹے پر کیون کودے۔ ہمین خود بھی ہاتھ پاؤن ہلانے چاہئین۔ زمانہ ۱۳ مارچ ۱۸۸۱ء کو نہین بھولا۔ اوس دن ہم نے آزادی کا پہلا مرحلہ طے کیا۔ یعنی الگزنڈر ثانی کو اوس کے ہتیار بند محافظون کی آنکھون مین خاک جھونک کر دن دہاڑے شارع عام پر بم کے گولے سے اوڑا دیا۔ اب نکولس ثانی کی باری ہے اور ہمارے ہادی و پیشوا چرنیشو سکی سالگرہ ہمین اپنا فرض یاد دلا رہی ہے۔ آپ صاحبون مین سے کون اس مقدس فرض سے سبکدوش ہونے کی حامی بھرتا ہے؟"

ایک نوعمر لیڈی جس کا حسن و جمال چاند اور سورج کو شرماتا ہے اراکین جلسہ مین سے اٹھتی ہے اور کہتی ہے:-

سب مجھے اپنے وطن پر سر فدا کرنے کا ارمان ہے
بہ صد شوق اس مقدس فرض کو پورا کرون گی مین
اُٹھایا ہے سمجھ کر مین نے قتل زار کا بیڑا
نہ خنجر سے نہ نیزے سے نہ گولے سے ڈرون گی مین
گر اوس کے جسم سے خنجر اچٹ بھی جائے گا میرا
وہین اک بم کے گولے سے اوسے ٹھنڈا کرون گی مین
قضا کو دیکھئے منظور کس کی زندگانی ہے
کہ مارون گی اوسے ہی یا تو اور یا خود مرونگی مین

ملا کر خاک مین گزار کو جیتی بچی لوٹی
مقدس مریم عذرا ترے کلہڑے بھرونگی مین

پادری کلیڈو۔ "مس کلیوپیٹرا آفرین ہے تمہاری ہمت مردانہ اور جوش قومی پر۔ لیکن یہ تو کہو اس مہم کے سر کرنے کی ترکیب کیا سوچی ہے۔ زار تک پہونچو گی کیسے؟ وہ اپنی حفاظت بہت کرتا ہے"

مس کلیوپیٹرا۔ "میرا عاشق اسکا بیلاف گرینڈ ڈیوک سائرل کا ایڈیکانگ ہے۔ زار

کے ہان بیٹا پیدا ہونے کی خوشی مین گرینڈ ڈیوک پرسون شام کو ایک بہ
والا ہے۔ چنانچہ اوس مین زار اور زارینہ اور کل اراکین و امرائے دولت جمع ہون
عاشق سے کہہ کر مین نے بھی دعوت کا ایک کارڈ حاصل کیا ہے۔ بس وہان پہونچون گی،
بجا کر ایک ہی بم کے گولہ مین جبر و تحکم اور ظلم و تعدی کا نشان صفحۂ ہستی سے مٹا دون گی۔ ہماری
مجلس نے جو فیصلہ اس وقت کیا ہے اوس کی تعمیل کا پورا پورا بندوبست از راہ پیش بندی مین
پہلے ہی کر چکی ہون"

پادری کلیڈو۔ "مرحبا۔ جزاک اللہ۔ خوب ترکیب سوجھی۔ لیکن ذرا سوچ سمجھ کر جانا اور
قدم پھونک پھونک کر رکھنا۔ ایسا نہ ہو لینے کے دینے پڑ جائین"

مس کلیوپیٹرا۔ "دیکھو تو سہی مین کیا کرتی ہون"

مکان کا دروازہ بڑے زور سے کھلتا ہے اور خفیہ پولیس کی ایک مسلح جمعیت جس کا سرکردہ کپتان
اسمالنسکی ہے طپنچون کو کل پر چڑہائے اور ننگی تلوارین ہاتھ مین لیے ہوئے مکان کے اندر داخل ہوتی ہے اور نہلسٹون
کو گھیر لیتی ہے جانبین مین کچھ دیر تک پستول اور تلوار سے لڑائی ہوتی ہے جس مین تین نہلسٹ مقتول ہوتے
ہین اور پولیس کا ایک سپاہی زخمی ہوتا ہے۔ آخر نہلسٹ مع اپنے سرگروہ پادری کلیڈو کے گرفتار کر لیے جاتے ہین

کپتان اسمالنسکی۔ (سرگروہ سے مخاطب ہوکر) "پادری کلیڈو تمہین شرم نہین
آتی کہ کلیسائے مسیحی کے ایک رکن ہوکر ایسے شیطانی منصوبے باندھتے ہو اور شہنشاہ کے
خلاف بغاوت کی سازشین کرتے ہو۔ لعنت ہے تمہاری عبائے رہبانیت پر۔ بہت دنون اڑے
اڑے پھرے لیکن آخر پکڑے گئے۔ اب اس شیطانی گروہ سمیت ذرا سولی کا جھولا جھولو۔
یا سائبیریا کے جنگلون کی ٹھنڈی ہوا کھاؤ"

پادری کلیڈو۔ (یہ دیکھ کر کہ پیمانۂ عمر اب لبریز ہوگیا) "اب بے واہی ہوا ہے!!
شیطان تو ہوگا اور وہ مسخرا نکولس جسے تو شہنشاہ کہتا ہے۔ جوان مرد کہین مرنے یا جلاوطن
ہونے سے ڈرتے ہین جو ہمکو اس کی دہمکی دیتا ہے۔ ہم گرفتار ہوگئے تو کیا ہوا۔ ہم جیسے

...ہی روس مین بھرے پڑے ہین جو آزادی کے درخت کو اپنے خون
...سے اور اپنا مشن پورا کر کے رہین گے"

پتان اسمالنسکی - "مارو اس خبیث کو کپڑا ٹھونس دو اس کفر بکنے والے سازشی
...عون کے منہ مین"

سپاہی پادری کلیپڑو کو زد و کوب کرنے لگتے ہین اور پھر سب کو ہتھکڑی ڈال کر آگے دھر لیتے ہین۔

ساتوان سین

سینٹ پیٹرسبرگ کا ایک قیدخانہ

قیدخانہ کے ایک زندان مین جس کے سامنے سنتری ٹہل رہا ہے مس کلیوپیٹرا مقید ہے اور اپنے دل سے اس طرح باتین کر رہی ہے:-

قصہ کسے سناؤن اپنے دل حزین کا — خون ہو کے دل بنا ہے سرمایہ آستین کا
قسمت نے ساتھ چھوڑا الٹا ہوا مقدر — آخر کو پیش آیا لکھا ہوا جبین کا
مین اور پابہ جولان زندان مین لائی جاؤن — اس بخت واژگون نے رکھا نہین کہین کا
جا بیٹھی شاخ گل پر کس بھولے پن سے اڑ کر — بلبل تجھے نہ تھا ڈر صیاد اور کمین کا
ہان اے میرے مقدر مرنے سے پہلے مجھ کو — جلوہ دکھا دے میرے اوس سرو راستین کا
کام و دہان میرے ہون سیراب اون لبون سے — جن مین چھپا ہوا ہے اک کوزہ انگبین کا

قوت دماغ و جان ہو اک شمہ اک شارہ
اوس جعد عنبرین کا اوس چشم نرگسین کا

ایک شخص قیدخانہ مین داخل ہوتا ہے اور سیدھا اوس زندان کی طرف آتا ہے جس مین مس کلیوپیٹرا قید ہے۔

سنتری :- "کون ہے؟ وہین ٹھہر جاؤ"

شخص :- "میرا نام کپتان اسکابیلاف ہے - جن مجرمون کو کل سولی دی جانے والی ہے وہ انہین حجرون مین قید ہین نہ ؟"

سنتری - (اپنے مخاطب کو فوجی سلام کرکے) "جی ہان جناب انہین حجرون مین"

کپتان اسکابیلاف :- "مس کلیوپٹرا کس حجرے مین قید ہے ؟"

سنتری :- "اسی حجرے مین جس کے سامنے اس وقت آپ کھڑے ہین"

کپتان اسکابیلاف :- "تو ذرا دروازہ کھول دو مجھے قیدی سے کچھ کہنا ہے"

سنتری :- "جناب کے ارشاد کی تعمیل مین مجھے کچھ عذر نہین لیکن جناب اجازت نامہ تو لائے ہون گے ؟"

کپتان اسکابیلاف :- "کیسا اجازت نامہ ؟"

سنتری :- "زندان کا دروازہ کھلوا کر قیدی سے ملنے کا خصوصاً اس وقت کہ رات آدھی ہونے کو آئی ہے"

کپتان اسکابیلاف :- "کیا مین خود مجسم اجازت نامہ نہین ہون - کیا تم کو میرا عہدہ اور درجہ معلوم نہین - کیا تم نہین جانتے کہ مین شہنشاہ کے چچا کا ایڈیکانگ ہون ؟"

سنتری :- "بجا ارشاد ہوا لیکن اگر اپنے افسران بالادست کے صریح حکم کی خلاف ورزی کے باعث مجھ پر آنچ آئی تو -"

کپتان اسکابیلاف - (قطع کلام کرکے) "ذرا مت گھبراؤ - اول تو مین خود کوئی بات خلاف قانون نہین کر رہا ہون - اس کے علاوہ میرا رسوخ تمہارے بچاؤ کے لیئے کافی سے زیادہ ہے - لے اب جلدی سے دروازہ کھولدو -"

سنتری زندان کا قفل کھولتا ہے اور کپتان اسکابیلاف اندر داخل ہوتا ہے - عاشق و معشوق ملتے ہین اور سلسلہ گفتگو اس طرح شروع ہوتا ہے :-

کپتان اسکابیلاف :-

وہ زندان جس مین تھا یوسف کا جانا ‏ زلیخا کا بنا ہے قید خانہ
بنا ہے بستر اوس کا فرش چوبین ‏ جسے تھا عار سنجاب شہانہ

مس کلیوپیٹرا:-

کہے گی اس کو الٹا گرچہ خلقت ‏ مگر یون بھی ہے دستور زمانہ
اسیری کی ہوس جس مرغ کو ہو ‏ قفس اچھا اوسے یا آشیانہ
مبارک وہ اسیری اور وہ زندان ‏ بنے جو تم سے ملنے کا بہانہ

کپتان اسکابیلاف:-

تمہارے حسن کا چرچا جہان مین ‏ میرا عشق ایک عالم کا فسانہ
اگر تم ہو دلاویزی مین یکتا ‏ تو مین ہون وفروشی مین یگانہ
سمند ناز پران بیڑیون سے ‏ لگایا تم نے ادراک تازیانہ
مگر مین کیسی باتین کر رہا ہون ‏ یہ چھیڑا مین نے کیا اُلٹا ترانہ
تمہین تو جان کے لالے پڑے ہین ‏ مجھے سوجھی ہین گھاتین عاشقانہ
کسی کے حلق پہ رکھا ہے خنجر ‏ کسی کو ہے خیال آب و دانہ

مس کلیوپیٹرا:-

عبث اپنے تئین اے جان جان تم ‏ بناتے ہو ملامت کا نشانہ
وہ بلبل ہون تمہارا گاؤن گی راگ ‏ میرا اگر دار بھی ہو شاخسانہ

کپتان اسکابیلاف:-

خدا وہ وقت جان فرسا نہ لائے ‏ بچائے تم کو خلاق زمانہ
نکالون گا تمہین موج بلا سے ‏ نہین اب دور دریا کا کرانہ
نہ الجھے اس قدر گیسوے تقدیر ‏ کہ مین تدبیر کا لایا ہون شانہ

مس کلیوپیٹرا:-

اگر ہم دونون بچ نکلین یہان سے — بجا مین شکر کا لاؤن دوگانہ
بلا مین خود تو پھنسئے گا نہ صاحب — جواب اس بات کا ہان دیجے یا نہ

کپتان اسکا بیلاف:- "بس اب شاعری بہت ہو چکی۔ یہ وقت نثر کا ہے مفصل باتین پھر ہون گی۔ اس وقت مین تم سے جو کہون اوسے دل کے کانون سے سنو اور میری ہدایات کی حرف بہ حرف تعمیل کرو۔ مین اپنے کپڑے اتار کر تمہین دیتا ہون۔ اپنے کپڑے اتار کر انہین پہن لو اور اپنا لباس میرے حوالے کرو تاکہ مین اوسے پہن لون"

دونون تبدیل لباس کرتے ہین۔

اس مردانہ لباس مین تمہین کوئی نہین پہچان سکتا۔ لیکن کوٹ کا کالر اوپر اوٹھا لو تاکہ ہونٹ چھپ جائین اور ٹوپی کا چھجہ بھی ذرا نیچے جھکا لو" (کلیوپٹرا تعمیل کرتی ہے) "بالکل ٹھیک! سنتری اب تمہین کپتان اسکا بیلاف سمجھے گا۔ لے اب چپکے سے دروازہ کھولو اور سنتری سے بات چیت کیے بغیر دراتی ہوئی چلی جاؤ۔ یہان سے سیدھی ریل کے اسٹیشن کی طرف جاؤ اور اسٹیشن کے پھاٹک پر میرا انتظار کرو۔ مین تھوڑی دیر مین تم سے آملتا ہون"

مس کلیوپٹرا:- "مگر اس لباس مین؟"

کپتان اسکا بیلاف:- "یہ وقت زیادہ بحث وتکرار کا نہین۔ سدھارو۔ تمہین خدا کو سونپا۔"

مس کلیوپٹرا:- "پیارے تمہین بھی خدا کے حوالے کیا"

دروازہ کھول کر باہر نکلتی ہے سنتری اوسے کپتان اسکا بیلاف سمجھ کر سلام کرتا ہے اور وہ قید خانہ سے نکلی ہوئی چلی جاتی ہے۔ اوس کے چلے جانے کے بعد سنتری زندان کے دروازہ مین قفل ڈالنے لگتا ہے مگر دفعۃً نقلی کلیوپٹرا باہر نکل آتی ہے اور چشم زدن مین سنتری کو زمین پر گرا کر اوس کے منہ مین رومال ٹھونس دیتی ہے اور اوس کی مشکین کس کر اوسے حجرے کے اندر لے جاتی ہے۔ پھر خنجر اوس کے سینے پر رکھ کر کہتی ہے

"سنو دوست اس وقت تم بالکل میرے بس مین ہو۔ جو مین کہون وہ تمہین کرنا ہوگا۔ مگر

ذرا بھی تم نے ہاتھ پاؤن ہلائے تو یہ خنجر تمہارے سینے مین بھونک دون گا مین تمہین حکم دیتا ہون کہ اپنے کپڑے اتار کر مجھے دو اور میرے خود پہن لو۔"

سنتری طوعاً و کرہاً اشارہ سے اظہار رضامندی کرتا ہے اور دونون لباس بدلتے ہین۔ جب تبدیل ہیئت ہو چکتی ہے تو اسکا بیلاف کہتا ہے:۔

"مین مس کلیو پٹرا کو چھڑانے آیا تھا۔ وہ مقصد تو پورا ہو گیا۔ اس کے بعد مجھے خود اس زندان سے نکلنا تھا۔ اوس کا بھی سامان ہو گیا کیونکہ مین تمہاری وردی پہنے ہوئے ہون اور باہر کے پہرے والے اب مجھ سے تعرض نہ کرین گے۔ افشائے راز کے خوف سے اگر مین چاہون تو اسی وقت ایک وار مین تمہارا کام تمام کر دون۔ لیکن مین ایسا قسی القلب نہین ہون۔ اب رہی یہ بات کہ تم بدنام ہوئے بغیر اس حالت سے جس مین تم اپنے تئین اس وقت پاتے ہو کس طرح نجات پاؤ سو یہ بات تمہارے طرز عمل پر موقوف ہے۔ مین تمہین کلوروفارم سنگھائے جاتا ہون جس سے تم بیہوش ہو جاؤ گے۔ جب دوسرا سنتری پہرہ بدلنے کے لیئے آئے گا تو تم ہوش مین لائے جاؤ گے۔ جب تم سے سوال کیا جائے تو یہ جواب دو کہ مجرمہ مجھے بیہوش کر کے اور میرا لباس پہن کر فرار ہو گئی۔ خبردار جو تم میرا نام بھی زبان پر لائے۔ اگر تم سے ایسی حرکت سرزد ہوئی ہے تو سمجھ لو کہ تمہاری خیر نہین۔ کیونکہ اول تو تمہارا کہنا ہی کسی کو باور نہ آئے گا اور دوسرے مین کمشنر پولیس سے جو میرا دوست ہے کہہ کر تمہین پھنسوا دون گا اور تم سولی پر لٹکے ہوئے نظر آؤ گے۔ لیکن جو ہدایت مین نے تمہین کی ہے اوس کی اگر تم نے تعمیل کی تو مین تمہین پانسو روبل[۱] انعام دون گا۔ اور اگر کوئی آفت تم پر آئی تو اپنے اعزاز و رسوخ سے اوسکو تم پر سے ٹلوا دونگا۔"

یہ کہہ کر سنتری کو کلوروفارم سنگھاتا ہے۔ سنتری بیہوش ہو جاتا ہے اور کپتان اسکا بیلاف سنتری بنا ہوا قید خانہ سے باہر نکل جاتا ہے۔

---

[۱] روبل روسی سکہ ہے جس کی قیمت انگریزی سکہ مین ایک روپیہ کے معمول ہے۔

آٹھوان سین

ریلوے اسٹیشن

مس کلیوپیٹرا مردانہ بھیس مین اسٹیشن کے پھاٹک پر کھڑی ہوئی ہے۔ کپتان اسکابیلاف سنتری کے لباس مین آتا ہے اور دونون مین اس طرح باتین ہوتی ہین۔

کپتان اسکابیلاف ۔" کلیوپیٹرا ب مجھے خبر نہ تھی کہ تم بھی نہلسٹون مین شریک ہو۔ یہ بیٹھے بیٹھائے تم نے کیا آفت مول لے لی۔ اور مزا یہ کہ مجھے آج تک اپنے عندیہ سے آگاہ نہ کیا۔ عاشق و معشوق مین سنا ہے کوئی راز نہین ہوتا لیکن تم نے اس قاعدہ کو غلط ثابت کردیا۔ حقیقت مین بہت کم خوشرنگ پھول ایسے ہوتے ہین جن مین خوشبو بھی ہو۔ جو شخص ایک اشارہ کے عوض تمہارے ہاتھ دل و جان بیچ چکا ہو اوسکے ساتھ کیا تمہین اسی طرح پیش آنا چاہیئے تھا ؟"

مس کلیوپیٹرا ۔" پیارے تمہاری خفگی میرے سر آنکھون پر لیکن تمہین انصاف کرو کہ اگر کسی کو کوئی اپنا رازدان بنائے تو رازدار کا یہ فرض ہے یا نہین کہ راز اپنے دل مین رکھے۔ نہلسٹ جماعت مین جب مین شریک ہوئی تو مجھ سے قسم لی گئی تھی کہ اپنی جماعت کے راز کسی پر ظاہر نہ ہونے دون گی۔ ایسی حالت مین مین اپنی قسم کیسے توڑ سکتی تھی۔ اس کے علاوہ تم پر اس راز کے ظاہر کرنے سے فائدہ کیا ہو سکتا تھا۔ اگر کچھ فائدہ ہو سکتا تھا تو یہ ہو سکتا تھا کہ ہم سب کے سب گرفتار کر لیے جائین۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا بھی۔ مین نے تمہاری محبت سے مجبور ہو کر ایک انتہا ہی رقعہ تمہارے نام بھیجا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہماری جماعت کے بیس جانباز لوگ کل دار پر لٹکے ہوئے نظر آئین گے۔ ہائے مین قیامت کے دن خدا کو کیا منھ دکھاؤنگی"

کپتان اسکابیلاف ۔" تو وہ خط تمہارا تھا۔ اس خط کی وضع دیکھتے ہی میرا ماتھا تو ٹھنکا تھا مگر پھر مین نے خیال کیا کہ کہان تم اور کہان اس خط کا راقم۔ اگر مجھے حقیقت حال

سے آگاہی ہوتی تو نوبت یہان تک نہ پہونچتی - خیر اب جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے اور جدائی بھی وہ جس کی مدت شاید صبح محشر سے پہلے ختم نہ ہو - آؤ رخصت ہو لین "

مس کلیوپیٹرا " الٰہی خیر - پیارے یہ تم نے کیا کہا - جدائی اور قیامت تک کی جدائی - مین اس کا مطلب نہین سمجھی "

کپتان اسکابیلاف " مطلب یہ ہے کہ مجھے حکم ملا ہے کہ شہنشاہ کے بھتیجے گرینڈ ڈیوک بوری کے ہمراہ جنگ مین شریک ہونے کے لیے مشرق کو جاؤن - چنانچہ کل بارہ بجے کی گاڑی مین ہمین سوار ہو کر چل دینا چاہیئے "

مس کلیوپیٹرا "

آن کشتی بشکستہ ز تو جم کہ تباہی   افگند در آتش گر از آبم بدر آوردی

اس سے تو تم نے مجھے قید خانے ہی مین رہنے دیا ہوتا تاکہ کل سولی پر چڑھ کر دنیا کے تمام غمون سے نجات پا جاتی - تمہارے فراق کا صدمہ میری لئے ہر روز ایک نئی موت سے کم نہ ہو گا - اتنی جانین کہان سے لاؤن کہون کس سے مین کہ کیا ہے شب غم بری بلا ہے   مجھے کیا برا تھا مرنا اگر ایک بار ہوتا "

اسکابیلاف " کاش کہ تمہین ساتھ لے چلنا ممکن ہوتا - مگر ہائے ممکن نہین - اور اگر پہلے تھا بھی تو اب تو بالکل بھی نہین - خدا غارت کرے ان نہلسٹون کو جنہون نے تمہین اپنے دام تزویر مین پھنسا کر تمہاری عافیت تنگ کر دی - اب تمہاری جان بچ جائے تو سمجھو کہ لاکھون پائے - تمہین [illegible] سے اسی وقت سیدھی ماسکو اپنے چچا کے پاس چلی جاؤ - اپنے کوٹ کی جیب مین دو سو روبل [illegible] پاؤ گی - تمہارے سفر خرچ کو کافی ہون گے - تین بجے گاڑی روانہ ہوتی ہے - مین کل کو [illegible] ہون - اپنی خیریت کا خط مجھے ہر روز لکھتی رہنا - خدا جانے اس دنیا مین پھر ہمارا تمہارا ملنا [illegible] ہوتا ہے یا نہین - یون تو سائین کے سو کھیل ہین - آدمی موت کے منہ مین جا کر بچ نکلتا ہے لیکن اس جنگ سے جیتے بچے لوٹنا ذرا مشکل ہی معلوم ہوتا ہے اگر زندگی ہے تو اسی دنیا مین ملین گے ورنہ فردوس برین مین تو ملاقات

ہو ہی گی":

مس کلیوپیٹرا۔ (زار و قطار رو کر):۔

کشورِ جان پہ خیلِ غم بر سرِ ترکتاز ہے — مجھ سے بچھڑ رہا میرا دلبر جان نواز ہے
ہجر کی رات جان گداز وصل کی بات دل نواز — ایک ہے امرِ واقعی ایک فقط مجاز ہے
ساز کی انتہا ہوئی سوز ہے رو بہ ابتدا — مختصر ایک تھا بہت ایک بہت دراز ہے
کہتے تھے ہمکو ناز نین بنتے تھے خود نیاز مند — جاتے ہو چھوڑ کر ہمین واہ عجب نیاز ہے
دار سے بچ گئی اگر ہجر سے ہو کہان مفر — موت کو ٹالتی عبث جان بہانہ باز ہے
تھام کے دونون ہاتھ سی بیٹھین جگر کو دردمند — میرے غمِ فراق کا قصہ جگر گداز ہے
ٹوٹ پڑے فلک کہین روس کے تاجدار پر — جس کی حکایت ستم شرح سے بے نیاز ہے

ہے یہ قضا کا فیصلہ ہم ہون حوالے زار کو
سنگ سپر ہے طفل ہے کبک سپر و باز ہے

کپتان اسکابیلاف۔ "کلیوپیٹرا کیا میرا دل بالکل ہی توڑ دو گی۔ تمہارا رنج و اضطراب میرا کلیجہ مسوسے لیتا ہے۔ خدا کے لیے اپنے دل کو ڈھارس دو ورنہ ناامیدی مجھے سنبھلنے نہ دیگی اور عزت و آبرو کے جس خیال نے مجھے اتنا بڑا سفر اختیار کرنے پر آمادہ کیا ہے وہ بھی میرا ساتھ چھوڑ دے گا اور اوس وقت زندگی حقیقت مین وبال ہو جاے گی۔ زار کو تم جتنا چاہو برا بھلا کہہ لو ع "جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا"۔ مگر میرے وہ آقا ہین۔ اون مین گو ہزار برائیان ہون پھر بھی وہ شہنشاہ ہین۔

"نہین نگار کو الفت نہ ہو نگار تو ہے — روائی روش و مستیٔ ادا کہیے"
"نہین بہار کو فرصت نہ ہو بہار تو ہے — طراوت چمن و خوبی ہوا کہیے"

مس کلیوپیٹرا۔ "اچھا جاؤ تمہین خدائے پاک کو سونپا۔ مگر اس بات کو خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ تمہارے بغیر میری زندگی کس طرح کٹے گی۔

چو یار رخت سفر بست من چہ کار کنم   وداع عمر کنم یا وداع یار کنم

کپتان اسکابیلاف :۔ "پیاری مجھے اور تمہیں دونوں کو صبر و استقلال سے کام لینا چاہیئے۔ عشق و عاشقی ہنسی کھیل نہیں۔ اس میں ہزاروں مصیبتیں جھیلنی پڑتی ہیں کسی نے سچ کہا ہے:۔

بلاست یکہ سوارے ستادہ در صف عشق   کسیست مرد کہ آہنگ آن سوار کند
محیط دائرہ آنکس بہ سر تواند برد   کہ پائے جہد چو پرکار راستوار کند
نہ عاشقست کسے کز ملامت اندیشد   کہ ہر کہ مے طلبد صبر بر خمار کند
نہ رستم است کسے کز مصاف روئین تن   سپر بیفگند و ترک کار زار کند
نہ عاشقست چو بلبل کسے بہ صورت گل   کہ احتراز ز گلچین و زخم خار کند

(قاآنی)

دونوں رخصت ہوتے ہیں کپتان اسکابیلاف کے چلے جانے کے بعد کلیو پیٹرا اپنے دل سے اس طرح باتیں کرتی ہے:۔

"زندگانی کا مزا جاتا رہا اس سے تو مرنا بہتر ہے۔ اونھوں نے کہا ہے کہ میرا اون کے ساتھ جانا ممکن نہیں۔ مگر ایک عورت کی محبت ناممکن کو ممکن ثابت کر دکھائے گی۔ میں گھر جا کر مردانہ بھیس ایسا بدلتی ہوں کہ خود وہ مجھے پہچان نہ سکیں اور اونھیں کے پاس کل صبح جا کر نوکر ہو جاتی ہوں۔ پھر تو ساتھ لے چلیں گے۔"

نواں سین

قلعہ پورٹ آرتھر

اقبال خاں اور مظفر خاں فصیل قلعہ کے قریب باتیں کرتے ہوئے ٹہل رہے ہیں۔

اقبال خاں :۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:۔

ہنگامہ گرم ہستی ناپائدار کا	چشمک ہے برق کی کہ تبسم شرار کا

آسمان کو بھی رنگ بدلتے کچھ دیر نہین لگتی۔ ابھی کل کا ذکر ہے کہ ہمارے آقائے نامدار امیرالبحر کراخاف کے مقدر کا ستارہ جلال و اقبال کے آسمان پر چمکتا ہوا نظر آتا تھا زار کو اون پر پورا اعتماد تھا اون کے مشورہ کے بغیر مشرق اقصی کے معاملات طے نہ ہوتے تھے سیاہ وسفید کے مالک تھے۔ یا آج وہی کراخاف ہین کہ مورد عتاب شاہی ہونے کی وجہ سے اونہین کوئی پوچھتا تک نہین۔

کس نمی پرسد کہ بھیا کون ہو	تین ہو یا ڈیڑھ ہو یا پون ہو"

مظفر خان "زار کا عتاب بھی تو بجا ہے۔ کراخاف ہی کی بدولت اس وقت تک دولت روس کے جنگی کارنامون مین بہ قدر پانچ شکستون کے اضافہ ہو چکا ہے اس پر بھی اگر اوسے بدستور امیرالبحر اور سپہ سالار افواج رہنے دیا جاتا تو اس کے یہ معنی تھے کہ گویا زار اپنے نظام سلطنت کے مشرقی عضو کو خود اپنے ہاتھ سے کاٹ ڈالے۔ اچھا ہوا تم نے اوسکی اور مین نے اوس کے ایڈیکانگ کی نوکری چھوڑ دی اور یہین کمسریٹ مین بھرتی ہوگئے ورنہ خدا جانے کہان کہان مارے مارے پھرتے"۔

اقبال خان "یہ نیا امیرالبحر مکاراف جس نے آج پہونچ کر باقی ماندہ بیڑے کا جایزہ لیا ہے نہایت بہادر اور آزمودہ کار افسر سنا جاتا ہے۔ عجب نہین جو اس کی کوشش وتدبیر سے روسیون کی سسکتی ہوئی بحری قوت مین جان پڑ جائے۔ ادھر کروپٹکن سپہ سالار ہوکر آتا ہے جو فن سپہ گری مین یکتائے روزگار تسلیم کیا گیا ہے"۔

مظفر خان "بھائی جان ایک آدھ کی لیاقت اور شجاعت سے کیا ہوتا ہے جس دماغ مین گوبر بھرا ہوا ہو اوس مین فاسفورس کی ایک چنگاری ہوئی تو کیا اور نہ ہوئی تو کیا یہان تو الا ماشاء اللہ آوے کا آوا بگڑا ہوا ہے۔ افسر کاہل۔ عیش پرست۔ متکبر اور بددیانت ہین اور سپاہی اگرچہ بہادر ہین لیکن ایسے کندہ ناتراش اور جاہل کہ اگر کسی کاسک سے یہ سوال کیا

جائے کہ عقل بڑی یا بھینس تو وہ بیس بسوے بھینس ہی کو بڑا بتائے گا۔ برخلاف اس کے جاپانیون کو دیکھو کہ اون کے افسر اور سپاہی سب لکھے پڑھے ہوشمند و معاملہ فہم چست و چالاک۔ جفاکش اور سادگی پسند اور قوم کے پسینے کی جگہ خون بہانے والے ہین۔ ایسے دشمنون سے روسی کس طرح عہدہ برا ہو سکتے ہین سمجھے تو مکاراف اور کروپٹکن کا انجام بھی اچھا نہین نظر آتا۔"

اقبال خان ۔" روسی افسرون پر خائن اور غیر متدین ہونے کا جو الزام تم نے لگایا ہے اوس سے تو مجھے بھی سراسر اتفاق ہے۔ ابھی کل ہی کا ذکر ہے کہ سینٹ پیٹرسبرگ کے صدر محکمہ رسد رسانی سے پورٹ آرتھر کی فوج کے لئے شکر کی ایک ہزار بوریان آئی تھین ایک بوری کو جو کھول کر دیکھا گیا تو پوری ریت سے بھری ہوئی تھی۔ تب تو سب بوریان کھولی گئین۔ صرف اڑھائی سو مین شکر تھی۔ باقی ساڑھے سات سو مین وہی خاک دھول۔"

مظفر خان ۔" لاحول ولا قوۃ۔ کیا انتظام ہے۔ زار سنے گا تو سر پیٹ لے گا۔"

جہان یہ دونون کھڑے ہوئے ہین وہان سے کچھ دور پر ایک شل کا گولا گرتا ہے اور بڑی زور سے پھٹتا ہے

اقبال خان ۔" جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو۔"

مظفر خان ۔" یار بال بال بچے۔ گولا اگر ذرا اور ادھر گرتا تو ہم دونون کے پرخچے اڑ جاتے۔ مگر یہ آسمانی بلا نازل کدھر سے ہوئی؟"

اقبال خان ۔" جاپانی بیڑے کا گولا معلوم ہوتا ہے۔ ظالمون کا نشانہ کیسا ٹھیک بیٹھتا ہے۔ اس وقت پانچ چھ میل سے ادھر نہ ہون گے۔ اوس پہ یہ قیامت ہے۔ اگر کہین پاس آجائین تو بھرکس ہی نکال دین۔"

مظفر خان ۔" ہمارا بیڑا کب تک بندرگاہ مین چھپا ہوا کنی کاٹا کرے گا۔ باہر کھلے سمندر مین جاکر غنیم سے مردانہ وار مقابلہ کیون نہین کرتا۔ اجی یا تو مارو یا مارے جاؤ جنگ مین دو ہی باتین ہوا کرتی ہین۔ یہ کیا کہ کہلائین تو خان بہادر اور کام کرین بی ننھی جان کا سا۔"

اقبال خان ۔" امیر البحر مکاراف جنگ کا نقشہ بدل دے گا۔ وہ آیا ہی اسی

لئے ہے۔ مگر تم نے اس مکار اف کے متعلق کچھ اور بھی سنا ؟"

مظفر خان ۔" وہ کیا ؟"

اقبال خان ۔" ایک روسی افسر کے ساتھ جس کی رسائی طبقہ اعلےٰ کے لوگون تک ہے مین نے یارانہ گانٹھ لیا ہے۔ وہ بیچارہ بھی مجھ سے بہت محبت اور عنایت کے ساتھ پیش آتا ہے۔ اور اوس کی بدولت مجھے ایسی ایسی باتین معلوم ہوتی رہتی ہین۔ جن کی ہوا تک بیرونی دنیا کو لگنے نہین پائی۔ اوسی نے مجھے ایک عجیب وغریب حکایت سنائی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عوام اہل روس تو اوہام باطلہ جہالت کے نشہ مین سرشار ہین ہی لیکن اعضائے حکومت بھی ان کی اس اوہام پرستی سے اپنا مطلب عجب عجب طریقون سے نکال لیتے ہین۔"

مظفر خان ۔" اس تمہید کا سلسلہ کب ختم ہوگا۔ اصل مطلب پر بھی آؤ گے یا نہین"

اقبال خان ۔" روس و روم مین جو آخری جنگ ہوئی ہے اوس مین پلونا کے محاصرہ کے وقت غازی عثمان پاشا اور روسی جرنیل سکابیلاف کی معرکہ آرائیون کا حال تو تمہین معلوم ہو ہی گا ؟

مظفر خان ۔" اچھی طرح سے۔ مگر اس کو اس موجودہ جنگ سے کیا تعلق ؟"

اقبال خان ۔" سن تو لو۔ اعتراض پھر کرنا۔ اس بیچارے اسکابیلاف کا جو حشر ہوا وہ عالم آشکار ہے۔ لیکن روس کے عوام الناس اس وہم مین مبتلا ہین کہ اسکابیلاف مرا نہین بلکہ قید ہے۔ چونکہ اوس نے زار سے پہلے یہ درخواست کی تھی کہ مجھے انگلستان پر حملہ آور ہونے کی اجازت دی جائے اور پھر جرمنی سے جنگ کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی اور جب یہ دونون درخواستین نامنظور ہوئین تو وہ ٹرکی سے جا بھڑا جس کی وجہ سے لاکھون روسی مارے گئے لہذا زار نے ناخوش ہو کر اوسے قید کر دیا اور کہا کہ تو اوس وقت تک قید رہے گا جب تک تجھے جاپانی زبان نہ آئے گی۔ اور جاپانی زبان تجھے اوس وقت تک نہ آئے گی جب تک مین جاپان سے اعلان جنگ نہ کرون گا۔ چنانچہ اب سکابیلاف رہا کر دیا گیا ہے اور وہ بہت

بڑا لشکر لے کر مشرق الاقصیٰ کی طرف جاتا ہے۔ جہان پہونچتے ہی وہ لوکیو کی اینٹ سے اینٹ بجا دے گا"

مظفر خان "عجیب وہم ہے۔ مگر یہ لوگ اسکا بیلاف کسے سمجھے بیٹھے ہین"

اقبال خان "امیر البحر مکاراف کو۔ اور کسے ؟ اوسمزا یہ ہے کہ اراکین دولت اپنی حکمت عملی کا سب سے بڑا یہ ناز اس بات کو سمجھتے ہین کہ اس قسم کے توہمات لوگون کے دلون مین اور زیادہ راسخ کئے جائین۔ چنانچہ کچھ عرصہ ہوتا ہے کہ وزیر صیغہ داخلہ نے ایک پادری کو جس کا نام اتھینیئس ہے بلا کر فہمایش کی کہ لوگون مین جن کو اس جنگ سے کوئی ہمدردی نہین اور جو متواتر شکستون کی خبرین سن کر اور بھی زیادہ بددل ہوتے جاتے ہین۔ مذہبی اوہام کی مدد سے مصنوعی جوش پیدا کیا جائے۔

"پادری صاحب تو سلطنت سے اسی کام کی تنخواہ پاتے ہین اونھون نے ممبر پر چڑھکر یہ وعظ کرنا شروع کیا کہ اے اوس بڑے باپ کے بیٹو جو آسمان پر ہے اور جس نے اپنی رحیمی کریمی سے تمھین اس زمین پر ایک چھوٹا باپ[1] عنایت کیا ہے جو عدل مشکل اور رحم مجسّم ہے۔ سمجھ لو تم اس بات کو اچھی طرح سے کہ قریب آگیا ہے زمانہ سفید زار کے پہلے دشمنون کی تباہی اور بربادی کا اور کچھ شک نہ لاؤ تم بیچ اس بات کے کہ خداوند یسوع مسیح کے فضل و کرم سے شکست دے گا جاپان کو روس اسی طرح جس طرح فرعون کو پست کیا تھا بنی اسرائیل نے۔ اے اوس بڑے گڈریے کے بے شمار گلے کی بھیڑ جس کا وطن ہے آسمان پر۔ اور جس نے کی ہے سپرد خدمت اپنی اوپر۔ روئے زمین کر اس ضعیف البنیان سراپا عصیان اور ہیچمدان چوپان کو جس کا نام ہے اتھینیئس سن لو دل کے کانون کو کھول کر اور یاد رکھو اس پیشین گوئی کو جو مین کرتا ہون آج کے دن کھڑا ہو کر اوپر اس مقدس ممبر کے کہ گذرنے نہ پائین گے تین مہینے جب ظاہر ہوگا بادلون مین سے ایک نقاب پوش سوار

[1] اہل روس حضرت عیسیٰ کو بڑا باپ اور زار روس کو چھوٹا باپ کہتے ہین۔

جو آئے گا کداتا ہوا ایک آگ کے گھوڑے کو اور ہوگا یہ سوار سینٹ جارج جو ڈپٹتا ہوا بڑھا آئے گا طرف مشرق الاقصی کی اور آن کی آن مین کرتا ہوا طے سائبیریا کے جنگلون کو پہونچ جائے گا مشرقی سمندر کے ساحل پر۔ پھر یہ گھوڑا جس کے نتھنون مین سے نکلتے ہوئے ہون گے آگ کے شعلے ٹاپین مار مار کر پیدا کر دے گا زمین مین ایک بہت بڑا غار جس مین سما جائے گا جاپان کے سمندر کا آدھا پانی اور اپنے نتھنون سے آگ برسا کر خشک کر دیگا باقی آدھے پانی کو جس سے ہو جائے گا ظاہر بیچ جاپان اور کوریا کے ایک بیابان جس مین سے گذرے گی وہ فوج ہمارے چھوٹے باپ کی جس نے بہادئے ہونگے خون کے نالے مار مار کر ان بے حیا ملعون جاپانیون کو۔ اور وہ پہونچے گی بجاتی ہوئی ڈنکا فتح ونصرت کا بیچ ٹوکیو کے جہان گھٹنون کے بل گر پڑے گا اپنے تخت نکبت سے وہ بندۂ حرص جسے کہتے ہین مکاڈو جو گڑگڑا کر کرے گا درخواست صلح کی ساتھ ایسی شرطون کے جن سے کرکری ہو جائے گی اوسکی شیخی اور ٹوٹ جائے گا اوس کا غرور جو سمایا ہوا ہے بیچ اوس کے کاسۂ سر کے۔ پس اے میرے بچو شکر بجا لاؤ اپنے اوس باپ کا جو ہے اوپر آسمان کے بابت اس تسلی دینے والی سچی پیشین گوئی کے جس کا القا ہوا ہے اوپر دل اس احقر کے اور جس کو سنا ہی آج کے دن تمہارے کانون نے۔"

مظفر خان ۔" کیا مزے کا وعظ ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی پرانے فیشن کا متعصب مولوی گل افشانی کر رہا ہے۔ خیر اسکا بیلاف ہو یا مکاراف دیکھنا یہ ہے کہ اب اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔"

اقبال خان ۔" دیکھ لینا آج کل مین کوئی نہ کوئی قطعی بحری لڑائی ضرور ہو گی جاپانیون نے بندر کا منھ بند کرنے کی کوشش کی تھی چنانچہ اونھون نے کئی تجارت اور باربرداری کے جہاز وہانہ کے قریب غرق کر بھی دئے لیکن پوری کامیابی نہ ہوئی۔ ایک جہاز کے نکلنے کا رستہ پھر بھی رہ گیا اور جہان ایک نکلا وہان سب نکل سکتے ہین۔ اب سوائے

اس سے کہ وہ بندر کا محاصرہ کئے رہین اون کے لیے اور کوئی چارہ نہین۔ مگر مکار اف محصور ہونا پسند نہین کرتا۔ وہ ضرور کھلے سمندر مین جاکر جاپانی بیڑے سے مقابلہ کرے گا۔ مگر یار میری وہ فرمایش بھی پوری کی ؟"

مظفر خان "کونسی فرمایش ؟"

اقبال خان "سبحان اللہ !! اب آپ ایسے خالی الذہن ہو گئے۔ ارے بھئی مین نے تم سے پرسون شام کے وقت کیا کہا تھا"

مظفر خان "اخاہ۔ پورٹ آرتھر پر کوئی نظم ؟"

اقبال خان "جی ہان۔ اور پھڑکتی ہوئی"

مظفر خان "کچھ تمہارے جیسا شاعر غرّا تو ہون نہین کہ پھڑکتی ہوئی نظمین لکھون۔ اور غالب و صائب کی روح کو وجد مین لاؤن۔ الٹی سیدہی تک بندی کر لیا کرتا ہون اور وہ بھی تم جیسے اغماض کیش احباب کی ضیافت طبع کے لیے ورنہ مین کیا اور میری شاعری کیا۔ اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ آزردن دل دوستان جہل است وکفارہ یمین سہل، تو واللہ تمہاری فرمایش کبھی پوری نہ ہوتی"

اقبال خان "چلوان چونچلون کو چھوڑو۔ اس حسن طلب کا جادو مجھہ پر نہ چلے گا ان باتون سے چاہو کہ مین تمہاری تعریف زبان سے کرون تو بس معاف رکھئے۔ لو اب زیادہ دق مت کرو۔ سناؤ"

مظفر خان "چند شعر کہے تھے۔ اس قابل نہین کہ تمہین سنائے جائین لیکن تم نہ مانو گے۔ اچھا سنو"

(جیب سے کاغذ نکال کر پڑہتا ہے۔)

نشیمن کیون نہ ہو پورٹ آرتھر سلطان خاور کا	دوبالا مرتبہ اس سے ہوا اورنگ و افسر کا
حصار و حصن یون تو ہون گے دنیا مین ہزارون ہی	مگر ممکن نہین ہو کوئی ان مین اس کی ٹکر کا

بنایا اس نے نقش طاق نسیان حیل طارق کو — فسانہ اس نے باطل کر دیا سد سکندر کا
فلک سے ہم سخن دیکھا ہے ہم نے اس کی برجون کو — فقط قصہ سنا ہے بارۂ الوند و خیبر کا
نہین شک اس مین یہ کنجی ہے مشرق کی سمندر کی — نہین شک اس مین تو دروازہ ہے ایوان خاور کا
قضا کی طرح مبرم ہے بقا کی طرح متقن ہے — گڑا ہے ساحل تدبیر پہ جھنڈا مقدر کا
تیری نوجون کو دیکھے رشک سے حسرت سے ارمان سے — اگر لے جائزہ سلطان خاور اپنے لشکر کا
دہوئین سے اور چمک سے اور گرج سے تیری توپون کے — اڑا ہے آسمان پر رنگ ابر و برق و تندر کا
بہے ہین تیری دیوارون کے نیچے خون کے وہ دریا — کہ ہم کو بحر اصفر پہ گمان ہے بحر احمر کا
بنے گا جس شہنشہ کی انگوٹھی کا نگینہ تو — وہی فرمان روا مشرق مین ہوگا بحر اور بر کا
کوئی ایسا بھی ہوگا گردن افرازان عالم مین — کہ جو کشتہ نہ ہو تیری ادائے ناز پرور کا
کبھی چھوڑا ہے خاقان کو کبھی چھیڑا ہی سلطان کو — کبھی چھینا ہے دل تو نے مکاڈو اور قیصر کا

لگا ہے تیرے ہاتھون زخم جو چین اور جاپان کو
لگایا چاہتا ہے روس کو بھی کیا وہی چرکا

دسوان سین

علم بردار جہاز پٹراپاولاسک - امیر البحر مکاراف اپنے اشاف سے :-

اعلیحضرت زار نے مجھ کو اس بیڑے کی دی ہی کمان — ہے یہ نہایت اون کی عنایت ہی یہ بڑا اون کا احسان
اپنی غفلت و سستی سے دشمن کی عجلت و چستی سے — ہین ملاح اور افسر جتنے اون کو ہو گئے ہونگے کان
ضایع یا بیکار ہوئے ہین گرچہ جہاز اپنے سات آٹھ — دشمن کا بھی ہم سے مگر کچھ کم نہ ہوا ہوگا نقصان
جیت اور ہار تو قسمت سے ہی لیکن کیا اوس قوم کو غم — جس کے بازون مین ہو قوت اور ہو دل مین اطمینان
وہ ہے بہادر جس نے مصائب مین بھی نہ چھوڑا استقلال — وہ ہے سپاہی جس کے شکستون مین بھی نہ جاتے ہون اوسان
مردی و نامردی مین حایل ایک قدم کا فاصلہ ہے — جیوٹ مار کے مرد ہین اور بزدل دیتے ہین مفت مین جان

ہم پہ قلعہ کے نیچے آکر وار لگانا ہے دشوار
شیر کے بھٹ کے اندر گھس کر شیر سے لڑنا ہے آسان

لیکن بندر مین چھپ رہنا ہم لوگون کے لئے ہے عار
بزدل ہین جو کمین گہ ڈھونڈین ہے مردون کے لیے میدان

اب تک جتنی دی ہین شکستین ہم کو حریف نے دہوکے سے
آج کرین گے اون کی تلافی دل کا نکالین گے ارمان

مین سمجھون گا گویا مجھ کو میری مان نے جنا ہی نہین
صفحۂ ہستی سے نہ مٹا دون دشمن کا گر نام و نشان

دشمن کے بیڑے کا دہوان ہے پیچ بہ پیچ خم در خم
وہ نظر آتا ہے جو افق پر ہم کو حلقۂ موج دخان

گھیر لو چل کر اس بیڑے کو بچنے نہ پائے ایک جہاز
مار کے توپین سب کو ڈبو دو ایک کو بھی تم دو نہ امان

بحر کی تہ مین آج ٹھکانا ہوگا تیری جہازون کا
فیصلہ آج کرین گے روسی تیری مقدر کا جاپان

ایک افسر"بجا ارشاد ہوا ۔ پچھلی لگاتار شکستون کے خیال سے جگر خون ہو ہو جاتا ہے جناب کی ہمت عالی نے بیڑے مین ایک نئی روح پہونک دی ہے اور ہر ایک افسر اور ملاح کی یہی آرزو ہے کہ آج جاپانی بیڑے کو تباہ کر کے اپنے آقا اور دنیا کے سامنے سرخروئی حاصل کرے لیکن احتیاط ہر حالت مین مقدم ہے ۔ ایک جاسوس نے آج صبح سویرے ہی آکر خبر دی تھی کہ ایک نارپیڈو کشتی جو وضع سے جاپانی معلوم ہوتی تھی بندر کے دہانے سے کچھ دور پر گشت لگائی ہوئی پائی گئی عجب نہین کہ یہ کشتی ہماری راہ مین کانٹے بو گئی ہو یعنی بھک سے اڑجانے والے مادہ کی کچھ مشینین سمندر مین ڈال گئی ہو ۔ لہذا مناسب ہوگا کہ پہلے طلایہ کی کشتیان بھیج کر ایک دفعہ اور رستہ صاف کرا لیا جائے"

امیر البحر" اونہہ ! آپ لوگون کے پیش نظر تو ہر وقت خطرات و وساوس ہی رہتے ہین ۔ انہین احتیاطون اور خدشون سے تو نوبت یہان تک پہونچی ۔ موت سے اگر اتنا ڈرنا ہو تو گھر ہی مین کیون نہ بیٹھے رہین ۔ میدان مین جاکر لڑنے کی کیا ضرورت ہے غنیم اب قریب ہے ۔ ہم اوسے تھوڑی دیر مین جالین گے"

حکم دیتا ہے کہ بیڑا بڑھایا جائے ۔ علم بردار جہاز سب کے آگے ہو لیتا ہے اور بندر سے نکل کر کل

جہاز صف آرا ہو کر جاپانی بیڑے کی طرف بڑھتے ہین۔ جس کے موجود ہونے کی خبر دھوئین کی ایک زنجیر افق کے کنارے پر دے رہی ہے۔ تین میل کے تعاقب کے بعد بھی جب افق پر سوا ملکے سے دھوئین کے اور کچھ نظر نہین آتا تو امیر البحر کہتا ہے:-

"آخر بھگوڑے ہین نہ؟ ہمین دیکھا اور بھاگ نکلے۔ مین پہلے ہی جانتا تھا کہ کھلے سمندر مین ہم سے مقابلہ کرنے کی ہمت جاپانیون کو نہین ہو سکتی۔ ہمارے اژدہا پیکر بیڑے کو بڑھتے ہوئے دیکھا اور ان کی روح فنا ہوئی۔ خیر اب کہان تک تعاقب کیا جائے۔ بہتر ہوگا کہ واپس چلے چلین۔ معلوم ہوتا ہے کہ آج ان کی قضا نہین۔ پھر کسی دن دیکھا جائے گا۔"

بیڑے کی واپسی کا حکم دیتا ہے۔ علم بردار جہاز آگے آگے اور باقی سب جہاز پیچھے پیچھے بندر کی طرف روانہ ہوتے ہین۔ جب بندر کے قریب پہونچتے ہین تو سمندر مین دفعتہً ایک بہت بڑا دھماکا ہوتا ہے۔ بھک سے اڑ جانے والے مادہ کی ایک مشین پھٹتی ہے اور علم بردار جہاز امیر البحر مکاراف اور ۵۵۰ افسرون اور ملاحون کو لیے ہوئے سمندر مین غرق ہو جاتا ہے۔

———— ✽ ————

تیسرا ایکٹ

پہلا سین

دریاے یالو کا شمالی کنارہ - روسی فوج کا کیمپ -

لفٹنٹ ادکیو ایک چینی کسان کے بھیس مین دو مرغیان اور کچھ انڈے لیے ہوے سر شام کیمپ مین داخل ہوتا ہے -

ایک سنتری " ابے کدھر جاتا ہے - ٹھہر جا وہین "

سنتری - (چینی زبان نہ سمجھ کر) "کیا آئین بائین شائین بک رہا ہے - انسانون کی سی بولی بول"

اوکیو (اپنی دھن مین) "مرغی لے لو انڈے لے لو"

سنتری - (ایک کاسک سے جو پاس سے گذر رہا ہے) "بھائی صاحب معلوم ہوتا ہی کہ یہ گنوار مرغیان اور انڈے بیچنا چاہتا ہے اسے ذرا کپتان کراوڈسکی کے ڈیرے تک لے جایئے کپتان صاحب کا بٹلر چینی زبان جانتا ہے - اوس سے اس کی بات معلوم ہو جاے گی"

کاسک اوکیو کو اپنے ساتھ لے لیتا ہے اور کچھ دور جا کر کہتا ہے :-

"یہ انڈے تو لا میرے حوالے کر دے"

اتنا کہہ کر اوکیو کی جھولی سے زبردستی انڈے نکال لیتا ہے اور جب اوکیو دام مانگنے کے لیے کچھ منھ سے کہتا ہے اور کچھ کاسک کی جیب کی طرف اشارہ کرتا ہے تو کاسک اوس کا ایما سمجھ کر کہتا ہے :-

"چہ خوش !! اب ان چینی نفرون کو جنھین خداوند یسوع مسیح نے ہمارے چھوٹے باپ کے سپاہیون کے بوٹ کے تسمے باندھنے کے لیے پیدا کیا ہے یہ حوصلہ ہو چلا کہ لگے ہم سے دام مانگنے - اگر ہمین چیزون کے دام ہی دینے ہوتے تو اپنا وطن چھوڑ کر اور چھ سات ہزار کوس کی کڑی منزلین طے کر کے یہان کیون آتے اسکے یہی دام کیا کم ہین کہ میرے بوٹ کی ٹھوکر تیری پہلی پسلی کو اپنی ملاقات کی عزت بخشتی ہے"

یہ کہہ کر کاسک اوکیو کے دونین لاتین رسید کرتا ہے - اور آخر کپتان کراوڈسکی کے بٹلر کے سپرد کر کے چل دیتا ہے -

بٹلر "بھلے آدمی کیا چاہتا ہے ؟"

اوکیو "حضور مین پاس کے گاؤن مین رہتا ہون - پانچ بچون کا باپ ہون"

بٹلر (بات کاٹ کر) "زیادہ سے زیادہ تیری عمر بیس اکیس سال معلوم ہوتی ہے - یہ پانچ بچون کا باپ تو کہان سے ہو گیا ؟"

اوکیو ” حضور کا قیاس درست ہے مجھے اس وقت بائیسوان سال ہے۔ میری شادی پندرہ سال کی عمر مین ہوئی تھی۔ لیکن میری جورو ہر سال ایک بچہ دیتی ہے۔“

بٹلر ” جورو کیا ہے مشین ہے۔ مگر ہان اصل مطلب تو بیان کر۔“

اوکیو ” حضور جاپانیون کی کچھ مسلح جمعیت ہمارے گاؤن مین آئی اور رسد جمع کرنے کے بہانے سے جتنا اناج اور جتنی کھانے پینے کی چیزین تھین اور جتنا گھاس چارہ ہمارے گاؤن مین موجود تھا۔ سب لوٹ کر لے گئی اور روپیہ پیسہ بھی جس قدر تھا وہ بھی ان ناخداترس ظالمون کے ہاتھون نہ بچا۔“

بٹلر ” ابے کیون جھوٹ بکتا ہے۔ جاپانی تو ندی کے اوس پار ہین۔ ادہر کب آئے اور کیسے آئے۔ اس کے علاوہ ہمارے ڈر سے وہ اس پار آہی کب سکتے تھے۔“

اوکیو ” حضور مین کیون جھوٹ بولنے لگا جاپانیون نے شام کے وقت ہمارے گاؤن پر چھاپہ مارا۔ کوئی تین سو آدمی تھے۔ اناج اور گھاس چارہ لے کر پھر ڈونگون مین دریا پار اُتر گئے۔ اون کے لشکر مین پندرہ ہزار آدمی ہین۔“

بٹلر ” یہ تجھے کیون کر معلوم ہوا ؟“

اوکیو ” ہمارے گاؤن کے لمبردار نے ایک جاپانی سپاہی کی بہت خاطر مدارات کی تھی۔ باتون باتون مین اوس نے کہا کہ ہمارے لشکر مین پندرہ ہزار سوار اور پیادے ہین۔“

بٹلر ” اچھا یہ تو بتا کہ تو آیا کیون ؟“

اوکیو ” حضور مین نے عرض کیا نہ کہ جاپانیون نے ہمین ایسا لوٹا کہ کچھ نہ چھوڑا۔ میرے گھر مین خدا کا دیا سب کچھ تھا۔ لیکن اب چراغ لیکر ڈھونڈ ہون تو بھونی بھانگ تک نہ پاؤن۔ یہ دو مرغیان دڑبے مین بند تھین جو اون لیٹرون کے ہاتھ سے بچ رہین۔ یہان لایا ہون۔ سرکار خرید لین تاکہ مجھ غریب کے بال بچون کے لئے کچھ دال دلیے کا سامان ہوجائے اور ہم سب آپ کے جان و مال کو دعا دین۔“

بٹلر ۔ "اچھا تم گھبراؤ مت۔ تمہارا بدلہ ہم ان پاجیوں سے ایسا لین گے کہ وہ بھی یاد ہی کرین گے۔ کشتون کے پشتے نہ لگا دیئے ہون تو نام نہین۔ ان مرغیون کا کیا لو گے؟"

اوکیو ۔ "جو حضور دے دین"

بٹلر جیب سے کچھ پیسے نکال کر دیتا ہے اور اوکیو سلام کر کے کہتا ہے:۔

"حضور ایک عرض میری اور ہے"

بٹلر ۔ "وہ کیا؟"

اوکیو ۔ "اندھیرا بہت ہو گیا ہے اور میرا گاؤن یہان سے پانچ کوس ہے۔ بیچ مین ایک گہرا نالا پڑتا ہے اور اوس پار ایک قبرستان ہے جہان سے سورج ڈوبتے ہی بھوت پریت نکلنے شروع ہو جاتے ہین اور اکا دکا مسافر پاتے ہین تو اوسے گھیر لیتے ہین۔ حضور کا حکم ہو تو مین یہین پڑ رہون۔ صبح سویرے ہی چلا جاؤن گا"

بٹلر ۔ "تیرا نام کیا ہے؟"

اوکیو ۔ "غلام کو لی ہنگ چنگ کہتے ہین"

بٹلر ۔ "اچھا لی ہنگ چنگ اس قنات کے پاس پڑ رہو۔ صبح چلے جانا۔ لیکن خبردار جو یہان سے اوٹھ کر کہین جانے کا قصد کیا۔ جاسوسی کے شبہ مین دھر لیے جاؤ گے"۔

یہ کہہ کر چلا جاتا ہے۔ کچھ دیر کے بعد خیمہ کے اندر سے باتون کی آواز سنائی دیتی ہے اور اوکیو ہمہ تن گوش ہو کر سننے لگتا ہے۔

پہلی آواز ۔ "مین اگرچہ کراخاف کا مخالف ہون اور وہ مجھے اندھیرے اُجالے مل جائے تو ایسے گھونسے رسید کیے ہون کہ بچہ کو چھٹی کا دودھ یاد آجائے۔ کیون کہ اوس بے حیا نے مجھے صدمہ ہی ایسا پہونچایا ہے لیکن پھر بھی کروپٹکن کے مقابلہ مین مین اوسے بدرجہا لائق سمجھتا ہون۔ کروپٹکن تو نرا گاؤدی نکلا۔ کیسا اندھیر ہے کہ ہماری فوجین یالو کے جنوبی کنارہ پر ڈیرے ڈالے پڑی ہون اور اس لحاظ سے گویا اس بات کا ثبوت دے رہی ہون کہ ہم کوریا

پر مسلط و متصرف ہین لیکن جانگمو مین جو ہمارے سوڈیڑھ سو آدمی مارے جائین تو سپہ سالار کا یہ حکم پہونچے کہ دریا کے اس پار اتر آؤ - جاپانیون کو اب اس بات کا غرّہ ہو گا کہ ہم اون سے ڈر کر پسپا ہو گئے اور کوریا سے خود بہ خود دست کش ہو گئے ۔"

دوسری آواز ۔" یار کراوڈسکی تم نے نئے سپہ سالار کی نسبت رائے قایم کرنے مین ذرا جلدبازی سے کام لیا ہے - کروپٹکن ایک آخربین شخص ہے - وہ کراخاف کی طرح بیوقوف نہین جس نے جاپان کی فوجی طاقت کا غلط اندازہ لگا کر اوسے کمزور خیال کیا اور ہمین اتنی زکین دلوادین - وہ جانتا ہے کہ جاپان سمندر کا مالک ہونے کی وجہ سے اپنی فوج کو ساحلی مقامات پر ہر طرح کی مدد پہونچا سکتا ہے - لہذا وہ چاہتا ہے کہ روسی فوج پیچھے ہٹتی ہوئی ملک کے اندرونی حصہ مین چلی جائے اور جب جاپانی اس دہوکے مین کہ غنیم خود بہ خود پسپا ہوا چلا جاتا ہے اتنی دور بڑھ آئین کہ اون کا سلسلہ رسد رسانی آسانی کے ساتھ منقطع کیا جا سکے تو اونہین چارون طرف سے گھیر کر تلوار کی باڑھ کے آگے رکھ لے ۔"

کراوڈسکی ۔" اگر ایسا ہے تو پھر یالو کے اس پار مورچے جمانے کی کیا ضرورت تھی - جیسا جنوبی کنارہ ویسا شمالی ۔"

دوسری آواز ۔" کروپٹکن کا خیال تو یہی تھا کہ ہماری فوج مکڈن تک پیچھے ہٹتی ہوئی چلی آئے اور وہان جب پانچ لاکھ جنگی جوانون کا اجتماع ہو چکے تو جاپانیون سے مقابلہ کیا جائے لیکن کراخاف جو سپہ سالاری کے چھن جانے سے کروپٹکن کو اپنا رقیب سمجھے اور اوس پر بے طرح خار کہائے بیٹھا ہے اس کوشش مین ہے کہ کسی طرح اوس کے رقیب کی بدنامی ہو اور چونکہ ابھی تک نائب السلطنۃ وہی ہے لہذا ہاربن مین بیٹھا ہوا جوڑ توڑ کر رہا ہے - یہ اوسی کے چھل بلون کا نتیجہ ہے کہ جرنیل ساسولیچ نے جو اوس کا یار غار ہے آج کی مجلس شوری مین باوجود کروپٹکن کے ایما کے یہ فیصلہ کیا کہ جاپانیون کو یالو پر روکنا چاہیے ۔"

کراوڈسکی ۔" خدا ہمارے ملک کی حالت پر رحم کرے - ان آپس کی نااتفاقیون سے

دشمن کا کام نکل رہا ہے"

دوسری آواز: "لیکن کروپٹکن اور کراخاف کی مخالفت سے قطع نظر بھی کیا جائے تو اس وقت ہمارا پلہ ہر طرح سے بھاری ہے - اس وقت ہماری فوج کی تعداد تیس ہزار ہے - ہمارے مورچوں اور دمدموں اور خندقوں کا موقعہ ایسا ہے کہ غنیم کی تعداد اگر دگنی بھی ہو تو ہم اوسے شکست فاش دے سکتے ہین خصوصًا ایسی حالت مین کہ غنیم کو ہم تک پہونچنے کے لیے دریا عبور کرنا ہوگا - اور دریا عبور کرتے وقت ہماری پچاس توپین اور دس ہزار بندوقین اون پر گولون اور گولیون کا مینھہ برساتی ہون گی - تم نے مجھ سے وہ نقشہ مانگا تھا جس مین توپخانہ کا موقعہ - خندقون کی تعداد اور دوسری ضروری باتین دکھائی گئی ہین - یہ لو لیکن کل صبح جب مین آؤن گا تو مجھے دے دینا - اچھا اب مین جاتا ہون - صبح پھر ملاقات ہوگی - آج رات کی دستک زارہی ہے نہ ؟"

کراوڈسکی - "ہان"

اوکیو - (اپنے دل سے) "اب مجھے بھی چل دینا چاہیئے - اس سے زیادہ جاسوسی اور مین کیا کرسکتا ہون حسن اتفاق سے بہت سی بیش قیمت باتین معلوم ہوگئین - کاشکہ یہ نقشہ مجھے مل جاتا - لیکن اس وقت اس بھیس مین کیمپ کے باہر جانا مشکل ہے کسی طرح اس بٹلر کا ایک سوٹ اڑانا چاہیئے - ایک دفعہ مین لشکر کے حدود تک پہونچ جاؤن پھر صاف نکل جاؤن گا کیونکہ اپنی کمپنی کے چند سپاہیون کو وہان چھوڑتا آیا ہون اور وہ صبح تک میرے منتظر رہین گے"

یہ کہہ کر دبے پاؤن خیمہ کے اندر گھستا ہے - لیکن کپتان کراوڈسکی اوس کی آہٹ سن پاتا ہے اور اٹھ کر سیدھا اس کی طرف آتا ہے - اوکیو جھک کر اوس کی کنپٹی پر ایک گھونسا مارتا ہے جس سے کراوڈسکی بیہوش ہوکر گر پڑتا ہے - اوکیو فورًا اوسکے کپڑے اتار کر خود پہن لیتا ہے اور میز پر سے نقشہ اٹھا کر جیب مین ڈال لیتا ہے - پھر کراوڈسکی کے منہ مین کپڑا ٹھونس کر اور اوسے خیمہ کی ایک چوب سے باندھ کر نکل جاتا ہے

دوسرا سین

دریاے یالو کا جنوبی کنارہ - جاپانی فوج کا کیمپ - افسران فوج کی مجلس شوری -

جرنیل کروکی :-

رود یالو جس کے ساحل پر ہین اب ہم خیمہ زن
ارمغان دیتا ہے جس کو کہکشان چرخ کہن

جس کے اک اک رشحہ مین ہے ریزش اشک سحاب
جس کے اک اک قطرہ مین ہے تابش جرم پرن

حد فاصل ہے یہ اون ملکون کی جن کی واسطے
اس جگہ ہم آئے ہین باندھے ہوئے تیغ وکفن

ہین ہمین لوگون کا حصّہ یہ سہانے مرغزار
شام غربت ہے ہمارے واسطے صبح وطن

اک طرف ہے کوریا اور اک طرف منچوریا
بیچ مین دونون کے ہے دریاے یالو موجزن

جانگجو کا معرکہ تمہید تھی اوس جنگ کی
جس سے تھرّانے کو ہے دشمن کی دل کی طرح رن

گرچہ تھے اوس جنگ مین دشمن کثیر اور ہم قلیل
نشۂ کثرت حریفون کا ہوا لیکن ہرن

قلت وکثرت پہ کب موقوف ہے فتح وشکست
یہ خدا کی دین ہے دے جس کو ربّ والمنن

جانگجو کی فتح کا پہلا نتیجہ یہ ہوا
اس کنارے سے قدم دشمن کے اکھڑے دفعتہً

مورچے جا کر جمائے روس نے دریا کے پار
جم گیا جاپانیون کا رعب دشمن پر معًا

کوریا سے دست کش ہوتا ہے خود گویا غنیم
ہو گی اب منچوریا مین دعوت زاغ وزغن

یہ بھی ثابت کر دیا دنیا پہ ہم نے اس کی ساتھ
عار ہے خورشید خاور کے لیے نبتا پرن

بحر مین جاپان گر روشن ہے سورج کی طرح
ویسے ہی جاپان خشکی پر بھی ہے پرتو فگن

روسیون کو کھینچ کر لائی ہے یالو پر قضا
موجین اون کے پاؤن مین لپٹین گی بن بن کے رسن

پار اتر کر حملہ ہم دشمن پہ کر دین بے درنگ
متفق اس فیصلہ سے آپ ہون گے غالبًا

ایک افسر - سنہ ۱۸۹۴ء مین چینیون پہ حملہ کرتے وقت ہم اسی مقام پر ندی پار اتری

تھے اس سرزمین کا چپہ چپہ ہم نے ناپ رکھا ہے - دریا کا پاٹ اس مقام پر تین میل ہے اور اس کی تین شاخیں ہین - پہلی شاخ پایاب ہے - بیچ والی البتہ گہری ہے لیکن اوس پر ہم پل باندھ چکے ہین - پل باندھتے وقت اگرچہ دشمن نے ہمارے بہت سے جوانون کو توپ اور بندوق کا نشانہ بنایا لیکن جب اوکھلی مین سر دیا تو موسل سے کیا ڈر - تیسری شاخ بھی پایاب ہے ''

دوسرا افسر - مجھے ڈر ہے کہ اس شاخ کو عبور کرتے وقت ہمارا بہت زیادہ نقصان ہوگا - ہم دشمن کے توپخانہ کی زد پر ہونگے -''

پہلا افسر - ''ہوا کرین -

''پھر تے ہین سیل حوادث سے کہین مردون کے منھ شیر سیدھا تیرتا ہے وقت رفتن آب مین''

لفٹننٹ اوکیو داخل ہوتا ہے -

جرنیل کروکی :- ''شکر ہے کہ تم صحیح وسلامت واپس آگئے - کہو کیا خبر لائے''

اوکیو - ''مین تیس میل کا چکر کاٹ کر ایک چینی کسان کے بھیس مین شمال کی طرف سے دشمن کے کیمپ مین داخل ہوا - روسی کیمپ دریا کے مقابل کے کنارہ پر بیس میل کے طول مین پھیلا ہوا ہے - موقعہ کا انتخاب حقیقت مین دشمن نے ایسا کیا ہے کہ اوسے زک دینے کے لیے ہمین جان لڑا دینی ہوگی -

جیب مین سے ایک نقشہ نکالتا ہے اور جرنیل کروکی کو دیتا ہے -

''لیکن سب سے زیادہ بیش قیمت اطلاع جناب کو یہ نقشہ دے گا جس سے روسی کیمپ کے حالات آئینہ کی طرح روشن ہو جاتے ہین ''

جرنیل کروکی - (نقشہ کو دیکھ کر) ''بڑا کام کیا - یہ تمھین ملا کیسے ؟''

اوکیو - ''مین کسان بنا ہوا مرغیان بیچنے کے بہانے سے ایک افسر کے ملازم کے پاس پہونچا اور مرغیان اوس کے ہاتھ بیچ کر اوسے فریب سے اس بات پر راضی کیا

کہ رات مجھے وہین گذارنے کی اجازت دی۔ اجازت دیکر وہ تو کسی کام کو چلا گیا اور مین خیمہ کی قنات سے لگ کر دو افسرون کی باتین سننے لگا جو آنے والی جنگ کے متعلق خیمہ کے اندر گفتگو کر رہے تھے۔ ان کی گفتگو کا لب لباب یہ تھا کہ روسی فوج کی تعداد تیس ہزار ہے۔ توپین اونکے پاس پچاس ہین۔ کروپٹکن جو نیا سپہ سالار ہو کر آیا ہے اوس کا مقصد یہ ہے کہ روسی فوج کو بتدریج پیچھے ہٹاتا ہوا مکڈن تک لے جائے اور وہان پانچ لاکھ فوج کا اجتماع جب تک نہ ہو لے اوس وقت تک کوئی قطعی جنگ ہم سے نہ کرے۔ چنانچہ یہی وجہ تھی کہ روسی فوج نے دریائے یالو کے جنوبی کنارے سے اپنا بوریا بدھنا اوٹھا کر شمالی کنارے پر جا ڈیرے ڈالے۔ لیکن چونکہ روسی نائب السلطنۃ کراخاف اوس کا دشمن ہے اور کسی نہ کسی حیلے سے اوسے بدنام کرنا چاہتا ہے لہذا اوس نے جوڑ توڑ کر کے جرنیل ساسولچ کو جو اوس کا یار غار ہے اس بات پر آمادہ کیا ہے کہ ہمین یالو ہی پر روکے۔ تاکہ اگر روسی ہار جائین تو اس کا الزام کروپٹکن پر تھوپا جائے۔ یہ باتین جب ہو چکین تو ایک افسر یہ نقشہ دوسرے افسر کو جو صاحب خیمہ تھا دے کر چلا گیا اور دستک کا لفظ بھی پوچھتا گیا جو ”زار“ تھا۔ مین اب اس فکر مین ہوا کہ کسی طرح بھیس بدل کر کیمپ سے نکل جانا چاہیئے۔ اس خیال سے مین خیمہ کے اندر دبے پاؤن گھسا ہی تھا کہ صاحب خیمہ سے میری مٹ بھیڑ ہو گئی۔ مین نے ایک مکا مار کر اوسے بیہوش کر دیا اور اوسے خیمہ کی چوب سے باندھ دیا اور اوس کا لباس خود پہن کر اور یہ نقشہ لے کر وہان سے چل دیا۔ اور دستک کی مدد سے بے روک ٹوک دشمن کے کیمپ سے نکل آیا۔“

جرنیل کروکی ”ہماری جمعیت دشمن کی جمعیت سے تقریباً دگنی ہے۔ وہ تیس ہزار ہین تو ہم پچپن ہزار ہین۔ اور توپین بھی ہمارے پاس دگنی ہین۔ اب ہمین فوراً دھاوا کر دینا چاہیئے۔“

دھاوے کا حکم دیتا ہے۔ بگل بجتے ہین فوج پل پر سے گذر کر یالو کی تیسری پایاب شاخ کو

جس مین کمر کمر تک پانی ہے عبور کرتی ہے گولیان برستی ہین۔ توپین گرجتی ہین۔ آسمان کے نیچے گنبد ہک کے دہوئین کا ایک اور آسمان پیدا ہوجاتا ہے۔ بیسیون جاپانی گولیان کھا کھا کر دریا مین گرتے ہین لیکن بڑہے چلے جاتے ہین آخر دریا عبور کرتے ہین اور روسیون پہ جاگرتے ہین۔ گھمسان کی لڑائی ہوتی ہے۔ توپ و تفنگ سے نوبت پستولون اور سنگینون اور تلوارون تک پہونچتی ہے کئی گھنٹے کی لڑائی کے بعد روسی بھاگ نکلتے ہین اور جاپانی جھنڈا یالو کے شمالی کنارے کی گھاٹیون پر لہراتا ہوا نظر آتا ہے۔

تیسرا سین

ٹوکیو۔ بیرن کوموسورا کا مکان۔ ایمی اداسی کے عالم مین سر جھکائے چمن مین ٹہل رہی ہے۔ ایک سہیلی اوس کے ساتھ ہے۔

سہیلی:۔

بہن مین تم پہ واری جاؤن گھنڈی دل کو کھولو تو　　یہ چپ سادہی ہے تم نے کس لئے کچھ منہ سے بولو تو
زبان کوزہ سے ہے مصری کا دہن چشمہ ہے امرت کا　　ذرا گردش زبان کو منہ مین دی کر قند گھولو تو
ہجوم فکر سے صورت تمہاری اتری جاتی ہے　　تکلم کی ترازو مین غبار دل کو تولو تو
ہنسی آتی ہے پھولون کو تمہاری رونی صورت پر　　تبسم سے ذرا تم بھی حقیقت ان کی کھولو تو
مچی ہے ٹوکیو مین دھوم گھر گھر فتح یالو کی　　خوشی کے ان چمکتے موتیون کو تم بھی رولو تو

ایمی:۔

ہم آہنگ تکلم ہے بہن میری خموشی بھی　　میرے درد جگر کی پردہ در ہے پردہ پوشی بھی
کسی کو دے کے دل ہوش و حواس و عقل کھو بیٹھی　　نشان خود فراموشی ہی میری خود فروشی بھی
ملی ہین حسرتین اور آرزوئین خاک مین کیا کیا　　قیامت ڈہارہی ہے آنکھ کی گوہر فروشی بھی
صنم نے نارسائی تو میرے نالون سے سیکھی ہی　　میری زلفون سے لیکن سیکھ لی خانہ بدوشی بھی

اگر قاصد خبر لادے میرا پیارا سلامت ہے   چمن مین آج کے دن آے لطف بادہ نوشی بھی

ایک باندی آتی ہے اور ایمی کو ایک چٹھی دے کر کہتی ہے:۔

"حضور ڈاکیا ابھی ابھی آیا اور یہ چٹھی دیتا گیا۔ ہمارا انعام دلوائیے۔ آج صبح حضور نے لونڈی سے فرمایا تھا کہ اگر آج تو نے میدان جنگ سے آئی ہوئی کوئی چٹھی لادی تو تیرا منہ بھی شکر سے بھر دون گی"

سہیلی:۔

منھ مانگی مراد تم نے پائی   حاصل ہوئی فکر سے رہائی

خط ہے یہ تمہارے او کیو کا   چٹھی ہے یہ کوریا سے آئی

ہے بند لفافہ مین تمہارے   درد دل زار کی دوائی

بدلی ہے ہواے باغ عارض   صورت پہ تمہاری رونق آئی

گذری ہے بہار زعفران کی   اب شکل گلاب نے دکھائی

جلسہ ہمین دو سلامتی کا   کھلواؤ بہن ہمین مٹھائی

ایمی خط کھول کر پڑھتی ہے:۔

کیمپ کیو لین جنگ

یکم مئی سنہ ۱۹۰۴ء

آرام جان من

از خون دل نوشتم نزدیک یار نامہ   انی رائیت دہراً من ہجرک القیامہ

اس مین ذرا بھی مبالغہ نہین۔ یہ خط مین تمہین اپنے خون سے لکھ رہا ہون یعنی دہن زخم سے دوات کا کام لے رہا ہون۔ مگر گھبراؤ مت۔ زخم نہایت خفیف ہے۔ دو تین دن مین مندمل ہو جائے گا۔ گولی بائین بازو کی صرف فصد لیتی ہوئی چلی گئی۔

دیدۂ حقیقت نگر کے لیے تو دنیا اوسی وقت سے اندھیر ہو گئی جب مین اپنا دل تمہارے

پاس امانت رکھ کر میدان کارزار کی طرف روانہ ہوا لیکن چشم ظاہر بین سے بھی آج معرکۂ رستخیز کی تصویر دریائے یالو کے شمالی کنارہ پر کھنچی ہوئی دیکھ لی یعنی اس دریا کے کنارے جو کوریا کو منچوریا سے جدا کرتا ہے ہماری فوج مین اور دشمن کی فوج مین ایک ایسی خونریز اور ہولناک جنگ ہوئی جس کو اگر کسی تمثیلی واقعہ سے تشبیہ دی جاسکتی ہے تو وہ واقعہ قیامت ہے جو مسلمانون کے مذہبی عقاید کا ایک رکن ہے ۔

دشمن کی فوج نے جو شمار مین تیس ہزار تھی) رود یالو کے شمالی کنارہ پر مورچے جما رکھے تھے اور ہم مین اور اُن مین دریا حایل تھا موقعہ کے لحاظ سے دشمن کو ہم پر فوقیت حاصل تھی۔ لیکن اس کی تلافی ہماری فوج کی کثرت تعداد سے ہوگئی۔ کیونکہ ہماری فوج پچپن ہزار تھی اس کے علاوہ ہمارے پاس ایک سو توپین تھین۔ جس مقام پر ہمارا دشمن سے مقابلہ ہوا وہ دریا کی تین شاخون کا مقام اتصال تھا۔ بیچ کی شاخ پر ہم نے پل باندھ لیا ہے ۔ باقی دونون شاخین پایاب تھین۔ دشمن کی طرف والی شاخ کو جس مین کمر کمر پانی ہے آئی کہتے ہین روسیون کی کچھ توپین ایک پہاڑی پر تھین جس کی زد مین دریا ہے ۔ ممکن نہ تھا کہ ان توپون کے ہوتے ہوئے ہم دریا کو عبور کرسکتے ۔ لہذا ضرور ہوا کہ پہلے ان توپون کا منھ بند کیا جائے۔ یکم مئی کو پو پھٹتے ہی دفعتہً ہمارے توپ خانہ کی متفقہ شلک سے زمین مین زلزلہ پڑ گیا اور کانون کے پردے پھٹنے لگے ۔ توپون کے دہوئین کا ایک گھٹا ٹوپ چارون طرف چھا گیا جس مین زنجک کے اڑنے سے آنکھون کے سامنے رہ رہ کر بجلیان کوندتی تھین۔ موت اور تباہی کے قاصد پھٹنے والے گولون کے بھیس مین اوج ہوا پر فراٹے بھرتے ہوئے ندی کے آر پار گذر رہے تھے ۔ ایک گھنٹہ تک یہ ہنگامہ گرم رہا۔ آخر روسی توپین ٹھنڈی پڑ کر خاموش ہوگئین۔ اس وقت صبح کے سات بجے تھے۔ ہماری فوج نے ندی کی پہلی شاخ کو جس مین پنڈلیون پنڈلیون پانی تھا عبور کیا اور بیچ کی دہاری کے پار پل کے ذریعے اتر کر آئی کے عبور کرنے کے لیئے بڑہی۔ اس وقت ہر ایک سپاہی اور افسر کی آنکھون کے سامنے موت کا نقشہ پھر گیا

روسی سپاہیون کی صفین ندی کے اوس پار خندقون کے اندر ہمین اپنا نشانہ بنائے ہوئے بندوقین سر کرنے کے لیئے تیار تھین - لیکن ہم بے جھجکے بلا تحاشا ندی مین گھس پڑے اور بڑہتے ہوئے چلے گئے - جب بیچ مین پہونچے تو دشمن کی صف اول نے ایک باڑ ماری اِس ایک باڑ نے چشم زدن مین بیسیون کا صفایا کر دیا - ہمارے خون سے آئی کا رنگ ارغوانی ہوگیا - ہمارے جوش کی اب کچھ انتہا رہی ہم دیوانہ وار آگے جھپٹتے ہوئے چلے گئے - گولیان مینھ کی طرح برس رہی تھین - توپین رعد کی طرح کڑک رہی تھین اور ہمارے دل مین اپنے بہادر بھائیون کے گولیون سے چھد چھد کر گرنے کا خیال غم و غضب کا طوفان بپا کر رہا تھا - ہم سب کی اس وقت صرف ایک تمنا تھی اور وہ یہ کہ روسیون پر جا گرین اور اون کے ڈھیر لگا دین - تھوڑی دیر مین ہماری تمنا برآئی - ندی کے پار اُتر کر ہم ایک جست مین روسی صفون تک پہونچ گئے اور آپس مین گتھ گئے - بندوقین بیکار ہوگئین - پستولون مین کارتوس بھرنے کا موقع ہاتھ سے جاتا رہا چھرے اور تلوارین سینون مین پیبرنے لگین - غرض وہ گھمسان کا رن پڑا کہ دشمن کی خندقین خون آلودہ لاشون سے بھر گئین - روسی فوج بیس میل تک پھیلی ہوئی چلی گئی تھی لیکن ہم نے اوسے ہر طرف سے ایسا دبایا اور ہمارے حملے ایسے غضبناک تھے کہ اون کے قدم اکھڑ گئے اور وہ بھاگ کھڑے ہوئے -

اس جنگ مین ہمارے پانچ افسر اور ۱۶۰ سپاہی کام آئے ۲۹ افسر ۶۶۰ سپاہی زخمی ہوئے گویا کشتون اور زخمیون کی مجموعی تعداد ۸۶۰ ہوئی - دشمن کے نقصان کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ اون کی ۱۳۶۲ لاشین تو ہم نے دفن کین - پانچ سو زخمی ہمارے شفاخانون مین زیر علاج ہین - ۲۰ افسر اور ۱۳۸ سپاہی ہم نے قید کر لیئے اور ۷۰۰ زخمیون کو روسی اپنے ساتھ لیتے گیے گویا کم از کم ۳۰۰۰ روسی مقتول و مجروح ہوئے - اس کے علاوہ غنیم سے ہم نے ۲۸ توپین بھی چھین لین -

اس طور پر اوس لڑائی کا فیصلہ خدا کے فضل اور شہنشاہ کے اقبال سے ہمارے

حق مین ہوا جو اگرچہ کئی آنے والے معرکون سکے خونریز سلسلہ کی فقط تمہید ہے لیکن دنیا کو جسکی نظرین ایک مدت سے اس پر لگی ہوئی تھین اس نے کچھ کم اچنبھے مین نہین ڈالا -

تمہین یہ سن کر خوشی ہوگی کہ اس معرکہ مین میری ناچیز خدمات کی سپہ سالار نے یہان تک قدر کی کہ مجھے ایک درجہ کی ترقی عطا کی - گویا اب تمہارا اوکیو شہنشاہ کی فوج مین کپتانی کے مرتبہ تک پہونچ گیا ہے - باقی اگر حیات مستعار نے وفا کی تو پھر کبھی -

تمہارا
اوکیو

سہیلی :- "اب دہرا جلسہ دلواؤ - ایک تو اون کی سلامتی جان کا اور ایک کپتانی کی خدمت سے سرفراز کیے جانے کا"

ایمی :- "بڑی خوشی سے"

چوتھا سین

جھیل بیکال کی یخ بستہ سطح - کپتان اسکابیلاف اپنے ملازم پرنس کے ساتھہ ایک بے پہیے کی گاڑی مین جس مین دو گھوڑے جتتے ہوئے ہین سوار جا رہا ہے -

کپتان اسکابیلاف :- "کیا قیامت کی سردی ہے - سمور کا پوستین پہنے ہوئے ہون لیکن سرد ہوا کے جھونکے برف کے تیر بن بن کر اس کے اندر گھسے چلے آتے ہین - دانت سے دانت بج رہے ہین - شراب بھی بوتل مین یخ ہو رہی ہے -

سردی سے استخوان مین ہوا مغز منجمد
شاید ہم آگئے کرۂ زمہریر مین
ڈوبی ہوئی ہے برف مین آفاق کی ہوا
گرمی نہین ہے نام کو مہر منیر مین
بجتے ہین دانت سن ہوئے جاتے ہین ہاتھ پاؤن
اہل سماع محو ہین اس بم و زیر مین
وہ شعلہ بھی تو منقل مینا مین سرد ہے
جو پھونکتا ہے روح جوان اور پیر مین
خون جس سے آکے جوش مین اب وہ اثر نہین
وسکی مین وا ڈکا[1] مین کلیرٹ مین بیر مین"

[1] ایک قسم کی شراب جسے اہل روس آلو یا جو سے کھینچتے ہین اور برانڈی کی جگہ استعمال کرتے ہین -

پرنس :- "حضور جھیل کے مغربی کنارے تک تو ہم آرام سے آئے - ریل کا سفر تھا اوراوس مین ہر طرح کی آسایش کا سامان مہیا تھا لیکن گھوڑا گاڑی مین شبانہ روز ان برفیلے میدانون پر سے گھسٹتے ہوئے جانا تو غضب ہے - یہ جھیل جھیل کاہے کو ہے اچھا خاصا سمندر ہے - مغربی کنارے سے مشرقی کنارے تک چارسو میل کا پاٹ ہوگا"

اسکابیلاف :- "ہان کم وبیش اسی قدر ہے - لیکن ہماری سرکار نے فیصلہ کرلیا ہے کہ جھیل کے کنارے کنارے ریلوے تیار کی جائے - چنانچہ پٹری بچھائی جارہی ہے جب لائن تیار ہوجائے گی تو ماسکو سے پورٹ آرتھر تک برابر ریل مین سفر کیا جاسکے گا - مگراوس کے لیئے ابھی عرصہ درکار ہے"

پرنس :- "لیکن حضور اس جھیل کا پانی کیا بارہ مہینے اسی طرح جمارہتا ہے ؟"

اسکابیلاف :- "نہین گرمیون مین یعنی اپریل سے لے کر نومبر تک تو اس مین جہاز چلتا ہے - مغربی کنارے پر مسافر ریل سے اترکر جہاز پر سوار ہوجاتے ہین اور مشرقی کنارے سے پھر ریل پر سوار ہوجاتے ہین لیکن نومبر سے اپریل تک جھیل کا پانی جما رہتا ہے اور پانچ چھ فٹ موٹی یخ کی ایک تہ اس کی پوری سطح پر چڑھ جاتی ہے - ہمارے انجنیرون نے اس پر ریل بھی چلادی ہے چنانچہ مشرق الاقصٰی کو رسد کا سامان اور فوجی کمک جھیل پر سے ریل ہی مین جارہی ہے"

پرنس :- "تو پھر ہم کو کیا ایسی مصیبت پڑی تھی کہ ریل چھوڑ کر گھوڑا گاڑی کا سفر اختیار کیا"

اسکابیلاف :- "کچھ دن ہوئے کہ ریلوے لاین پر ایک ایسا حادثہ پیش آیا جسے سن کر بدن پر رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہین - ایک گاڑی سامان رسد اور سپاہیون سے کھچا کھچ بھری ہوئی جارہی تھی کہ دفعتہً یخ تڑق گئی - ایک بہت بڑا غار پیدا ہوگیا اور انجن گاڑیون سمیت اوس مین سماگیا"

پرنس :- "معاذاللہ !!"

اسکابیلاف - یہ واقعہ جب ہمارے آقاے نامدار گرینڈ ڈیوک بوری سنے سنا تو اونہون نے عہد کرلیا کہ مین جھیل پر سے ریل مین سفر نہ کرون بلکہ گھوڑا گاڑی مین جاؤنگا اس لیے ہم کو بھی جو اون کے لگے بندے ہین اور خصوصًا مجھے کہ اون کا ایڈیگانگ ہون ضرور ہوا کہ اس طریقہ پر سفر کرون "

پرنس "حضور میرا تو مارے سردی کے دم نکلا جارہا ہے بدن مین روح تک ٹھٹھری جارہی ہے "

اسکابیلاف " صبر کرو - تھوڑی دیر مین وہ قہوہ خانہ آیا جاتا ہے جو جھیل کے وسط مین سرکار کی طرف سے قایم کیا گیا ہے - وہان پہونچ کر تمہین گرم گرم شوربا اور قہوہ پلوا دیا جاے گا "

پرنس " خدا حضور کو سلامت باکرامت رکھے - مگر مجھے اس وقت یہ خیال آیا کہ حضور کے تصدق مین مین تو شوربا اور قہوہ پی کر گرم ہوگیا وہ ہزارہا غریب سپاہی جو ایک ایسی سرزمین مین جو کالے کوسون دور ہے ایسی مصیبت خیز منزلین کاٹ کر دشمن سے لڑنے کے لیے جارہے مین اون کا کیا حشر ہوگا "

اسکابیلاف - (بات کاٹ کر) " مار و گولی اونہین - ع تجھکو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو "

قہوہ خانہ آجاتا ہے کپتان اسکابیلاف تو اتر کر اندر چلا جاتا ہے اور پرنس اپنے دل سے اس طرح باتین کرتا ہے :-

نہ لب پہ ہو ذکر مہر و کین نہ دیکھے اک اشک منھ زمین کا
وہ ضبط ہو عاشق حزین کا یہ ربط ہو چشم و آستین کا

اگرچہ کیا کچھ ہے نذر وحشت خیال افشا ہی لیکن آفت
مجھے تو اٹھنا بھی ہے قیامت کہ خوف بیٹھا ہے ہمنشین کا

بچا ہوا مجھ کو خاک ہونا کہ تھا مقدر مین یون ہی لکھا
رقم ہی خط غبار سے تھا نوشتہ گر دیکھئے جبین کا

معلوم نہین میری تقدیر ابھی کیا کیا کرشمے دکھاے گی - زمانہ کا سرد و گرم اور نشیب و فراز دیکھتے دیکھتے تعجب اور حیرانی کا مادہ تو مجھ مین سلب ہوگیا ابھی مین بچہ ہی تھی کہ شفیق

باپ کا سایہ سر پر سے اُٹھ گیا پھر بھی مادر مہربان کا آغوش عاطفت میرے ناز اُٹھانے کے لیے کافی تھا۔ لیکن یہ کیونکر ہو سکتا تھا کہ زمانہ اپنی خوئے کج ادائی سے باز آجائے۔ میٹھا برس لگا ہی تھا کہ اماں جان بھی ہمیشہ کے لیے داغ مفارقت دیکر میرے ساغر عیش مین زہر ملاتی گئین۔ اس کے بعد چچا نے سرپرست بن کر میرے سر پر ہاتھ رکھا۔ لیکن کیا معلوم تھا کہ قریب مین ایک پھانس میرے جگر مین ایسی چبھنے والی ہے جس کی خلش شاید مرتے دم تک نہ جائے گی۔ اسکا بیلاف سے میری آنکھین چار ہوئین اور اوس کے تیر عشق نے میرے دل کو گھایل کر دیا۔

جگر اور دل کا جتنا حوصلہ تھا تل گیا سارا نگہ کے تیر کا ہونا ترازو اسی کو کہتے ہین

یہ محبت ایک طرفہ نہ تھی اسکا بیلاف بھی مجھ پر ہزار جان سے عاشق ہو گیا۔

اُلفت کا جب مزا ہے کہ دونون ہون بے قرار دونون طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

اب مین سمجھی کہ سیل حیات کا جوش وخروش صرف ہو چکا۔ میری اوس کے ساتھ شادی ہو جائے گی اور عمر کی ندی آیندہ کے لیے اسی طرح خاموشی اور متانت اور لطف کے ساتھ بہا کرے گی جس طرح کوئی دریا کسی مرغزار مین بہتا ہو۔ لیکن قسمت مجھے یہ خیالی پلاؤ پکاتے ہوئے دیکھ کر ہنس رہی تھی۔ اتفاق سے مجھے ہیلسٹون سے سابقہ پڑا اور مین مرتے مرتے بچی۔ پھر یہ منحوس لڑائی شروع ہو گئی۔ جو سینکڑون بچون کو یتیم۔ ہزارون سہاگنون کو بیوہ۔ اور لاکھون گھرون کو ویران کر رہی ہے۔ میرا پیارا بھی جنگ کو بھیجا گیا۔ گوشت ناخن سے کس طرح جدا ہو سکتا تھا۔ مین اس بھیس مین اوس کے ہمراہ چلی آئی اور دل مین ٹھان چکی ہون کہ اپنی آپ کو صرف دو حالتون مین اوس پر ظاہر کرون گی۔ یا تو جنگ سے صحیح وسالمت لوٹنے کی صورت مین اور یا اگر خدانخواستہ معاملہ نوع دگر ہوا تو اوس وقت۔ اسکا بیلاف کو اگر معلوم ہو جائے کہ اوس کا نوکر پرنس اوسکی معشوقہ کلیوپیٹرا ہے تو خدا جانے اوس کا کیا حال ہو۔ اے جذبۂ عشق مجھے ضبط کی اتنی توفیق دے کہ اپنا راز چھپا سکون۔"

پانچوان سین

مکاڈو کا محل

شہنشاہ اور ملکہ کھانا کھا رہے ہین - ایک خواص مورچھل ہلا رہی ہے -

شہنشاہ ـ" بیگم آج خاصہ مین اس قدر تکلف اور اہتمام کیون کیا گیا - کیا آغاز جنگ کے وقت ہم نے عہد نہین کیا تھا کہ جب تک جنگ ختم نہ ہولے گی ہم برابر سادہ کھانا کھایا کرین گے اور وہ بھی دو قسم سے زیادہ نہ ہوگا - پھر اتنی بہت سی قابین دسترخوان پر کیون نظر آتی ہین ؟"

ملکہ ـ" میرے سرتاج ! حضور کا فرمانا بالکل سچ ہے لیکن کوئی کلیہ ایسا نہین جو استثنا سے خالی ہو - لڑائی کو شروع ہوے اب پانچوان مہینہ ہے - اس عرصہ مین حضور کے فرمان کی تعمیل برابر ہوتی رہی - وہ کونسا دن تھا جب دسترخوان پر پھیکے سیٹھے اونے کھانے نہین آئے - لیکن فتح یالو کی خبر مین نے جس دن سنی ہے اوس دن جوش مسرت سے بے اختیار ہوکر مین نے یہ منت مانی کہ آیندہ جب ہماری فوج کوئی بہت بڑا میدان مارے گی تو اوس کی خوشی مین تھوڑی دیر کے لیے اس نفس کشی کے عہد کو نہ اپنے لیے بلکہ حضور کی خاطر سے توڑ دونگی اور اپنے ہاتھ سے تیار کیے ہوے الوان نعمت کے خوان حضور کے سامنے لگاؤن گی چنانچہ آج فتح نانشن -"

شہنشاہ (قطع کلام کرکے) " یہ تمہاری اوس محبت کا ثبوت ہے جس نے شب عروسی سے اس وقت تک میرے افکار و آلام کو مبدل بہ راحت و آرام کیے رکھا ہے اور جس نے متسوہیٹو کو باوجود شہنشاہ ہونے کے تمہارا غلام بنا دیا ہے - لیکن بیگم تمہین اسی محبت کی قسم ہے - سچ سچ کہنا کیا تمہارا پاک اور بے لوث دل اس بات کو جائز رکھتا ہے کہ تمہارا خاوند

ان گوناگون نعمتون کی طرف جو دسترخوان پر چنی ہوئی ہین اس بات کے جانتے ہوئے ہاتھ بڑہاسے کہ روس کی رعایا مین سے ہزارون بیبیون کے شوہر نانشن کی خونریز گھاٹیون پر آلودہ خاک و آغشتہ خون ہوچکے ہین۔ میری آنکھین ان بہادرون اور خصوصاً ان کے پسماندون کی یاد سے نمناک ہین اور دل داغدار ہے"

ملکہ۔ مین حضور کے ایک ایک لفظ کی قدر سچے دل سے کرتی ہون۔ جنگ مین اس وقت تک ہماری فوج کے جو بہادر کام آچکے ہین اون کی ماؤن۔ بیبیون۔ بہنون اور بچون کی حسرتون پر خود مین نے کیا کچھ کم آنسو بہائے ہین اور میرا دل ان ٹوٹے ہوئے دلون کے تصور سے کیا کچھ کم دکھا ہے۔ ایسے سانحہ کی یاد مین

جو چشم کہ بے نم ہے وہ ہو کور تو بہتر　　جو دل کہ ہے بے داغ وہ جل جائے تو اچھا

مین حضور کو یقین دلاتی ہون کہ راتون کو جب مین نے اور شاہی خاندان کی دوسری شہزادیون نے اپنے ہاتھون سے فوج کے زخمی سپاہیون کے لیے پٹیان تیار کی ہین تو شمع کے ساتھ ہم سب نے بھی اپنی جان نثار فوج کی مصیبتون پر اتنے آنسو بہائے ہین کہ پٹیان تر ہو ہو گئی ہین۔ لیکن مین اوس خاک کے ذرون کو جس سے ایک جیتی ہوئی فوج کے کام آئے ہوئے سپاہیون کا جسم آلودہ ہو قبائے زرافشان سے بہتر سمجھتی ہون اور اوس خون کو جو ایک قوم اپنے ملک کی عزت کے لیے بہائے دنیا جہان کی سرخروئی سے افضل خیال کرتی ہون۔ رنج و راحت لازم و ملزوم ہین۔ ان سے انسان کسی طرح بچ نہین سکتا لیکن باعث خیر ہے وہ رنج جسکا نتیجہ راحت ہو۔ اور موجب برکت ہے وہ غم جس کا نتیجہ خوشی ہو۔ جاپان کے صدہا بہادر کام آئے لیکن ہزارون روسیون کا کام تمام کرکے ہماری قوم کے ہزارون سورماؤن نے اپنا خون پانی کی طرح بہایا لیکن دشمن کو شکست دے کر اور خود مظفر و منصور ہوکر۔ اسی لیے میرے دل کی مثال اوس گلاب کی سی ہے جو باوجود خلش خار کے کھلا جاتا ہے نانشن کی فتح سے مین دلگیر بھی ہون اور خوش بھی۔ دلگیر اس لیئے کہ صدہا بچے یتیم ہو گئے۔ صدہا

سہاگنیں بیوہ ہوگئیں - صدہا مائیں لاولد رہ گئیں صدہا گھر بے چراغ ہو گئے - اور خوشی اس لیے کہ جاپان کی شہرت اور نام آوری کا آفتاب نصف النہار کی طرف ایک قدم اور بڑھا - مگر رنج لاحاصل ہے کیونکہ گئے ہوئے واپس نہیں آسکتے اور اسکے علاوہ یہ سمجھی ہوئی بات تھی کہ ہماری قوم کا کچھ نہ کچھ حصّہ ضرور اس جنگ کی بھینٹ چڑھے گا - خوشی البتہ بیجا نہیں کیونکہ یہ خوشی فتح و نصرت اور عزت و شہرت کی خوشی ہے جس کو زوال نہیں - اسی خوشی میں یہ کھانا جو میں نے خاص اپنے ہاتھ سے تیار کیا ہے حضور کو کھانا ہوگا -"

شہنشاہ :- "بیگم اس وقت تم نے مجھے ضغطہ میں ڈال دیا"

ملکہ :- "کس بات کا ضغطہ -"

شہنشاہ :- "میں سوچ رہا ہوں کہ تمہاری سیرت زیادہ حسین ہے یا صورت"

ملکہ (ناز سے مسکرا کر) "حضور نثر میں بھی شاعری کرتے ہیں - اچھا اب خاصہ نوش جان فرمایئے اور جنگ نانشن کے حالات بھی بیان فرماتے جایئے - میں نے تو ابھی تک صرف اتنا سنا کہ ہماری فوج نے مقام نانشن پر ایک خونریز جنگ کے بعد روسیوں کو پسپا کیا"

شہنشاہ :- "جرنیل اوکو نے اس جنگ کے تفصیلی حالات قلمبند کر کے بھیجے ہیں وہ مراسلہ ہی تمہیں سنا دیتا ہوں -"

شہنشاہ مراسلہ پڑھتا ہے

جس نقش کا نگاہ کو تھا از بس انتظار ... ہوتا ہے آج پردۂ ہستی پہ آشکار

ہاتھوں میں جسکے فتح و ظفر کی کلید ہے ... شکر اوس خدائے عزّوجل کا ہزار بار

مشرق کی گھاٹیوں پہ شہنشاہ کا علم ... لہرا رہا ہے آج بصد نازش و وقار

پورٹ آرتھر کی منازل ہفتخوان کا پہلا مرحلہ جیسویں مئی کو شہنشاہ کے اقبال سے طے ہوگیا یعنی ایک ایسی خونریز اور ہولناک جنگ کے بعد جسے دنیا عموماً اور روس خصوصاً کبھی نہ بھولے گا ہم نے نانشن کی قلعہ بند گھاٹیوں کو جنہیں پورٹ آرتھر کی بیرونی فصیل

کہنا چاہیئے سر کرلیا - اس لڑائی مین اگرچہ ہمارا نقصان بہت ہوا یعنی ۴۲۰۴ افسر و سپاہی مقتول و مجروح ہوئے جن مین سے ۱۷۶ سپاہی اور ۳۲ افسر کھیت رہے گویا کل جمعیت کی ۱۵ فیصدی پر آنچ آئی لیکن بغیر اس نقصان کے ایک ایسے موقعہ پر ہم قابض نہ ہوسکتے تھے جس کے ناقابل تسخیر خیال کرنے مین دشمن حق بہ جانب تھا اور تلوار کے گھاٹ اُترے بغیر فتح میسر بھی کیون کر ہوسکتی ہے -

جن کو ہے آرزوے وصال عروس فتح   لیتے ہین بوسہ دم شمشیر آبدار

شکست و فتح اگرچہ نصیبون سے ہے لیکن ہین بیکہے بغیر نہین رہ سکتا کہ اگر انسان کی بہادری اور شجاعت کامیابی اور فتح و نصرت کا ذریعہ ہوسکتی ہے تو ہماری فوج کے ایک ایک جوان نے اس معرکہ مین تہور و مردانگی کی وہ دل کھول کھول کر داد دی ہے کہ سکندر اور نپولین کے کارنامے گرد ہوگئے -

ہیں اون کے واسطے مدد بخت کارساز   ہے جن کو اپنی قوت بازو پر اعتبار

جزیرہ نمائے لایوٹنگ جسکا جنوبی منتہا پورٹ آرتھر ہے مقام کنچا پر ایک تنگ گردن زمین کی شکل اختیار کرلیتا ہے جسکا عرض بمشکل دو میل ہے یہان سے پورٹ آرتھر کا فاصلہ چالیس میل کے قریب ہوگا - کنچا سے دو میل جانب جنوب نانشن کی پہاڑی ہے جو پورٹ آرتھر کا آگا روکے کھڑی ہے -

دیوار سنگلاخ ہے گویا کھنچی ہوئی   بہتی ہوئی چلی گئی ہے موج کوہسار

اس پہاڑی کے دامن اور چوٹیوان پر متعدد قلعے بنے ہوئے تھے جن مین بارہ ہزار روسی فوج ساٹھ ستر توپون کے ساتھ قلعہ بند تھی - وہ تمام مقامات جہان جہان سے ہم گذر سکتے تھے ان توپون کی زد مین تھے -

ڈالے ہوئے جبین پہ شکن فرط خشم سے   اژدر پڑے تھے کھولے ہوئے منہ مثال غار

پہاڑی کے دامن مین غنیم نے کمینگاہون کے طور پر کھائیان کھود رکھین تھین جن کی

محافظت کے لیے نوکدار تارون کے جنگلے اور بارود اور ڈائنامیٹ کی مخفی سرنگین برابر لگی ہوئی تھین۔ اس لحاظ سے اس پہاڑی کا مسخر ہونا بظاہر محال نظر آتا تھا۔

تھے بارۂ بقا کی طرح اس کے ودمے ۔۔۔ مستحکم و موسس و مضبوط و پائدار

تھا برسرِ معارضہ اس کا ہر ایک برج ۔۔۔ تھا برتراز محاصرہ اس کا ہر اک حصار

لیکن اس پہاڑی کے سر کیے بغیر چارہ بھی نہ تھا۔ کیونکہ جب تک خاکناے کینچاؤ غنیم کے قبضہ مین رہتی اوس وقت تک پورٹ آرتھر اور منچوریا مین جہان روسی فوج کا اجتماع بڑے پیمانہ پر ہو رہا ہے سلسلۂ آمد و رفت برابر قایم رہتا اور پورٹ آرتھر کے کمانڈر جرنیل اسٹاسل کے لیے رستہ کھلا رہتا کہ اپنی فوج لیکر جب چاہے کروپٹکن سے جا ملے۔ حالانکہ یہ ہمکو منظور نہین۔ غرض ہم نے فیصلہ کر لیا کہ جو ہو سو ہو نانشن پر دھاوا کر کے قبضہ کر لینا چاہیے

جس طرح بن پڑے ہم اسے سر کرین ضرور ۔۔۔ اس عزم مین ہون مرگ سے بھی گرچہ ہم کنار

تین پہر رات جا چکی تھی۔ ڈھائی بجے کا عمل تھا۔ مطلع و ہند اور کہر سے مکدر ہو رہا تھا۔ اور چارون طرف ایک سناٹا چھایا ہوا تھا۔

اوڑھے ہوا تھا چادر اندھیرے کی آسمان ۔۔۔ چھایا ہوا تھا صفحۂ آفاق پر غبار

پھٹ کر اگر کبھی کبھی ابر گر پڑا ۔۔۔ اس جامۂ سیاہ کو کرتا تھا تار تار

رہ رہ کے چھن رہی تھی ستارون کی روشنی ۔۔۔ گنجینہ کر رہا تھا زمین پر فلک نثار

رک رک کے تارے جھانک رہے تھے زمین کو ۔۔۔ تھم تھم کے پڑ رہی تھی مگر نور کی پھوار

دفعتۃً ہمارے توپخانہ نے گرج کر طلسم خاموشی کو توڑا۔ اور جنگ نانشن جو ہمارے لیے بیم و امید کا پہلو لیے ہوئے تھی شروع ہوگئی۔ تین گھنٹے تک ہم لگاتار گولون کا مینھ برساتے رہے۔ غنیم بھی برابر کا جواب دیتا جاتا تھا۔

توپون نے اک جہان کو سر پر اٹھا لیا ۔۔۔ میدان حشر بن گیا میدان کارزار

بنیاد نانشن کی فصیلون کی ہل گئی ۔۔۔ گولون کا بسکہ باندھ دیا ہم نے اوس پہ تار

تین گھنٹے کی گولہ باری سے نے معلوم ہوتا ہے کہ دشمن کے دمدمون اور مورچون پر بہت کچھ اثر کیا اب وہ وقت آگیا کہ ہماری پلٹنین دھاوا کرین - مین نے دو پلٹنون کو حکم دیا کہ بڑھو اور پہاڑی کے دامن کی دمدمون پر قبضہ کرلو -

سینہ سپر کیئے ہوئے یہ سورما بڑہے اس شان سے کہ آئی نظر شان کردگار
کٹ کٹ کر گرتے جاتے تھے اور بڑہتے جاتے تھے جانون کو اپنی کرتے ہوئے نذر شہریار

آخر غنیم کے دمدمون اور ان بہادرون مین صرف تین سو گز کا فاصلہ رہ گیا افسوس ایک پتہ بھی نہ تھا جس کی یہ آڑ ڈھونڈ سکتے - غنیم نے اپنے دمدمون مین سے آگ کا مینھہ برسا دیا - جو سلوک دہکتے ہوئے تنور کا شعلہ خس کے ساتھ کرتا ہے وہی غنیم کے اس آتشین مینھہ نے ہماری ان دو پلٹنون کے ساتھ کیا - صرف چند سپاہی بچے لیکن حمت ہو ادن کی روح پر کہ اونہون نے پیٹھہ دکھانے کا نام نہ جانا - وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ جو حشر ہمارے سینکڑون ساتھیون کا ہوا وہ ہمارا بھی جن کے نام انگلیون پر گنے جا سکتے ہین کوئی دم مین ہوا چاہتا ہے لیکن وہ بڑہتے ہوئے چلے گئے - یہان تک کہ نوک دار تارون کے جنگلے تک پہونچ گئے -

پیک اجل روانہ ہوا پھر بصد غضب بندوقین ایک ساتھ چھٹین آٹھ دس ہزار
اٹھا ذرا دھوان تو نگاہون کے سامنے کشتون کی اور زخمیون کی ایک تھی قطار

بات کی بات مین دو پلٹنون کا نام و نشان صفحۂ ہستی سے مٹ گیا -

کیا اعتبار ہستئ ناپائدار کا موج سراب ہے روش عمر مستعار

اسکے بعد تین تین چار چار پلٹنین یکے بعد دیگرے اس مہلک مہم کے سر کرنے کے لیئے بڑہین مگر ان کا بھی وہی انجام ہوا جو پہلی دو پلٹنون کا ہوا تھا - اسی طرح ہم نے آٹھہ نو دس سو حملے کیے اور ہزارون قیمتی جانین جاپان پر قربان ہوگئین - لیکن ہم مکاڈو کے غلام ہین - توپین اور بندوقین اگرچہ ہمارے جسم کو صدمہ پہونچا سکتی ہین لیکن ہماری روح اون کی زد سے باہر ہے -

قاتل ہماری لاش کے ٹکڑے کیا کرے — لیکن نہیں ہے روح پہ کچھ اوسکو اختیار

نانشن سے کوئی پانچ میل جانب شمال ومشرق ایک اونچا ٹیلا ہے جس کا نام سمپسن ہے اس کی چوٹی پر ہماری کچھ توپین نصب تھین - اس کے علاوہ نانشن کے مغرب کی طرف خلیج کنچا مین ہماری دو آہن پوش کشتیان موجود تھین - غنیم کے میسرہ پر توان آہن پوشون نے گولے برسانے شروع کئے اور میمنہ کو کوہ سمپسن والے توپخانے نے اپنا تختہ مشق بنایا ادھر قلب پر ہمارے مقابل والے میدانی توپخانے نے گولون کا طوفان نازل کردیا - اور ساتھ ہی ہم نے جان توڑ کر حملہ کیا - یہ حملہ ایسا خوفناک اور آگ اور سیسے کا یہ سیلاب ایسا غضبناک تھا کہ دشمن کا پاے ثبات لغزش مین آگیا -

اس حملے نے غنیم کے چھکے چھڑا دے — وہ پاؤن ڈگمگانے لگے تھے جو استوار

سب سے زیادہ نقصان کا خوف ہمین اون چھپے دشمنون یعنی ڈانیامیٹ اور بارود کی سرنگون کا تھا جو روسیون نے اپنے دمدمون کے سامنے بچھا رکھی تھین ہمین معلوم نہ تھا کہ یہ کس کس مقام پر چھپی ہوئی ہین - ایک سرنگ اُڑتی تو سینکڑون کا خاتمہ کردیتی اس لیئے ضرور ہوا کہ چند آدمی ان مہلک کمین گاہون کی سراغ براری مین اپنی جان فوج کی سلامتی کے لیئے قربان کرین - دفعتہً کئی سو شیران بیشہ شجاعت آگے بڑھے اور اپنی مرضی سے اوس دستۂ فوج کے آگے آگے ہولیے جو گولیان برساتا ہوا نانشن پر قبضہ کرنے کے لیئے بڑھا -

پنجہ قضا سے کرنے کو نکلے یہ من چلے — کشتی قضا سے لڑنے کو دوڑے یہ جانثار

لیکن اون کی بے باکی اور دلاوری پر قضا بھی اش اش کرنے لگی اور اپنا کام بھول گئی - جس مقام پر سرنگین دفن تھین وہان کی مٹی مینھ سے بہ گئی تھی اور بارود سے بھری ہوئی مشینین عریان نظر آرہی تھین - ہمارے بہادرون نے وہ برقی تار جن سے ان تباہ کن سرنگون کا سلسلہ وابستہ تھا کاٹ ڈالا اور یہ بڑا خطرہ جاتا رہا -

نازش ہے اپنی خوبی تقدیر پر مجھے — پہونچا ہے آسمان پہ میرا پائے افتخار

سرداری ایسی فوج کی مجھکو عطا ہوئی　　جس کا ہر ایک فرد ہے جان باز جان نثار

اس وقت شام کے چھ بجے تھے لڑائی علی الاتصال پندرہ گھنٹے سے جاری تھی۔ ہماری گولی بارود کا ذخیرہ کم ہونا شروع ہوا۔

بے دست و پا قریب مین ہم ہونے والے تھے　　دینے کو تھا ہمین فلک کج ادا فشار

اس سے بڑھکر پریشان اور ہراسان کرنے والی بات اور کیا ہوسکتی تھی کہ گولی بارود کا ذخیرہ جس پر فتح و شکست موقوف تھی اس طرح تھڑجائے۔ ہم نے ایک آخری حملہ بڑے زور شور سے کیا جسکی تاب انسان نہ لاسکتا تھا۔ توپین فوق العادت جوش سے چنگھاڑنے اور منھ سے گولے اگلنے لگین۔ دشمن کے پاؤن پہلے ہی ڈگمگا چلے تھے اس حملے سے اوسکے رہے سہے اوسان بھی گم ہوگئے

ہوتا ہے زہرہ آب گوزن دشغال کا　　جب گونجتا ہے شیر کی آواز سے کچھار

پھر بھی روسی جان توڑکر لڑے اور ناانصافی ہوگی اگر اون کی پامردی اور جانبازی کی تعریف نہ کی جائے۔ نانشن کی گھاٹیان ہماری اور دشمن کی لاشون کے خون سے نہاگئین ہمارے سپاہی اپنے مقتول ساتھیون کی لاشون کو پھلانگتے اور دشمن کو سنگینون کرچون اور پستولون سے گراتے ہوئے پہاڑی کی چوٹی کی طرف بڑھتے جاتے تھے آخر دشمن مین تاب مقاومت نہ رہی اور اوسکے قدم اکھڑ گئے۔

پسپا ہوا غنیم بہ حال تباہ و زار　　کھا کر شکست زار کی فوجین ہوئین فرار

سچ ہی کہ سر ہمیشہ ہے نیچا غرور کا　　جو سربلند تھے وہ ہوئے ہین ذلیل و خوار

تھوڑی دیر مین ہمارے سپاہیون نے "بنزائی" کا ایسا نعرہ بلند کیا کہ گنبد فلک گونج اٹھا ابھی شفق کی خونفشان آنکھ نہ بند ہونے پائی تھی کہ جاپان کا جھنڈا نانشن کی سب سے بلند چوٹی پر شان و تمکنت سے لہراتا ہوا نظر آیا۔ اس جنگ مین ہم نے دشمن کی ۶۸ توپین چھینین اور اندازہ لگایا گیا ہے کہ روسی مقتولین و مجروحین کی تعداد ۱۵۰۰۰ ہوگی۔

یہ فتح ہو مبارک اوسے جس کے عہد مین　　آئی ہوئی ہے گلشن جاپان مین بہار

وہ شہریار جس کے شکوہ و جلال پر　　کھاتین ہین رشک مشرق و مغرب کے تاجدار

لایا ہے جس کے تاج زرافشان کے واسطے   خورشید خاور اپنی سنہری کرن کے تار

جس کے لئے نکلتی ہے دل سے یہی دعا

زندہ رہیں ہمیشہ شہنشاہ نامدار

ملکہ "حضور کی سپاہ اور رعایا کو حضور کے ساتھ کیسی محبت ہے حضور حقیقت میں بڑی خوش قسمت ہیں۔"

مکاڈو "اور یہ کتنی بڑی خوش قسمتی ہے کہ خدا نے میرا شریک رنج و راحت تمہیں بنایا۔"

چھٹا سین

قلعہ پورٹ آرتھر۔ پریڈ کا میدان

سرداران فوج اور لیڈیوں کا مجمع ہے۔ گھوڑ دوڑ ہو رہی ہے اور فن شہسواری کے کرتب دکھائے جا رہے ہیں۔ تماشائیوں میں مظفر خان اور اقبال خان بھی موجود ہیں۔

مظفر خان "فتح کی خوشی کے جلسے تو دیکھے اور سنے تھے مگر آج کا جلسہ خاص روسیوں کی ایجاد ہے۔ پے در پے شکستوں اور متواتر و مسلسل بری و بحری ذکون پر بھی اس ٹھاٹھ سے جشن منانا کہ گویا کوئی بہت بڑا میدان مارا ہے روسیوں ہی کا کام ہے۔ کیوں نہ ہو زندہ دل قوم ہے۔

زندگی زندہ دلی کا ہے نام   مردہ دل خاک جیا کرتے ہیں

یہ جلسہ شاید شکست نانشن کی تقریب پر کیا گیا ہے۔"

اقبال خان "روسی ہیں تو ایسے ہی دیدہ دلیر کہ اپنی شکستوں کو فتح ظاہر کر کے دنیا کی آنکھوں میں خاک جھونکا کرتے ہیں لیکن اب ایسے بھی بے حیا نہیں ہیں کہ اپنے نفس تک کو دھوکا دیں۔ اور قلعہ پورٹ آرتھر کے اندر جس کی دیواریں نئی اور پرانی

دنیا کی متجسس نگاہون کی حاجب ہین جلسے کر کے خود اپنے دل کو باور کراتے ہین کہ نانشن
پر ہم کو جاپانیون نے شکست نہین دی بلکہ الٹا ہم نے اونہین پسپا کیا۔"

مظفر خان۔" تو پھر اس نیزہ بازی۔ بارہ کدائی۔ ترنج ترہشی نشانہ زنی کے
کیا معنی؟"

اقبال خان۔" بات یہ ہے کہ ہز امپیریل مجسٹی کے ایک چچا جو روسی گرینڈ ڈیوکون
کے جتھے کی ناک ہین چند دنون سے یہان آئے ہوئے ہین۔ کچھ تو اون کی تفریح طبع کے
لیے کسی نہ کسی جلسہ کا ہونا ضروری تھا اور کچھ یہ خیال بھی تھا کہ کئی مہینے سے قلعہ کی فوج
کے افسر اور سپاہی غنیم کے شبانہ روز حملون کی چھیڑ چھاڑ سے پراگندہ دل ہو رہے ہین۔ ان کے
دل بہلانے کا بھی کچھ نہ کچھ سامان ہونا چاہیے۔

کیون نہ تھک جائے شب و روز کی محنت سے دماغ — متصل کام سے کیسے نہ پڑے طبع پہ بار
فطرت ہی ہے متقاضی کہ ملے کچھ تو فراغ — دل یہی ہے متمنی کہ ملے کچھ تو قرار
اک نہ اک وقت ہے تفریح و تفرج بھی ضرور — اک نہ اک وقت ہی لازم ہے ہے انسان بیکار

اس عرصہ مین خبر آئی کہ جاپانیون کے دو زبردست اول درجہ کے جنگی جہاز غرق کر دیے
گئے۔ یہ ایسی خوشی کی خبر تھی کہ روسی اپنی شکستون اور ہزیمتون کا رنج و غم سب بھول گئے
اور جو جلسہ گرینڈ ڈیوک کی تفریح طبع اور شکستہ دل فوج کے غم غلط کرنے کی غرض سے
کیا جانے والا تھا اوس کے لیے ایک موزون تقریب نکل آئی۔"

مظفر خان۔" غرق کر دیے گئے یا غرق ہو گئے؟ اور موزون تقریب نکل آئی یا
بہانہ مل گیا۔ تمہارا مطلب اونہین دو جہازون سے ہے نہ جن مین سے ایک تو کسی بحری
سرنگ کے اٹھنے سے غرق ہو گیا تھا اور دوسرا کسی جاپانی جہاز سے ٹکرا کر سمندر کی تہ مین بیٹھ گیا تھا

اقبال خان۔" ہان وہی۔"

مظفر خان۔ تو یہ تو ایک اتفاقی حادثہ تھا جو جنگ مین پیش آیا ہی کرتا ہے۔ اس مین

روسیون نے کونسا کمال کیا۔ اگر روسی توپین ان جہازون کو غرق لمحہ فنا کرتین تو البتہ خوشی کا مقام بھی تھا اور اوس وقت روسی جلسہ کرتے ہوئے اچھی بھی معلوم ہوتے لیکن یہ تو عین بےحیائی اور صریح سفلہ پن ہے کہ اگر کسی افتاد آسمانی سے دشمن کا نقصان ہوجائے تو اوس پر خوشیان منائی جائین۔"

اقبال خان۔ "روسیون کی شوخ چشمی اور سفلہ پن کی داستان بہت طویل ہے۔ اسے کسی اور وقت کے لیے اٹھا رکھو۔ اس وقت تماشا دیکھو۔"

مظفر خان۔ "وہ تمہارا دوست کہان ہے جس سے تم نے یارانہ گانٹھ رکھا ہے اور جس کی بدولت تمہین جنگ کی پوری کیفیت معلوم ہوتی رہتی ہے۔"

اقبال خان۔ "کپتان عمر خانوف؟"

مظفر خان۔ "ہان ہان وہی جب اول اول تم نے میرے سامنے اوس کا نام لیا تو مجھے بڑی حیرت ہوئی کہ روسی فوج مین یہ مسلمان کپتان کیسا۔ مگر جب تم نے بیان کیا کہ روسی فوج مین ایک جرنیل بھی مسلمان ہے تو میری حیرت کی کچھ انتہا نہ رہی انگریزی مین ایک مثل ہے کہ شیطان جتنا برا ظاہر کیا جاتا ہے اتنا برا حقیقت مین نہین ہے۔ روسی لاکھ جابر اور ظالم سہی لیکن جب مین دیکھتا ہون کہ انگریزون کی ہندوستانی فوج مین باوجودیکہ انگریز نہایت عادل اور منتظم اور مدبر ہین ایک بھی ہندوستانی جرنیل یا کرنیل یا میجر یا کپتان یا لفٹننٹ نہین ہے اور روسیون کی فوج مین ایک اعلے فوجی خدمت پر ایک غیر مذہب کا شخص مامور ہے تو مجھے یہ خیال ہوئے لگتا ہے کہ روسی درحقیقت ایسے برے نہین ہین جیسے ظاہر کئے جاتے ہین۔"

اقبال خان۔ "میری رائے مین وہ شخص جو کسی اصول کا پابند ہو (خواہ یہ اصول برا ہی کیون نہ ہو) اوس شخص سے لاکھ درجہ اچھا ہے جس کا کوئی اصول نہ ہو۔ انگریزون نے ہندوستان مین اپنا یہ فوجی اصول قرار دے رکھا ہے کہ کسی اعلیٰ فوجی خدمت پر کسی ہندوستانی

کو مامور نہ کرین گے - اسے خواہ اون کی بے انصافی سمجھو خواہ اون کی دور اندیشی پر محمول کرو پھر بھی یہ اون کی مشرقی حکمت عملی کا ایک ایسا مستحکم اصول ہے جس سے وہ تجاوز نہین کرتے اور اس لحاظ سے مین اونہین وقعت کی نگاہ سے دیکھتا ہون. اور یار سچ پوچھو تو کون اپنی ڈاڑھی کسی دوسرے کے ہاتھ مین دینا پسند کرتا ہے - انگریز کچھ ہندوستانیون کے تایا جان تو ہین نہین کہ وہ ولی عقیدت سے اون کے سامنے زانوے ادب تہ کرکے بیٹھین گے - بعض بعض ہندوستانیون کا اگر آج بس چلے تو انگریزون کو کان پکڑ کر ہندوستان سے باہر نکال دین - اس لیے فوجی قوت کی عنان اپنے ہاتھ مین رکھنے سے انگریزون کی عدل وانصاف اور دانش وتدبیر پر کوئی بٹہ نہین لگتا - باقی رہا ملکی انتظام سو اوس مین ہندوستانی بھی بحصہ رسدی شریک ہین - ہندوستانی کلکٹر ہین - مجسٹریٹ ہین - کمشنر ہین - ہائی کورٹ کے جج ہین یہان تک کہ اپنے ملک کے حقوق کی وکالت کے لیئے پارلیمنٹ انگلستان کے ممبر تک ہین - یہ اور بات ہے کہ تجاہل عارفانہ یا جہل مرکب کی وجہ سے محکوم ہو کر وہ حاکمون کی برابری کا خیال کرین اور ایاز ہو کر محمود کے ہمرتبہ ہونے کا دم بھرین اور بے حیائی اور شوخ چشمی کی راہ سے یہ تصور کرنے لگین کہ اون کی زبان اونہین وہ حقوق دلوا دے گی جو صرف تلوار سے حاصل ہو سکتے ہین - اب روسیون کو دیکھئے کیا کوئی شخص جس کو ذرا بھی واقعات کا علم ہے دعویٰ کر سکتا ہے کہ سلطنت روس مین مسلمانون کو مذہبی وملی ومعاشرتی آزادی حاصل ہے - ہرگز نہین پھر اگر زار نے اپنی فوج مین دو چار مسلمانون کو بڑی بڑی خدمتین دے دین تو سوائے اسکے اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ یہ محض دکھاوا ہی دکھاوا ہے - یہ تو وہی بات ہوئی کہ کسی کو پاؤ بھر اناج کو کھانے کو نہ دیا جائے جس پر زندگی کا دارومدار ہے - لیکن بجائے اوسکے تولہ بھر گھی کا راتب مقرر کر دیا جائے - لاکھون مسلمان روس مین ایسے ہین جن کی حالت غلامون سے بدتر ہے - اگر ایک علی خانوف[1] جرنیل ہو گیا تو اس سے اوس کے

[1] روسی فوج کا ایک مسلمان جرنیل -

لاکھون ہم مذہبون کی حالت پر کیا اثر پڑا - سودا چنا بھاڑ پھوڑنے سے رہا - ہان تم عمر خانوف کو پوچھتے تھے - وہ دیکھو سامنے کھڑا ہوا ہے - بلکہ مجھے دیکھ کر ادھر ہی آرہا ہے "

کپتان عمر خانوف آتا ہے اور اقبال خان سے اوس کی صاحب سلامت ہوتی ہے -

اقبال خان "اس وقت مین اپنے دوست سے آپ ہی کا ذکر خیر کر رہا تھا"

مظفر خان کی عمر خانوف سے معرفی کرتا ہے

عمر خانوف (مظفر خان سے) "مین آپ سے مل کر بہت خوش ہوا - جو اقبال خان صاحب کا دوست ہے وہ میرا بھی دوست ہے "

مظفر خان - خدا کا شکر ہے کہ مین اپنے ایک ہم مذہب بھائی کو روسی فوج کے ایک ایسے منصب جلیلہ پر سرفراز دیکھتا ہون -"

ایک شہسوار جس کے سینے پر بہت سے جگمگاتے ہوئے تمغے لگے ہوئے ہین اور جس کا خوشنما مرغ کے پرون کے طرہ سے مزین ہے نیزہ ہاتھ مین لئے ہوئے پریڈ کے ایک سرے پر نمودار ہوتا ہے اور گھوڑا کڑکڑا کر پہلے ایک میخ اور پھر اوسی بھالے سے دوسری میخ اکھیڑ لیجاتا ہے - چارون طرف سے تحسین وآفرین کے نعرے بلند ہوتے ہین اور لیڈیان اپنے ریشمی رومال ہلاتی ہین -

اقبال خان "یہی ہین نہ ہزامپیریل میجسٹی زار روس کے چچا ؟"

عمر خانوف "ہان فن شہسواری مین بہت بڑے اُستاد مانے جاتے ہین - آپ نے دیکھا ایک ہی بھالے سے دو میخین کیسی صفائی سے اُکھیڑ لے گئے - مگر آپ کے دوست نے کیون تالیان نہین بجائین ؟

اقبال خان - "اونہین سے پوچھیئے "

عمر خانوف "یہ کیون جناب گرینڈ ڈیوک کا یہ کرتب آپ کی نظرون مین غالباً اچھا نہین "

مظفر خان - "جو شخص ایک بھالے سے چار چار میخون کے ایک ساتھ اکھیڑنے

والے کو دیکھ چکا ہو اوس کی نگاہوں مین دو میخون کا اُکھیڑ لے جانا کیا وقعت رکھ سکتا ہی"

عمر خانوف ۔ (استعجاب کے لہجہ مین) "ایک بھالے سے چار میخین !!
ہم بھی تو سنین ایسا شہسوار کون ہی۔"

مظفر خان ۔ "آپ نے ہز ہائنس میر محبوب علیخان بہادر نظام دکن کا نام سنا ہوگا"

عمر خانوف ۔ "نام سننے کی بھی ایک ہی کہی ۔ بزم اسلام کی زینت اب دو ہی چار ناموں سے تو رہ گئی ہے ۔ سلطان عبدالحمید خان ۔ حبیب اللہ خان ۔ مظفرالدین شاہ ۔ میر محبوب علی خان ۔ مولائے عبدالعزیز ۔ عباس پاشا ۔ یہ نام ایسے ہین کہ ایک دنیا انہین جانتی ہے پھر مسلمان کیون نہ جانین گے"

مظفر خان ۔ "تو میر محبوب علیخان کے حالات آپ کو معلوم نہین ورنہ آپ ازراہ استعجاب یہ سوال نہ کرتے کہ ایسا شہسوار کون ہے جو ایک بھالے سے چار میخین اکھیڑ لے جاتا ہے"

عمر خانوف ۔ "واللہ آپ نے مجھے حیرت مین ڈال دیا ۔ مین نے اپنی عمر مین سینکڑون ہی دفعہ نیزہ بازی کے کرتب دیکھے ہونگے ۔ لیکن ایسا شخص آج تک میرے دیکھنے مین نہین آیا جو ایک نیزے سے چار میخین اُکھیڑ لے جائے ۔ میر محبوب علی خان بڑے جسیم و تنومند جوان ہونگے ۔ ورنہ معمولی طاقت کا انسان تو اس پر قادر نہین ہو سکتا۔"

مظفر خان ۔ "جسیم و قوی ہیکل تو ذرا بھی نہین چھریرے بدن کے آدمی ہین اور دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے جسم مین زیادہ طاقت نہ ہوگی ۔ لیکن قویٰ فولاد کے پائے ہین ۔ قد میانہ ہے ۔ رنگ چنپئی ہے ۔ آنکھون مین عزم و استقلال کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے ۔ چہرے سے جلال خسروانہ اور رعب شاہانہ ٹپکتا ہے ۔

مملکت ہند مین قوم کے سرتاج ہین — خسرو گردون رکاب آصف عالی تبار
اپنے دلون کی مراد جن کو سمجھتے ہین ہم — ناز سے اپنا جنہین کہتے ہین ہم غمہ یار

دیلم و سلجوق کی شوکت و شان کا سراغ
دبدبۂ دہلی و قرطبہ کی یادگار

عدل و تدبر کی روح لطف و عنایت کی جان
محفل احسان کی شمع باغ کرم کی بہار

سرمۂ چشم خرد غازۂ روئے ہنر
زینت شان و شکوہ رونق عز و وقار

معدن جود و سخا مخزن بذل و عطا
مظہر شان خدا سایۂ پروردگار

اس وقت کچھ جاپانی سکے منگوائے جاتے ہیں اور گرینڈ ڈیوک بندوق لے کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ ایک افسر سکے اچھالتا جاتا ہے اور گرینڈ ڈیوک سکہ کو زمین پر گرنے سے پہلے گولی کا نشانہ بناتا ہے۔ دس سکون مین سے تین سکون پر نشانہ ٹھیک بیٹھتا ہے۔ جس پر ہر طرف سے پھر واہ واہ کا غل ہوتا ہے اور اکثر افسر کہتے ہین یہ

"حضور جس طرح آپ نے دشمن کے ان سکون مین چھید کیا ہے اسی طرح ہم دشمن کے سینے کو اپنی گولیون سے چھلنی بنا دین گے"

عمر خانوف "معلوم ہوتا ہے کہ یہ کرتب بھی آپ کو پسند نہین آیا۔"

مظفر خان "اس کا جواب مجھ سے بہتر آپ کو خود ہز امپیریل میجسٹی دے سکتے ہیں"

عمر خانوف "مین یہ معما نہین سمجھا"

مظفر خان "میرا مطلب یہ ہے کہ جب ہز امپیریل میجسٹی زار روس اپنی ولیعہدی کے زمانہ مین بہ تقریب سیاحت ہندوستان تشریف لے گئے تھے تو ہز ہائینس وی نظام کے ہان کچھ دن کے لیے مہمان ہوئے تھے میزبان نے اپنے جلیل القدر مہمان کو ایک جلسہ دیا۔ اس موقع پر ہز ہائینس نے فن سپہ گری مین جو کمالات دکھائے اون کی تفصیل کے لئے تو بہت وقت چاہیے لیکن ایک ادنیٰ کمال نشانہ اندازی کے فن مین یہ دکھایا کہ دس گنیان ایک ایک کرکے اوپر اُچھالی گئین۔ جن مین سے اونھون نے آٹھ کو گولی سے اڑا دیا نشانہ اسے کہتے ہین۔ ہز امپیریل میجسٹی دیکھ کر اش اش کرنے لگے"

عمر خانوف "ہم نے تو یہ سنا تھا کہ ہندوستان کے مسلمانون کی حالت نہایت

خراب ہے اور اونکے امرا بالخصوص کاہل ۔ آرام طلب عیش پرست ہین اور اون سپاہیانہ اوصاف سے معرا ہوگئے ہین جن کے لحاظ سے اون کے اسلاف کی کبھی دنیا مین دہاک بندھی ہوئی تھی ۔ چنانچہ جب فوجی حلقون مین ہندوستان پر چڑہائی کرنے کا ذکر آتا ہے ۔ تو ہندوستانیون کی بزدلی اور زنانہ پن اس مہم کی کامیابی کا سب سے بڑا ذریعہ بتائی جاتی ہے ۔ مگر آپ کے بیان سے معلوم ہوا کہ نظام دکن ایک سپاہی آدمی ہے اور سپاہیانہ اوصاف سے متصف ہے ۔"

مظفر خان :۔ "محبوب علیخان ایک نہایت زحمت کش آدمی ہین ۔ سات سات آٹھ آٹھ گھنٹے ایک وضع مین کھڑے رہنا اونکے نزدیک ایک معمولی سی بات ہی ۔ شیر کے شکار کے عاشق ہین ۔ دکن مین شیر کا شکار گرمیون مین کیا جاتا ہے ۔ جنگل مین وہ گرمی پڑتی ہے کہ زمین تنور کی طرح تپنے لگتی ہے ۔ ایسے مین وہ بندوق ہاتھ مین لئے ہوئی گھنٹون پیادہ پا جنگل مین پھرا کرتے ہین ۔ اون کی شجاعت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ایک دفعہ اونکے کیمپ مین ایک شیر ایک خیمہ کے اندر گھس کر سو گیا یہ سنتے ہی آپ بندوق لئے ہوئے خیمہ کے دروازہ پر پہونچے ۔ مصاحبین بہت کچھ منع کرتے رہے لیکن آپ نے ایک پتھر اٹھا کر شیر کو مارا ۔ شیر بیدار ہوا ۔ اور بھبک کر ان پر جست کی ۔ اس وقت شیر کا فاصلہ ان سے چند ہی فٹ ہوگا ۔ انھون نے نہایت دلجمعی سے بندوق سر کی ۔ گولی شیر کے ماتھے مین لگی اور وہ زمین پر گر کر سرد ہوگیا ۔"

عمر خالوف :۔ "کیا کہنے ہین اس بہادری کے ۔ لیکن نظام کے تعلقات انگریزون کے ساتھ کیسے ہین ۔ امیر البحر کراخاف اور دوسرے روسی افسر جب ہندوستان پر حملہ کرنے کا ذکر کرتے ہین تو یہ خیال ظاہر کیا جاتا ہے کہ ہندوستان کے نواب اور راجے مہاراجے انگریزی گورمنٹ سے بوجہ اوس کی سختیون اور مظالم کے نہایت درجہ تنگ آگئے ہین ۔ اس لیئے جب ہماری فوج حدود ہندوستان مین قدم رکھے گی تو یہ سب

والیان ملک ہمارے ساتھ آملین گے "

مظفر خان " دل خوش کر لینے کے لیئے اچھا خیال ہے حضور نظام نے ایک موقعہ پر اپنی فوج کو مخاطب کر کے ایک تقریر کی تھی اوس سے اون کی پالیسی کا اندازہ ہوسکتا ہے - اوس تقریر کے الفاظ مجھے یاد ہین سن لیجئے -

اُے جان نثار فوج ظفر موج لشکر ہے　　جوہر ہین تم مین صورت شمشیر آبدار
رخ رخ سے مرد مرد کی مردانگی عیان　　رگ رگ سے فرد فرد کی جرارت ہی آشکار
ایسے سپاہیون کی سپاہی کو قدر ہے　　تعریف کیون نہ آئے میری لب پہ بار بار
فن سپہگری میری میراث جد کی ہی　　میرا اسی سے نام اسی سے ہی افتخار
عزت تمہاری ہے وہ میری عین آبرو　　رکھا میرے بزرگون نے تم کو بصد وقار
سرکار دونون رکھتے ہین باہم جو اتحاد　　یہ دوستی ہے سارے زمانہ پر آشکار
مجھ کو نہین دریغ کبھی جان و مال سے　　جانین گے اور جانتے ہین اہل روزگار
اے اہل فوج دل سے اطاعت وہ تم کرو　　سمجھین جناب قیصر ہند اپنا جان نثار
تم خیر خواہ دولت برطانیہ رہو　　ہو کامگار اسی سے اسی سی ہونا مدار
تا زندگی کرین گے اطاعت بہ جان و دل　　جو ہین نمک حلال سپاہی وفاشعار
طاعت کے بعد جو ہے اطاعت کا پابند　　دنیا و دین مین وہ نہ کبھی ہوگا شرمسار
ماتحت مانے حاکم اعلے کے حکم کو　　یون اہل روزگار کی ہو طرز روزگار
مالک سے کام رکھے نہ رکھے کسی سے کام　　اوس کا اسی مین نفع اسی مین ہی افتخار
لغزش نہ ہو اگر نہ گرے گا وہ سر کے بل　　تھامے رہے عنان اطاعت کو استوار
اس کو بھی ہو یقین عنایت اسی طرح　　سرکار کو ہے جیسے سپاہی کا اعتبار
گر قاعدی سے ہو تو اعدوہ چیز ہے　　کرتی ہے اس کی مشق پیادہ کو شہسوار
اعضا یونہی ہون چست یونہی کام ہون درست　　محنت سے جی چرائے سپاہی نہ زینہار

کاہل وجود ہو کے نہ غفلت کرے کبھی
ہر دم ہو کیل کانٹے سے اپنے وہ ہوشیار

یہ بات ہے ضرور سپاہی کے واسطے
کب مستقل مزاج کو ہوتا ہے انتشار

مردوں کا نام صفحۂ ہستی پہ رہ گیا
افسانہ تہمتن و بیژن ہے یادگار

جو ہیں جری شجاع وہ اب تک ہیں نامور
شہرت پذیر سارے جہان میں ہے اون کا وار

کیسا علم ہے حضرت عباس کا علم
نامی ہے کیسی حیدر صفدر کی ذوالفقار

آصف ہزار شکر ہے پروردگار کا
دی مجھکو ایسی فوج وفادار جان نثار"

عمر خانوف "اگر ہندوستان کے دوسرے والیان ملک کے خیالات بھی ایسے ہی ہیں تو ہندوستان کا فتح کرنا ذرا ٹیڑھی کھیر ہے"

مظفر خان "گستاخی معاف پہلے مشرق اقصیٰ کی تو خیر منائیے اوس کے بعد بیچارے ہندوستان کی بھی عنان توجہ منعطف کر لیجیئے گا"

ساتواں سین

لائویانگ ۔ گرینڈ ڈیوک بوری کا خیمہ

گرینڈ ڈیوک بوری کم سن اور صاحب جمال معشوقوں کے جھرمٹ میں بیٹھا ہوا ہے ۔ شراب کا دور چل رہا ہے۔

گرینڈ ڈیوک (ایک نازنین سے) :۔

ساقی بدہ رطلے گران زان می کہ دہقان پرورد
اندہ برد غم بشکرد شادی دہد جان پرورد

در خم دل پیر مغان در جام مہر زرفشان
در دست ساقی قوت جان رخسار جانان پرورد

در جان جہد زان پیشتر کاندر گلو یابد خبر
نارفتہ از لب در جگر از رنج گلستان پرورد

بردل کشاید بوستان بر رخ نمایدار غوان — درمغز کارد ضمیران در روح ریحان پرورد

شادی دہد غمناک را کسرے کند ضحاک را — بیجا دہ سازد خاک را وز خاک انسان پرورد

از سنگ سازد توتیا وز خاک آرد کیمیا — از درد انگیزد صفا وز درد درمان پرورد

برگل چکانی گل شود بر خس چکد سنبل شود — زاغ ار خورد بلبل شود صد گونہ الحان پرورد

(قاآنی)

نازنین شراب کا گلاس بھر دیتی ہے اور گرینڈ ڈیوک کہتا ہے:-

”جان من اپنی برق وش نگاہوں سے میرے دل کو تو چھیڑ رہی ہو اپنی نورانی انگلیوں سے ذرا پیانو کو بھی چھیڑو“

ایک پیانو بجاتی ہے اور دوسری گاتی ہے:-

جو ہنستے تھے میخواروں پر اور کل تک تھے ہشیاروں میں — ہیں آج اس نرگس میگون کے متوالوں اور سرشاروں میں

مجھ جیسے پری رخساروں سے ہی رونق سب نظاروں کی — ہے رنگ میرا گلزاروں میں ہے نور میرا سیاروں میں

میں حسن و جمال میں یکتا ہوں میں دیبا ہوں رعنائی کی — اور غمزہ و عشوہ و ناز و ادا شامل ہیں میرے اطواروں میں

کوئی چمن اور گلزار نہیں جو بے خلش و بے خار نہیں — بے وجہ میرا انکار نہیں پوشیدہ میری اقراروں میں

جو کام سپاہی لیتے ہیں میدان میں تفنگ و خنجر سے — میں نے وہ کام نکالا ہے گھر بیٹھے بیٹھے تاروں میں

دم بھرتے ہیں میری غلامی کا سر میرے قدم پر رکھتی ہیں — جو زینت مسند بنتے ہیں سرکاروں اور درباروں میں

تیسری نازنین -(چوتھی سے)

”دیکھا ہوا ہمارے حضور نے انہیں منہ لگایا تو کیسی بڑھ بڑھ کے باتیں کرنے لگیں ذرا نکھ سکھ سے درست ہونے پر یہ غرہ ہے کہ ہمارے حضور کا سر اپنے قدموں پر رکھوانے کا دعویٰ پیدا ہو چلا۔ اگر حقیقت میں خوبصورت ہوتیں تب تو ہمارے بھولے بھالے شاہزادے کو جہانپ میں ہی بند کر کے رہتیں۔ ہمارے شاہزادے کی جوتیوں کا صدقہ ہے جو آج اس مرتبہ پر پہونچی ہوئی ہیں ورنہ انہیں کوئی پوچھتا تک نہیں“

چوتھی:- ”بہن تم نے سچ کہا۔

کیا قدر ہے ایسے حسینون کی جو آگے بکین بازارون مین ہے پھول کی عزت ڈالی سے ٹوٹا تو گلے کا ہار ہوا

کپتان اسکابیلاف اندر آتا ہے اور کہتا ہے :۔

"حضور سپہ سالار ملنا چاہتے ہین ۔مین نے برابر والے خیمہ مین بٹھا دیا ہے"۔

گرینڈ ڈیوک :۔ کروپٹکن کی عقل شاید چرنے گئی ہے یہ کونسا وقت مجھ سے ملنے کا ہے ۔ رات کے دس بج چکے ہین ۔ اور اوسے جرارت کیسے ہوئی کہ آکر میرے عیش مین خلل انداز ہو ۔ کہہ دو مین نہین مل سکتا "

کپتان اسکابیلاف :۔ "حضور جرنیل کروپٹکن آخر سپہ سالار ہین ۔ کوئی نہایت ہی ضروری کام ہوگا جو ملنا چاہتے ہین ۔ خانہ زاد کی ناقص رائے مین مناسب ہوگا کہ دو چار منٹ کی باریابی کی عزت اونہین عطا فرمائی جائے "

گرینڈ ڈیوک :۔ "اچھا اگر تم اصرار کرتے ہو تو مل لیتا ہون "

اُٹھکر برابر والے خیمہ مین جاتا ہے جہان سپہ سالار افواج روس بیٹھا ہوا ہے ۔ دو ایڈیکانگ پیچھے کھڑے ہین ۔

گرینڈ ڈیوک :۔ "جرنیل کروپٹکن نے اس وقت غریب خانہ پر کیون قدم رنجہ فرمایا "

جرنیل کروپٹکن :۔ "یور امپیریل ہائینس کو معلوم ہوا ہوگا کہ جب جنگ نانشن کے بعد جاپانیون نے خشکی کی طرف سے پورٹ آرتھر کا محاصرہ کرلیا اور خاکنائے کنچا کا سد باب ہوگیا تو ہز امپیریل میجسٹی کے فرمان قضا شیم کی تعمیل مین مین نے لایو یانگ سے جرنیل اسٹیکل برگ کو پینتیس ہزار فوج اور ایک سو توپین دے کر پورٹ آرتھر کی طرف روانہ کیا تاکہ دشمن کو جس کی جمعیت چالیس ہزار تھی پورٹ آرتھر کے رستہ سے ہٹا دیا جائے "

گرینڈ ڈیوک :۔ "ہان ۔ اور مین یہ بھی جانتا ہون کہ یور اکسیلنسی نے اس حکم کی تعمیل بادل ناخواستہ کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جنگ ٹلوسو مین ہمارے آٹھ ہزار افسر اور سپاہی مقتول و مجروح ہوئے کئی سو افسرون اور سپاہیون کو دشمن نے قید کرلیا اور چودہ توپین بھی دشمن نے چھین لین

بہ خلاف اس کے دشمن کی مقتولین و مجروحین کی تعداد ۱۱۶۲ سے بڑھنے نہ پائی۔ اور مجھ کو اس بات کا بھی علم ہے کہ جنگ ٹلوسو کے بعد کیا چاؤ موٹین لنگ اور تاشی چاؤ پر خونریز لڑائیاں ہوئیں جن مین برابر ہماری فوج پسپا ہوتی رہی اور غنیم فتحیاب ہوتا رہا اور ہمارے ہزارہا سپاہیون اور صدہا توپون کا نقصان ہوا۔ باوجودیکہ ہماری جمعیت ہر موقعہ پر دشمن کی جمعیت سے زیادہ تھی اور ہماری توپون کی تعداد بھی کم نہ تھی۔"

جرنیل کروپٹکن "جب یور امپیریل ہائینس کو اتنی بہت سی باتین معلوم ہین تو یہ بھی معلوم ہوگا کہ آخران مسلسل شکستون اور ہزیمتون کا سبب کیا ہے"

گرینڈ ڈیوک "ایک سبب تو یہی ہے کہ امیر البحر کراغاف کی اور یور اکسلنسی کی نہین بنتی امیر البحر اگر کہتے ہین کہ دو اور دو چار ہوتے ہین تو یور اکسلنسی کا دعویٰ یہ ہوتا ہے کہ نہین پانچ ہوتی ہین"

جرنیل کروپٹکن "ہین یور ہائی نس کی نگاہ دوربین اور عقل دقیقہ سنج کا قایل ہوگیا۔ لیکن ایک سبب کو یور ہائی نس نے نظر انداز کر دیا"

گرینڈ ڈیوک "وہ کیا"

جرنیل کروپٹکن "وہ یہ کہ جو فوج میری ماتحتی مین دی گئی ہے اوس مین ایسے ایسے افسر موجود ہین۔ جنھین نہ اپنے سپہ سالار کے حفظ مرتبت کا خیال ہے نہ اپنی خودداری کا۔ جو سینٹ پیٹرسبرگ سے کئی ہزار میل کا فاصلہ طے کرکے آئے تو ہین مشرق اقصی مین جاپانیون سے لڑنے کے لئے لیکن زہرہ وش اور جادو نظر پریون کا ایک اکھاڑا بھی اپنے ساتھ لیتے آئے ہین۔ جو رہتے تو ہین فوجی کیمپ مین مگر زندگی بسر کر رہے ہین اس طرح کہ گویا کسی چکلے مین پڑے ہوئے ہین (تیور بدل کر) مین یور ہائینس کو بحیثیت اوس فوج کے سپہ سالار ہونے کے جس کے مالک و آقا ہز امپیریل مجسٹی ہین حکم دیتا ہون کہ ان بیسواؤن کو جو آپ کے ہمراہ ہین اور جن سے ہماری فوج بدنام ہو رہی ہے فوراً ریل مین سوار کرا کے واپس بھیج دیجئے"

گرینڈ ڈیوک ۔ (مارے غصہ کے جامہ سے باہر ہوکر) "جنرل کروپٹکن شاید آپکو یہ معلوم نہین کہ آپ کے سامنے اس وقت کون شخص کھڑا ہوا ہے اور یہ باتین آپ کس سے کہہ رہے ہین۔ اور آپ خود کون ہین"

جنرل کروپٹکن ۔ (نہایت سنجیدگی اور متانت سے) "مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ مین ہز امپیریل میجسٹی زار روس کی افواج قاہرہ کا سپہ سالار ہون اور میرے سامنے ہز میجسٹی کے بھتیجے گرینڈ ڈیوک بوری کھڑے ہین جن کی موجودہ حیثیت اس سے زیادہ نہین کہ وہ میرے ماتحت ایک لفٹننٹ ہین"

گرینڈ ڈیوک ۔ (گرج کر) "خبردار او بدتمیز۔ بے شعور۔ ناہنجار بداطوار۔ یہ سن کی سی ڈاڑھی جو تو نے بڑھا رکھی ہے اسے پکڑ کرا تنے جھٹکے دئے ہونگے کہ سب ہیکڑی خاک مین ملجائے گی۔ نکل جا میرے خیمہ سے فوراً ورنہ میری تلوار میرے قابو مین نہ رہے گی"

جنرل کروپٹکن "یور ہائینس زبان سنبھال کے گفتگو کیجئے۔ مین اگر چاہون تو اسی وقت آپ کو گرفتار کرسکتا ہون"

گرینڈ ڈیوک ۔ (میان سے تلوار کھینچکر) "تو پہلے یہان سے زندہ تو بچ نکل"

یہ کہہ کر ایک تلا ہوا ہاتھ کروپٹکن پر مارتا ہے۔ کروپٹکن پھرتی سے دو قدم پیچھے ہٹ کر وار خالی دیتا ہے لیکن اوس کی ناک کا بانسا پھر بھی زخمی ہو جاتا ہے۔ ایڈیکانگ بیچ بچاؤ کر کے دونون کو الگ کرتے ہین۔

آٹھوان سین

زار کا محل

زار کا شیرخوار ولیعہد ایک زرنگار پنگوڑے مین سو رہا ہے زار اس کے قریب ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے چہرے سے افسردگی ٹپک رہی ہے اور اپنے دل سے اس طرح باتین کر رہا ہے:-

"کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

"کار ہر کس نیست بار عالمے برداشتن — درد سر بسیار دارد بر سر افراشتن"

"لوگ سمجھتے ہونگے کہ مین بڑا خوش قسمت ہون کروڑہا انسانون کی قسمت کا فیصلہ میرے قلم کی ایک کشش پر موقوف ہے۔ خون کے دریا میرے پرغرور سر کی ایک جنبش سے بہہ سکتے ہین اور سونے چاندی کا مینھ میری سحر آلود زبان کے ایک لفظ سے برس سکتا ہے۔ جرمنی فرانس اور آسٹریا جیسی زبردست سلطنتون کے تاجدار میری دوستی کے خواہان ہین اور برطانیہ وامریکہ جیسی عدیم المثال دولتین میرے قشون قاہرہ کی ہیبت سے ترسان ولرزان۔

"یہ سب سچ ہے لیکن اگر کوئی میرے پہلو کے اندر آکر اوس مضغہ گوشت کی کیفیت دیکھے جسے دل کہتے ہین تو اوسے معلوم ہوجائے کہ زار نکولس اپنے رعب وجلال۔ سطوت وجبروت اور خزانہ وفوج کے مقابلہ مین ایک منٹ بھر کی اوس سچی راحت واطمینان کو زیادہ قیمتی خیال کرتا ہے جو اوس کی وسیع سلطنت کے ایک غریب دہقان کو حاصل ہے۔

"جب سے یہ نامبارک جنگ شروع ہوئی ہے مجھے نہین یاد پڑتا کہ مین ایک رات بھی چین سے سویا ہون یا ایک وقت کے کھانے مین بھی مجھے لطف آیا ہو۔ معلوم نہین مجھ سے ایسا کونسا گناہ سرزد ہوا ہے جس کی یہ سزا بھگت رہا ہون کہ ایک چھوٹی سی ہیچ میرز اور کس مپرس ایشیائی حکومت جس کے دوسرے ہم چشمون کے مقدر مین قسام ازل نے ذلت اور غلامی کے سوا اور کچھ نہین لکھا مجھ کو پے در پے زکین اور ہزیمتین دے رہی ہے۔ فتح کی خبر کو مین تو ترس گیا۔ مشرق سے جب آتی ہے تو کسی بحری شکست کی خبر یا کسی بری زک کی رپورٹ۔ میرے مشرقی بیڑے کا ایک بڑا حصہ برباد ہوچکا جو باقی بچا ہے وہ پورٹ آرتھر کی دیوارون کے نیچے جان توڑ رہا ہے۔ اور خدانخواستہ خدانخواستہ دشمن نے پورٹ آرتھر لے لیا تو اوس کا بھی خاتمہ ہے۔ مین نے حکم تو دے دیا ہے کہ امیر البحر روزونسکی بالٹک کا بیڑا لے کر پورٹ آرتھر والے بیڑے کی کمک کو مشرق کی طرف روانہ ہو لیکن کیا معلوم یہ بیڑا وہان تک پہونچتا

بھی ہے یا نہین - بارہ چودہ ہزار میل کا بحری سفر ایسی حالت مین جبکہ دولت برطانیہ جو سمندر کی ملکہ ہے میری مخالف ہو بالٹک والے بیڑے کے لیے کچھ آسان نہین اور اگر وہان پہونچ بھی گیا تو کیا معلوم اوس وقت تک پورٹ آرتھر والے بیڑے کا کیا حشر ہو چکا ہو اور دشمن کے بیڑے کے ہاتھون جس کے حوصلونکو ہماری متواتر شکستون نے بہت کچھ بڑھا دیا ہے - اسے کیا پیش آئے -

"خشکی پر بھی میرے اقبال نے میرا ساتھ نہین دیا - یا لو - نانشن - ٹلوسو - کیا جاؤ - موتہین ڈلنگ ٹاشی چاؤ وہ منحوس مقامات ہین جن پر ہر دفعہ میرے مقدر نے پلٹا کھایا - جاپانیون نے چار لاکھ فوج مشرق الاقصی کے ساحلون پر اوتار دی ہے اور ایک لاکھ سے پورٹ آرتھر کا محاصرہ کرنے کے بعد تین لاکھ فوج سے لایو ینگ اور مکڈن کی طرف بڑھ رہے ہین کروپٹکن نے اپنی فوجین لایو ینگ مین جمع کی ہین - اگر اوس نے دشمن کو زک دی تب تو لڑائی کا رنگ بدل جائے گا - لیکن اگر لایو ینگ پر بھی جاپانی ہی جیتے تو غضب ہی ہو گیا - میرے مغربی رقیبون کی جو ابھی سے مجھے یہ مشورہ دے رہے ہین کہ جاپان سے صلح کر لو اوس وقت تو اور بھی بن آئیگی

"سپہ سالار اور نائب السلطنۃ کا خلاف میری جان کھائے جاتا ہے - ان دونون کی لاگ ڈانٹ سے بنا بنایا کھیل بگڑ رہا ہے - بہتر ہو گا کہ نائب السلطنۃ کو واپس بلا لون اور سپہ سالار کو فوجی امور مین مختار جزو و کل بنا دون - کل اوس کا خط آیا تھا کہ نائب السلطنۃ اوس کے کام مین رکاوٹین ڈال رہا ہے - ساتھ ہی اوس نے بوری کی بے عنوانی اور بدچلنی کی بھی شکایت کی ہے اس چھوکرے کو مین نے وہان ناحق بھیجا - خیر اسے وہان سے واپس بلوا بھیجتا ہون اور آرکنخیل مین کچھ دنون کے لیے نظر بند کر دیتا ہون -

"مین یہ جانتا ہون کہ میرے نصیب کا ستارہ تھوڑے دنون سے نحوست کے برج مین آیا ہوا ہے - لیکن ہمیشہ یہی لیل و نہار تھوڑے ہی رہنے والے ہین - جاپانیون کو جو اس وقت بڑھتے ہوئے چلے آ رہے ہین آخر مین پسپا ہونا پڑے گا - اون مین اتنا دم

نہین کہ آخر تک اسی طرح لڑتے رہین پھر بھی جو فتوحات اونہون نے حاصل کی ہین اون کی
وجہ سے دنیا کی نظرون مین میری وقعت بہت کم ہوگئی ہے اور یہی خیال ہے جو سانپ
بن بن کر میرے سینے پر لوٹتا ہے - انگریزی اخبار جن مین سب سے زیادہ بدلگام لنڈن کا ٹائمس
ہے اور جس کے نامہ نگار کو مین نے نہایت ذلیل کرکے اپنے ملک سے نکلوا دیا تھا
ابھی سے یہ بڑ ہانک رہے ہین کہ اس جنگ نے روس کی سب شیخی کرکری کر دی اور دنیا پر
ظاہر کر دیا کہ جسکو تم بلا سے بلے دربان سمجھے ہوئے تھے - اوس کی حقیقت کابوس خیالی سے
زیادہ نہین - بدتمیز نامعقول کہین کے !! نہ ہوئے میرے ملک مین - کھال کھنچوا کر بھس
بھروا دیتا - قیصر جرمنی جو اپنا بھی میرا دوست ہے اور جس نے اوس دستہ فوج کو جسکی کرنیلی
کا اعزاز مین نے اوسے عطا کیا ہے پہلو بڑھنے سے بڑھاوے کا تار دیکر مہذب دنیا کی
تمام دولتون مین حسب معمول اپنا چرچا کرا لیا دراصل اس تاک مین ہے کہ میری سلطنت کی
مغربی سرحد جو اوس کی حکومت سے ملی ہوئی ہے کسی طرح کمزور ہو جائے اور اوسے اپنے
استاد پرنس بسمارک کا سبق دہرانے کا موقعہ ملے لیکن مین اوس کی گھاتون سے خوب
واقف ہون - امریکہ والے بھی مجھ پر بے طرح خار کھائے بیٹھے ہین - چند ناہنجار یہودیون
کو مین نے اون کی سرکشی کی سزا ذرا سختی سے دی تو امریکہ کے پریذیڈنٹ صاحب
چلے مجھے مشورہ دینے کہ یہودیون کے ساتھ برابرتاؤ کرنا مناسب نہین مجھے بھی قسطنطنیہ
والا عبدالحمید سمجھ لیا کہ جائز ناجائز دباؤ ڈال کر جو چاہا منوا لیا - مین نے بھی وہ دندان شکن
جواب دیا ہے کہ امریکہ والے اپنا سا منہ لے کر رہ گئے ہون گے - ان سے کوئی پوچھے
کہ تم ایک آزاد سلطنت کے اندرونی انتظام مین دخل دینے والے کون - اسی لیے اب
یہ لوگ چاہتے ہین کہ جاپان سے مین صلح کرلون - لیکن کیا مین ایسا احمق ہون جو اتنا بھی
نہین سمجھتا کہ اگر مین نے صلح کر لی تو میری ناک کٹ جائے گی - فرانس البتہ میرا دوست ہے
لیکن اوس نے بھی انگریزون کے ساتھ رابطۂ اتحاد بڑھا کر مجھے اپنی طرف سے بدظن کر دیا ہے

اور مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگر فرنچ مہاجنون کے پاس اون کروڑ ہا روپیہ کی رقمون کی کفالت مین جو میری گورمنٹ نے اون سے قرض کے طور پر لی ہین خالی خولی دستاویزین اور تمسک ہی نہون تو فرانس بھی میری دوستی کا دم بھرنے پر مجبور نہ ہو۔ اور تو اور عبدالحمید بھی جو مشرق قریب کا مرد بیمار تھا لیکن جب سے جنگ یونان کے بعد سے سنبھالے لے کر بلے طرح ہاتھ پاؤن نکالنے شروع کئے ہین ۔اس موقع کو غنیمت جان کر میرے ساتھ ایسی چال چلا کہ مین دنگ رہ گیا اور مجھ سے ایک تھوڑی سی رعایت کے بدلے ایک ایسی بات منوالی کہ اگر مشرق اقصی کی جنگ سنگ راہ نہ ہوتی تو مین ہرگز نہ ماننا۔ بحر اسود مین میرے جو جنگی جہاز موجود ہین اون سے جنگ مین بہت بڑی مدد مل سکتی ہے بہ شرطیکہ عبدالحمید آبنائے ڈارڈ نلز کا دروازہ ان کے لیے کھول دے ۔ یہ جہاز علانیہ تو اس رستہ سے نکل نہ سکتے تھے کیونکہ اگر عبدالحمید اجازت دے بھی دیتا تو انگریز جو میری مخالفت پر اُدھار کھائے بیٹھے ہین بحر اسود کے بیڑے کی اس نقل و حرکت کو خلاف معاہدہ بتا کر ایک اودھم مچا دیتے ۔ اِسلئے ضرور ہوا کہ حکمت عملی سے کام نکالا جائے یعنی سانپ بھی مارا جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹنے پائے ۔ مین نے عبدالحمید کو اپنے سفیر کے ہاتھ کہلا بھیجا کہ بھائی جان اس وقت ہمسایہ کی طرح مجھ پہ عجب وقت پڑا ہے ۔ اگر اتنی مدد کرو کہ میرے دو جنگی جہازون کو جن پر تجارتی پھریرا اڑتا ہوا ہو گا آبنائے دردانیال سے باہر نکل جانے دو تو بڑی عنایت ہوگی اور اس کے علاوہ اگر مجھے یہ عام اجازت بھی دے دو کہ بحر اسود والا بیڑا جنگی اغراض سے آبنائے کے باہر جا سکتا ہے تو نہ صرف مجھ پر احسان ہو گا بلکہ مین اپنی اوس پالیسی کو جو بلقان کے متعلق ہے تمہاری مرضی کے موافق بدل دون گا۔ باقی رہی یہ بات کہ اس عام اجازت سے مین فائدہ کس طرح اٹھاؤن سو اوسکی یہ ترکیب ہے کہ فرانس اور جرمنی کو اپنا ہم صفیر بنا لون گا۔ اوس گرگ باران دیدہ نے اس کا جواب یہ دیا کہ تجارتی بھیس مین دو جنگی جہازون کو آبنائے دردانیال سے گذرنے کی اجازت اس شرط پر دی جا سکتی ہے

کہ گذشتہ جنگ [illegible]م کے تاوان کا جو بقایا ابھی تک باب عالی کے ذمہ واجب الادا ہے اوس مین [illegible]ں لاکھہ پونڈ رقم وصول شدہ مین محسوب ہون اور بحر اسود کے پورے بیڑے کو [illegible]ین سے گذر جانے کی اجازت اس شرط کے ساتھہ دی جاسکتی ہے کہ یہ بیڑا پھر [illegible]ین واپس نہ جانے پائے اور اس کے علاوہ مین اوس سازش کی شرکت سے [illegible]ں ہوجاؤن جس کی رو سے یورپین طاقتون مین یہ قرار داد ہوا ہے کہ مقدونیہ کا مالی [illegible]ظم یورپ خود اپنے ہاتھہ مین لے لے گا۔ ظالم نے کیسی کڑی شرطین پیش کین۔ لیکن مجبوری تھی۔ بہ جز ماننے کے چارہ نہ تھا۔ مین نے شق اول کو تو یہ سمجھہ کر منظور کر لیا کہ ٹرکی جیسی مفلس گورمنٹ سے تاوان کی رقم کے وصول ہونے کی امید موہوم ہے لہذا پچاس لاکھہ [illegible] عبد الحمید کو مجرا دینے مین میرا حقیقی نقصان کچھہ نہین ہوتا البتہ شق ثانی کا تسلیم کرنا ذرا مشکل ہے۔ مین اوس پر غور کرون گا۔"

بچہ کے رونے کی آواز سے زار کا سلسلہ خیالات ٹوٹ جاتا ہے وہ اوٹھہ کر بچہ کو تھپکتا ہے اور جب بچہ چپ ہو جاتا ہے تو تلخی کے لہجہ مین اوس سے اس طرح خطاب کرتا ہے۔

"اے بدنصیب بچے وہ کونسی کمبخت گھڑی تھی جب تو اس دنیا مین آیا۔ جب سے تو اپنے باپ کے گھر پیدا ہوا ہے تیرے ناشاد باپ کو ایک گھڑی چین کی نصیب نہین ہوئی۔ مجھے شکست پر شکست اور ذلت پر ذلت مل رہی ہے میدان جنگ سے جو خبر آتی ہے بری۔ سلطنت کے صوبون سے جو رپورٹ پہونچتی ہے رعایا کی بغاوت اور فساد کی۔ کیا مین ان تمام نحوستون اور بلاؤن کو تیری نحوست طالع کا نتیجہ سمجھون"

دروازہ کھلتا ہے اور زارینہ جسکا چہرہ غصہ سے تمتمایا ہوا ہے داخل ہوتی ہے اور کہتی ہے۔

"حضور ذرا اپنے نالایق و خود غرض مشیرون کی حماقت کا نتیجہ سمجھو۔ اس بیچارے بےزبان معصوم کو کیون کوسنے دے رہے ہو۔ بھاڑ مین جائے ایسا راج اور چولھے مین جائے تمہاری سلطنت اور فوج۔ نا صاحب مین اسکی روادار کبھی نہ ہون گی کہ میرے دودھہ پیتے

بچے کو کوئی منحوس کہے۔ منحوس ہون گے وہ موئے گرینڈ ڈیوک جن کی یہ آگ لگائی ہوئی ہے اور جنھون نے اپنے نفع کے لیے یہ جنگ چھیڑ رکھی ہے تاکہ فوج کو رسد بھیجنے کے بہانے سے کروڑون روپیہ غبن کر جائین خزانہ لوٹ کر کھائے جا رہی ہین تمھین بدنام کر رکھا ہے اور تم ہو کہ ٹس سے مس نہین ہوتے "

زار۔ (عاجزی سے) "بیگم اس قدر خفا کیون ہوتی ہو۔ بیٹا جیسا تمہارا ویسا میرا مصیبت مین انسان کا مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ ایک آدھ بات میرے منھ سے سخت نکل گئی تو تم ایسی بگڑین کہ آپے سے باہر ہو گئین۔ یہ کاغذ تمہارے ہاتھ مین کیسا ہے ؟

زارینہ "یہ پیرس اور برلن کے عطر فروشون کا تین سال کا بل ہے۔ تم سے کہا تھا کہ وزیر خزانہ کے نام حکم لکھ دو کہ پانچ لاکھ روبل (۱۶ لاکھ روپیہ) ادا کر کے حساب چکتا کر دے تم کئی دن سے ٹال رہے ہو گرینڈ ڈیوک کرورون روپیہ چکھ جائین وہ سب جائز لیکن میرے عطر کا بل جو دو ڈہائی لاکھ سالانہ کی حقیر رقم سے بڑھ کر نہین ہوتا اوس کی ادائی مین یہ پس و پیش کیا جائے۔"

زار۔ "بیگم اس وقت تم ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو۔ تم پر سے اربون روپیہ قربان دو ڈہائی لاکھ کی کیا حقیقت ہے مجھے خیال نہین رہا ورنہ یہ حساب کبھی کا بے باق ہو گیا ہوتا لیکن خفا نہ ہو تو ایک بات کہون "

زارینہ "کہو"

زار "اور کسی خیال سے نہین تو دنیا سازی ہی کے خیال سے اگر تم دوران جنگ مین لیونڈر اور عطر کا خرچ موقوف کر دیتین تو جس طرح اخبار ملکہ ڈوکی بی بی کے ایثار نفس اور سلیقہ شعاری کی تعریف کر رہے ہین جو اپنے ہاتھ سے اپنی زخمی فوج کے لیے پٹیان تیار کرتی ہے اور جس نے جنگ کے ختم ہونے تک کل لوازم عیش و عشرت اپنے اوپر حرام کر دیے ہین۔ اوسی طرح تمہاری تعریف بھی اخبارون مین چھپتی"

زاربینہ " اوس بندریا کی سلیقہ شعاری کی تعریفین جو چھپ رہی ہین وہ کچھ اس وجہ سے نہین کہ درحقیقت وہ مستحق تعریف ہے بلکہ میرے چڑانے اور دق کرنے کے لیے عصمت بی بی ازبے چادری - جاپانیون جیسی مفلس قوم کے پاس اتنا روپیہ کہان کہ اون کی ملکہ میری طرح تیس ہزار پاونڈ کی رقم ہر سال عطر پر خرچ کر سکے "

نوان سین

قسطنطنیہ - یلدیز کوشک

سلطان عبدالحمید خان مسند خلافت پر رونق افروز ہین - خاص خاص اعیان دولت باریاب ہین -

وزیر اعظم :-

کون ہے وہ حامی دین حارس شرع مبین — جس کی سطوت قوم کی یاور بنی ہو اور معین
کون ہے وہ ناخدا جس کے ہنر نے لی بچا — زورق اسلام گرداب بلا سے بالیقین
کون ہے وہ خضر فرخ پے بنا جو دستگیر — آبرو رکھ لی مسلمانون کی جس نے ہر کہین
کون ہے وہ چارہ ساز دردمندان جس پہ رشک — کھا رہا ہے ساکن علوی چرخ چارمین
کون ہے وہ جس کی ہمت جس کی شوکت جس کی شان — ہے مسلمانان عالم کے لیئے حبل المتین

وزیر صیغہ خارجہ :-

آسمان کوکب وہ شاہنشاہ ہے عبد الحمید — نائب ختم رسل ہے اور امیر المومنین
مرحبا اے محفل اجلال وحشمت را چراغ — حبذا اے خاتم اقبال و دولت را نگین
نام تیرا مصدر شان و شکوہ و حکمت — ذات تیری مظہر فیض لاالعالمین
اس کو کہیئے مرجع الطاف و اکرام عظیم — اوس کو لکھیے منبع احسان و انعام مبین
اس کو کہیئے محمل لیلائے تمکین و وقار — اوسکو لکھیے منہل سرچشمۂ دنیا و دین
نور علم و فن سے تو نے ملک کو روشن کیا — تو ہے بیشک مہبط فیضان عقل اولین

ہو چلا ہے عہد مین تیرے دمشق اور کعبہ ایک — صحن بطحا مین اُڑے گا اب براق آتشین
تو نے پہونچایا شہا اللہ کے گھر تک ہمین — بے گمان تجھ پر کرے گا رشک جبریل امین

وزیر صیغہ خارجہ :-

غلغلہ تیری جلادت کا پڑا آفاق مین — تیری صولت کو گئے ہین مان ابناے زمین
اہل یورپ نیم جان سمجھے تھے جس بیمار کو — لا کے پٹخنیان اڑنگے پر اوسی نے اون کو دین
تیری تیغ جانستان نے اہل یونان کو سبق — وہ پڑھایا حشر تک جس کو وہ بھولین گے نہین
اون کے لاشون سے ہین پر تھسلی کے دشت اور کوہسار — اون کے خون سے ہو رہی ہے سرحد یونان عجین
تا سما خیزد ہلال و تا سمک آید صلیب — گر ہمین سلطان بیمار است و ضعفش اینچنین

پرایویٹ سکرٹری :-

زار کی تادیب کا بھی وقت پہونچا تھا قریب — حد سے آگے بڑھ گیا تھا فتنۂ اعدائے دین
روس گستاخی سے منھ آتا تھا ٹر کی پہ مگر — اس سے غافل تھا کہ ہے عریان خدا کی تیغ کین
ڈلکیو نے حق لیا ہے چھین قسطنطنیہ کا — وہ ودیعت کی ادا سے ترک ہی بس کے ہین
روسیون کو بھاؤ آٹے دال کا یاد آگیا — مشرق اقصی مین جب بے بھاؤ کی پڑنے لگین

سلطان المعظم :-

خدا کا شکر ہے محسود ابناے زمان ہون مین — سمجھتے ہین یہ حاسد چند دن کا میہمان ہون مین
میری صحت بہت اچھی ہے ایزد کی عنایت سے — مگر یورپ کی نظرون مین مریض نیم جان ہون مین
مخالف ہر طرف سے ہین مجھے گھیرے ہوئے لیکن — نہین کچھ مجھکو ڈر بتیس دانتون مین زبان ہون مین
نصیب دشمنان ہو کر ٹلی مجھ سے بلا میری — رہین منت سنگ قضا کے آسمان ہون مین
نہ کیون کر ہو خدا کا فضل میرے حال کو شامل — حریم خواجۂ ہر دو سرا کا پاسبان ہون مین
خدا توفیق دے بار خلافت کے اٹھانے کی — امیر المومنین ہون حامل بار گران ہون مین
پکارے مجھ سے کہتی ہے یہ جنگ مشرق اقصی — کم از کم دس برس تک ضامن امن و امان ہون مین

سمجھتا ہے مجھے یورپ اور اُس کا راز داں ہے ... پھپھولے پھوڑتا ہے دل کے ترکی کی ترقی پر
حجازی ریلوے سے نعل در آتش ہوئے اعدا ... نہ ہون کیسے یہ ناقہ وہ ہے جس کا ساربان ہم ہین

وزیر اعظم :۔ "حقیقت مین امیر المومنین کی مدد خدائے پاک وقت پر کرتا ہے۔ جب شریر النفس آرمینیون نے سر اُٹھایا تھا اور فتنہ پردازان یورپ مدبرین انگلستان کے اوس ناعاقبت اندیش گروہ کی حمایت سے جس نے لارڈ بیکنسفیلڈ کی پالیسی کو فراموش کر دیا ہے دولت علیہ پر دھونس لیکر چڑھ دوڑے تھے اور معاملات کی حالت نہایت نازک ہوگئی تھی تو تائید غیبی ٹرنسوال کی لڑائی کی شکل مین ظاہر ہوئی اور کئی سال تک یورپ کی توجہ اودہر بٹی رہی۔ اسی طرح جب اعداے ملت بیضا جو اس تاک مین لگے رہتے ہین کہ دولت سنیہ کو کسی نہ کسی طرح سے نقصان پہونچائین ایک اور موقعہ پر جوڑ توڑ کرنے لگے تو خدا کا قہر اون پر جنگ ہسپانیہ و امریکہ کی شکل مین نازل ہوا۔ حضرت خلافت پناہی کی بیدار مغزی نے اور اُن حیرت انگیز ترقیون نے جو دولت عثمانیہ ظل سبحانی کے عہد مین علی الاتصال کر رہی ہے قسطنطنیہ کو یورپ کے رشک وحسد اور خوف کا مرکز بنا رکھا ہے یہی وجہ ہے کہ ہمین دق کرنے اور ستانے کا آئے دن کوئی نہ کوئی بہانہ تراشا جاتا ہے۔ بلقان کی شورہ پشت ریاستین یورپ اور خصوصاً ہمارے پشتینی دشمن روس کی شہ پا کر فتنے بپا کرتی رہتی ہین۔ اور جب دولت علیہ تیغ سیاست سے یہ فتنہ فرو کرتی ہے تو شوخ چشم یورپ کو دست اندازی کا کوئی نہ کوئی بہانہ مل جاتا ہے۔ روس کی سازشین ہمارے لیے خطرناک ہو چلی تھین کہ تائید غیبی پھر نمودار ہوئی اور جنگ روس و جاپان چھڑ گئی جس نے دنیا کو اچنبھے مین ڈال دیا۔ روس جسے اپنی بے شمار فوجون اور لازوال دولت کا ایسا گھمنڈ تھا۔ ایک چھوٹی سی طاقت کے مقابلہ مین پے در پے ایسی شکستین کھا رہا ہے کہ آج تک کسی قوم نے نہ کھائی ہون گی۔ سچ ہے۔ کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ"

سلطان المعظم:- "تاریخ اپنے آپ کو سات آٹھ سو سال کے بعد دہرا رہی ہے۔ اور مسیحی یورپ مجھ سے حروب صلیبیہ لڑ رہا ہے - فرق صرف اتنا ہے کہ گیارہویں اور بارہوین صدی کے عیسائی لڑائیان لڑتے تھے مگر انیسوین اور بیسوین صدی کے عیسائی ڈاکہ ڈالتے ہین - وہ دین کی خاطر خون بہاتے تھے یہ دنیا پر اپنی جان قربان کرتی ہین - وہ زبردستون کا مقابلہ کرتے تھے یہ زیر دستون کو جا دبوچتے ہین - وہ اسلامی ممالک پر یہ کہہ کر حملہ کرتے تھے کہ ہم تمہارا ملک فتح کرنا چاہتے ہین یہ مسلمانون کے باپ دادا کی میراث مین یہ کہہ کر دخیل ہوتے ہین کہ ہم بہ تقاضائے ہمدردی انسانی تمہین تہذیب و شایستگی سکھانے اور تمہاری مملکت کے نظم و نسق مین اصلاح کرنے آئے ہین - گاڈ فرے - لوئی ہفتم - کانرڈ - فرڈرک بار بروسا اور رچرڈ فن سپہ گری مین طاق تھے لیکن ولیم نکولس فرانسس جوزف - وکٹر ایمینوبل - لوبے اور اوسکے ہم چشم جنگ زرگری مین شہرۂ آفاق ہین - اون کا حربہ شمشیر برہنہ تھا ان کا ہتھیار میٹھی چھری - وہ قضائے معلق تھے یہ بلائے مبرم - لیکن یورپ کو یاد رہے کہ جس طرح نور الدین صلاح الدین اور نجم الدین اپنے ایک خدا کی مدد سے اپنے اعدا کے تین خداؤن پر غالب آئے اسی طرح عبد الحمید بھی انشاء اللہ العزیز توحید کی چھری سے تثلیث کے طلسم کو باطل کرتا رہے گا -

"ہارون الرشید نے ازراہ اخلاق و مروت بیت المقدس کی کنجیان شارلمین کے سپرد کردی تھین اور اس مین چندان قباحت نہ تھی کہ مشہد مسیح علیہ السلام کا کلید بردار ایک مسیحی تاجدار ہو لیکن خدا کی شان تو دیکھو کہ ایک مسیحی طاقت کے سر مین یہ سودا سمایا کہ خادم حرمین شریفین کو روضہ مقدس نبوی کی کلید برداری کی خدمت سے سبکدوش کرکے خود اوس کی قایم مقام بن جائے "

وزیر اعظم:- "شاید وہ وقت آگیا ہے کہ روح مصطفوی بے تاب ہو کر عرصہ محشر کے بجائے دنیا مین میزان عدل کے قایم کیے جانے پر اصرار کرے اور خدائے ذوالجلال

کی غیرت کو یکایک حرکت ہو"

سلطان المعظم: "سب سے زیادہ خطرہ مجھے روس کی طرف سے تھا۔ جو ٹرکی کے خلاف ہمیشہ جوڑ توڑ کرتا رہتا تھا۔ لیکن اوس کی تادیب و تنبیہ پر خدا نے جاپان کو مامور کر کے اوس کی سازشون کا کچھ عرصہ کے لیئے سدباب کر دیا اور ساتھ ہی ملک کے اندر بغاوت اور فساد کی آگ بھڑکا کر اس بات کا ثبوت دے دیا کہ وہ خود ارباب توکل کا میر سامان ہے۔ میدان جنگ سے جو خبرین آرہی ہین اون سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرق الاقصی مین روس کی حالت روز بروز نازک ہوتی جاتی ہے۔ مشرقی سمندر مین نکولس کی بحری طاقت کا تو خاتمہ ہو چکا اور مین نہین سمجھتا کہ بالٹک والا بیڑا ابھی بحر جاپان تک پہونچ کر اوس کے قصر حکومت کے مشرقی مینار کو جو تزلزل مین ہے گرنے سے بچالے گا خشکی پر بھی اوسے مسلسل و متصل ذلتین مل رہی ہین (پرائیویٹ سکرٹری سے) لایونگ اور شاہو کی لڑائیون مین روسیون کا نقصان کس قدر ہوا۔"

پرائیویٹ سکرٹری: "جنگ کی خبرون کا جو خلاصہ خانہ زاد نے امیر المومنین کے حضور مین مرتب کر کے پیش کیا تھا اوسکا لب لباب یہ تھا کہ فیلڈ مارشل اویاما کے ماتحت اس وقت منچوریا مین چار فوجین چار جرنیلون نوگی۔ کرو کی۔ نوزو اور اوکو کے ماتحت ہین جن مین سے ہر ایک فوج کی تعداد اوسط ساٹھ ہزار ہے۔ نوگی پورٹ آرتھر کا محاصرہ کر رہا ہے۔ باقی تینون فوجین لایونیگ کی طرف بڑہین۔ جہان کروپٹکن ایک لاکھ اسی ہزار فوج اور ۲۷۰ توپین لیے چالیس میل کی زندہ دیوار کھینچے پڑا تھا۔ جاپانی دو لاکھ کی جمعیت سے ۶۰۰ توپون کے ساتھ ایک قوس کی شکل مین روسیون پر حملہ آور ہوئے۔ ۲۳ر اگست سے ۴ر ستمبر تک جس مین دونون دن شامل ہین بازار قتال و جدال گرم رہا اور بارہ دن تک شبانہ روز علی الاتصال وہ وہ خونخوار معرکہ آرائیان ہوئین کہ ۱۸۷۰ع کی جنگ کی یاد تازہ ہو گئی۔ آخر روسی پسپا ہوئے لیکن کروپٹکن نے یہ کمال کیا کہ اپنی کل فوج کو جسے جاپانی گرفتار کر دینے والے تھے صاف

نکال کر مکڈن کی طرف لے گیا۔ ان معرکون مین ۲۶۰۰۰ روسی مقتول و مجروح ہوئے اور جاپانیون کا نقصان بقدر ۱۷۵۳۹ کے ہوا۔

"اس کے بعد کروپٹکن نے دریائے شاہو پر مورچے جمائے۔ روسی پیادہ فوج دو لاکھ تھی اور سوار ۲۶۰۰۰۔ توپین اون کے پاس ۹۵۰ تھین۔ اس کے مقابلہ مین جاپانیون کی جمعیت دو لاکھ اور توپین ۸۰۰ تھین۔ اس موقع پر کروپٹکن کو پورا بھروسہ تھا کہ وہ جاپانیون کو شکست فاش دے گا۔ چنانچہ حملہ کی ابتدا اوسی کی طرف سے ہوئی۔ روسی نہایت بہادری سے لڑے لیکن تقدیر کے لکھے کو کون مٹا سکتا ہے۔ جاپانیون کے آگے اون کی ایک پیش نہ گئی۔ آٹھ دن کی لڑائی کے بعد ۴۵ توپین اور بے شمار سامان رسد اور فوجی ذخیرے دشمن کے قبضہ مین چھوڑکر ۸۰۰ افسرون اور ۷۰۰۰۰ سپاہیون کے نقصان کا ماتم کرتے ہوئے روسی حسب معمول بھاگ کھڑے ہوئے۔ کروپٹکن جو شکست کھانے کے بعد میدان جنگ سے فوج کو صحیح و سلامت نکال لے جانے کے فن مین ید طولی رکھتا ہے اس دفعہ بھی کامیابی کے ساتھ اپنی پریشان حال جمعیت کے بہت بڑے حصے کو بھگا لے گیا۔ ورنہ کل فوج تباہ ہو جاتی۔ جاپانیون کے مقتولین و مجروحین کی تعداد ۱۵۸۷۹ تھی۔

سلطان المعظم ۔" پورٹ آرتھر اگر مسخر ہو گیا اور مکڈن پر جاپانیون نے اب کی دفعہ روسی فوج کا تختہ الٹ دیا اور بالٹک والے بیڑے کا بھی ٹوگو نے قلع قمع کر دیا اور قراین کہے دیتے ہین کہ یہ تینون باتین ضرور ہونے والی ہین تو روس کی کمر ٹوٹ جائے گی۔ لیکن اوس موقع پر یورپ جو نہین چاہتا کہ ایک مسیحی طاقت بالکل ہی برباد ہو جائے اور اوسکے دیکھتے دیکھتے ایک ایشیائی طاقت مشرق مین کوس لمن الملک بجانے لگے بیچ بچاؤ کرے گا اور جس طرح مجھے جنگ روم و یونان کے موقعہ پر فتح کا فائدہ نہ اوٹھانے دیا تھا اسی طرح جاپان کی ہوس کے ساتھ ایسی شرایط پر صلح کرا دے گا جو جاپان کے حق مین مفید نہ ہون گی۔ البتہ چونکہ انگریز جاپانیون کے دوست ہین لہذا جاپان کا زیادہ نقصان نہ ہوگا

" بہر حال اس جنگ کا ایک نتیجہ جسے ترکی سے تعلق ہے یقینی ہے - یہ ظاہر ہے کہ آج کل حکومت کی صف اول مین اوسی طاقت کو جگہ مل سکتی ہے جس کے پاس بہت سے جنگی جہاز ہون اور جس کا پھریرا سمندر پر اڑتا ہو - روس جسے اول اول پیٹر نے جہاز رانی کا سبق سکھایا ایک عرصہ تک دردانیال کی طرف للچائی ہوئی نظرون سے دیکھتا رہا لیکن یورپ کی دوسری طاقتین نہ چاہتی تھین کہ بحر روم اوس کی حرص وآز کا جولانگاہ بنے - اسی طرح بحیرہ بالٹک کی طرف بھی جرمنی اور انگلستان کی رقابت اوس کی بحری کوششون کا سد باب کرنے کے لیے موجود تھی ـــــ پھر روس نے ایران کی راہ سے خلیج فارس کی طرف بڑہنا چاہا لیکن اس پر بھی انگریزون کو تسلط پایا یہ نہ ہوسکتا تھا کہ وہ خشکی پر قانع ہو کر بیٹھ رہے لہذا وہ بحر الکاہل کی طرف بڑہا - اور پورٹ آرتھر کو اپنی بحری طاقت کا صدر مقام قرار دیا - لیکن جاپان مشرق مین اوس کی بحری امیدون کا خاتمہ کر رہا ہے - اب ضرور ہے کہ وہ پھر آبنائے باسفورس کی طرف نگاہ دوڑائے اور انگلستان اس وعدہ کے معاوضہ مین کہ وہ ہندوستان کی طرف آنکھ اوٹھا کر نہ دیکھے گا - اوسے قسطنطنیہ کی راہ سے بحر روم کی طرف بڑہنے کی اجازت دے -

" انگلستان کا تو ایسے وعدے سے بگڑتا ہی کیا ہے - لیکن روس کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ترکی اب سنہ ۱۸۷۷ء کا ترکی نہین ہے اور یورپ والون کو بھی سمجھ لینا چاہیے کہ جب تک سولہ لاکھ ترکون کا خون بہ نہ چکیگا اور اسلامی دنیا کے اون کروڑہا لوگون کی دعائین - جن کو میرے ساتھ دلی عقیدت ہے - بے اثر نہ ثابت ہو چک[illegible] گی - اوس وقت تک ترکی کی زمین کا ایک چپہ میرے عہد مین تو یورپ کا [illegible] نہین - بہر حال ابھی دس سال تک روس کی طرف سے مجھے کوئی خوف نہین - ا[illegible]ے فضل سے اس دس سال مین ترکی کی بری وبحری طاقت مین اتنی بڑہا لونگا کہ اگر تمام یورپ متفق ہو کر بھی ایشیائے کوچک مین دست اندازی کریگا تو جو تجربہ مشرق اقصی مین ا[illegible] وقت روس حاصل کر رہا ہے - وہ یورپ کو بھی دہرانا پڑیگا

اسی لئے مین حجاز ریلوے کی تکمیل مین اس قدر جلدی کر رہا ہون - اس ریل کے اجرا سے دولت عثمانیہ کی قوت کا شیرازہ جو سواد عرب مین پراگندہ ہو رہا ہے مجتمع ہو جائے گا - یہ ریل مسلمانان عالم کے لیے نہ صرف بیت اللہ شریف کے سفر مین آسانیان پیدا کر کے مذہبی لحاظ سے مسلمانون کی زندگی مین ایک بہت بڑا انقلاب پیدا کر دے گی - بلکہ مشرق قریب کے مسلہ کو یورپ کی رشک و حسد آمیز نگاہون کے سامنے ایک بالکل نئی شکل مین پیش کرے گی - بدانديشان ٹرکی اس سے بخوبی واقف ہین - چنانچہ یمن کے سادہ لوح عربون کو بھڑکا دے کر وہ میرے خلاف اکسا رہے ہین - لیکن اس سے کیا ہوتا ہے - ہمین اپنے کام سے کام ہے - حاسدون کو جلنے دو -

"بمیر تا برہی اے حسود کین رنجیست
که از عقوبت آن جز بمرگ نتوان رست"

وزیر اعظم :- "خدا امیر المومنین کا سایہ ہمارے سرون پر صدوسی سال تک قایم رکھے تاکہ جس کام کو حضرت خلافت پناہی نے اپنے مبارک ہاتھون سے شروع کیا ہے اوسے خود ہی انجام کو پہونچائیں"

حاضرین :- (یکزبان ہو کر) آمین !!

چوتھا ایکٹ

پہلا سین

بحر شمالی

امیر البحر روزوونسکی بحیرہ بالٹک والے جنگی بیڑے کو لیے ہوئے مشرق الاقصی کی طرف جا رہا ہے ۔

امیر البحر۔ (اپنے اسٹاف سے):۔

جنگ مشرق نے نیا ڈالا ہے ڈھنگ   آسمان نے کچھ عجب بدلا ہے رنگ

جن کو ہم سمجھے تھے روباہ و شغال   وہ تو نکلے غیرت پیل و پلنگ
جو بظاہر تھا کسی گھونگے کا منھہ   غور سے دیکھا تو تھا کام نہنگ
تھی خبر کس کو کہ ہم پر اس طرح   قافیہ کرنے کو ہے جاپان تنگ
جو زکین دشمن سے لیتے دین اب تک ہمین   ہو رہی ہین ہم کو وجہ عار و ننگ
لگ گیا بٹہ ہمارے نام کو   چڑھ گیا آئینہ شہرت پہ زنگ
غرق خون میرا جگر پہلو مین ہے   بے ٹھکانے ہو چلے ہین ہوش و ہنگ
قہر ہے آفت ہے۔ اہل ایشیا   اور وہ بھی ایک قوم زرد رنگ
اوس ہنر کی بن گئی ہے نکتہ دان   جو کہ تھا سرمایۂ ناز فرنگ
طبع مین اس کی ہین وہ جولانیان   جن کے آگے پست ہے اپنی امنگ
صنعت و حرفت مین ہے مغرب کی شان   دانش و حکمت مین ہے یورپ کا رنگ
ہے علم افراز بر و بحر پر   بن گئی ہے صاحب توپ و تفنگ
خوف اہل غرب کا بیٹھا ہوا   جن کے دل پر تھا مثال نقش سنگ

آج بند فکر سے آزاد ہین
پیلتے ہین ڈنڈ اور پیتے ہین بھنگ

ایک افسر یہ مثل مشہور ہے گھر کا بھیدی لنکا ڈہائے۔ جب گورے رنگ والی قومین ہی اٹھکر ان پلموہون کا ساتھہ دینے لگین تو پھر ہماری خانہ بربادی کیون نہ ہو۔ انگلستان اگر جاپان کے ساتھہ رابطۂ اتحاد نہ قایم کرتا اور اسکے علاوہ اگر امریکہ والے جاپانیون کے ساتھہ ہمدردی نہ کرتے تو اوسے ہم سے مقابلہ کرنے کی کبھی جرات نہ ہوتی۔ اور میرا تو یہ ایمان ہے کہ درپردہ یہ جنگ ہم سے انگریز کر رہے ہین۔ جنگ کے اخراجات کے لیے کروڑون روپیہ جاپانی انگریزون سے قرض لے رہے ہین اور انگریزی کارخانون مین جاپان کے لیئے جنگی جہاز تیار ہو رہے ہین ''

دوسرا افسر "لیکن واضح رہے کہ یہ قرض بلاسود نہین اور ان جہازون کی تیاری کی وجہ سے بھی انگریزی کارخانہ دارون ہی کی جیبین جاپانی اشرفیون سے لدجائین گی"

تیسرا افسر ۔" یہ آپ نے کیا بات کہی ۔ آج کل کے زمانہ مین کون کسی کو مفت روپیہ دیتا ہے ۔ یہ اور بات ہے کہ انگریزون کی قوم نہایت حریص اور بخیل اور زرپرست ہے ۔ روپیہ کے معاملہ مین خویش واقربا تک سے اون کا یہ سلوک ہے کہ انگلستان کے ایک وزیراعظم کے ہان جب اوس کا داماد کچھ دنون کے لئے جاکر مہمان ہوا تو رخصت ہوتے وقت خسر صاحب نے اپنی بیٹی کے شوہر کے کھانے کا بل جو بہ قدر وس پاونڈ چھہ شلنگ آٹھ پنس پونے چار فاردنگ کے ہوتا تھا پیش کرکے رقم وصول کرلی ۔ لیکن اس سے یہ کہان لازم آتا ہے کہ انگریز جاپانیون کو مصارف جنگ کے لیئے قرضہ دین تو اوس پر سود نہ لین یا اونہین مفت مین جنگی جہاز بنا دین ۔"

امیر البحر روز ونسکی ۔" یہ وقت ان چہ میگوئیون کا نہین جو بات مین آپ لوگون سے اس وقت کہتا ہون دل کے کانون سے سنیئے ۔ بات یہ ہے کہ مشرق الاقصی مین معاملات کی حالت نہایت نازک ہو رہی ہے ۔ ہمین زکون پر زکین اور شکستون پر شکستین مل رہی ہین ۔ اعلیحضرت زار روس نے جس وقت اس جنگی بیڑے کی کمان میرے سپرد کی تو فرمایا کہ گو مجھے پورا یقین ہے کہ مشرق مین پہونچ کر تم اس بیڑے سے جاپان کی بحری قوت کا شیرازہ بکھیر دوگے اور روسی بحری قوت کی میزان پھر روبہ اعتدال ہو جائے گی لیکن مآل اندیشی اور عاقبت بینی کا تقاضا یہی ہے کہ جس طرح ممکن ہو تم رستہ مین کوئی کارروائی ایسی کرو جس سے انگریزون کو مجبور ہوکر ہم سے جنگ کرنی پڑے تاکہ ایک وقت مین دو مخالف طاقتون سے برسرپیکار ہونے کے باعث ہم ازروے معاہدہ فرانس کو اپنا شریک بناکر میدان جنگ مین لاسکین اور اس ذلت سے بچ جائین کہ ایک چھوٹی سی ایشیائی ریاست یکہ وتنہا ہمارے دانت کھٹے کر رہی ہے ۔ مین نے اس کے جواب مین

اعلیحضرت سے عرض کیا کہ فرمان واجب الاذعان بہت بجا اور درست ہے۔ اس کی تعمیل میں مین کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھون گا۔ ارشاد خسروی کی تعمیل کا آغاز مین نے اس ترکیب سے کیا کہ یہ خبر بعنوان شایستہ تمام یورپ مین مشتہر کرا دی کہ جاپانیون نے بالٹک والے بیڑے کی روانگی کی خبر سنکر رستہ مین ہم پر حملہ کرنے کے لیے جابجا تارپیڈو کشتیان لگا رکھی ہین۔ یہ مین اچھی طرح سے جانتا ہون کہ غنیم کی کوئی تارپیڈو کشتی رستہ مین موجود نہین ہے۔ لیکن میرا مطلب اس افواہ کی اشاعت سے یہ تھا کہ جو انگریزی جہاز ہمین رستہ مین ملین اونھین موقعہ پاکر غرق کر دیا جائے اور بعد مین دنیا کے سامنے عذر پیش کیا جائے کہ ہم کو ان جہازون پر غنیم کے جہازون کا گمان ہوا تھا۔ اس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ یہ ہوگا کہ انگریز آپے سے باہر ہوکر روس کے خلاف اعلان جنگ کرین گے۔ اور ہمارا مقصد پورا ہو جائیگا آپ لوگ میرا مطلب سمجھے؟"

سب افسر "خوب۔ انگریزون نے اگر اعلان جنگ نہ بھی کیا تو کم از کم اون کا نقصان تو ہوگا"

ایک افسر داخل ہوتا ہے اور کہتا ہے:-

"طلایہ کی دو کشتیان جو بیڑے کے آگے لگے جارہی تھین اور بہت دور آگے نکل گئی تھین یہ تار دیتی ہین کہ تیس چالیس ماہی گیر جہازون کا ایک انگریزی بیڑا سمندر مین مچھلیان پکڑ رہا ہے"

امیر البحر روژ ونسکی "ع غیب سے سامان دیکھو تو خدا نے کیا کیا، خوب شکار ملا۔ رات بھی اندھیری ہے۔ اس بیڑے پر گولے برسانے چاہئین"

بیڑا مچھوون کی طرف روانہ ہوتا ہے۔ جب وہ قریب آجاتے ہین تو حکم دیتا ہے کہ اون پر گولہ باری کی جائے۔ گولون کا مینھ برسنے لگتا ہے۔ بیچارے ماہی گیرون کے چند جہاز غرق ہوجاتے ہین چند کے مستول۔ بادبان اور سطح آب سے اوپر کا حصہ چھلنی بن جاتا ہے۔ بیسیون ماہی گیر اور اون کی

بیبیاں اور بچے مارے جاتے ہیں یا زخمی ہو جاتے ہیں - کچھ جہاز امیرالبحر کی دستبرد سے باقی بچتے ہیں جن کے زخمی و مجروح ماہی گیروں کو مصروف نالہ و بکا چھوڑ کر امیرالبحر اپنا جنگی بیڑا لیے ہوئے آگے روانہ ہوتا ہے -

دوسرا سین
ٹوکیو سمندر کا کنارہ

ایمی ساحل پر اپنی سہیلی کے ساتھ ٹہل رہی ہے -

ایمی (سمندر کی طرف مخاطب ہو کر)

اے دریا کی مصفا لہرو — اٹھو ابھرو اترو ٹھہرو
گرچہ ہے پہنائی میں سمندر — ہمسر گنبد اخضر ہے در
اور تمہاری آبلہ پائی — عقد ثریا کے منہ آئی
جس کی بدولت تا لب ساحل — تم کو پہنچنا ہو گیا مشکل
لیکن ہے وہ کام مبارک — جس کا ہوا انجام مبارک
ختم سفر ہوتا ہے تمہارا — آ پہونچا دریا کا کنارا
محنت لگ گئی ساری ٹھکانے — مشکل کی آسان خدا نے
مضطرب و بے تاب ہو پھر کیوں — رنگ رخ سیماب ہو پھر کیوں
ساحل کو ٹھکرانا کیسا — ماتھے پر بل لانا کیسا
جس نے تمہارا آنا دیکھا — اوس نے گویا جانا دیکھا
اپنے زور میں گرنا کیسا — منہہ کی کھا کر پھرنا کیسا
بڑھ نہیں سکتی ہو تم حد سے — فائدہ کیا پھر جد و جہد سے
تم بھی ہو کیا انسان کی طبیعت — اصل ہے جس کی حرص و رعونت

ظلم تکبر اور طغیانی — ہوگئی جس کی فطرت ثانی
وہ انسان کہ ساری خدائی — جس کی آنکھ کے تل مین سمائی
حرص کے پاؤن اگر پھیلائے — چادر ارض و سما تھڑ جائے

سہیلی " بہن اس وقت کس سوچ مین ہو - یہ جی مین کیا ترنگ آئی کہ موجون سے باتین کرنے لگین - کچھ مجھ سے بھی تو کہو "

امینہ " مجھے رہ رہ کر یہ خیال آرہا ہے کہ اگر انسان ٹھنڈے دل سے اپنی ہستی اور اپنے انجام پر غور کرے تو اس دو دن کی زندگی کے لیے دوسرون کی امیدون اور آرزوؤن کے خون سے اپنی حرص و آز کی کھیتی کو نہ سینچے - آج کل کے زمانہ مین انسان کی عمر کا اوسط پچیس سال سے زیادہ نہین - اس پچیس سال مین اپنے حظ نفس کے لیے وہ کتنون کی جان لیتا اور کتنون کے دل توڑتا ہے جنگل کے وحشی درندے تک فطرت کے اس قانون کی پیروی کرتے ہین کہ بقائے نوع کے لیے آپس مین لڑائی جھگڑا نہ کیا جائے اور ایک دوسرے کا خون نہ بہایا جائے لیکن انسان جو عقل و دانش کا پتلا تہذیب و شائستگی کا خازن رحم و انصاف کا مدعی اور امن و صلح کا موید ہے اپنے تھوڑے سے فائدہ کے لیے کہ وہ بھی اکثر انانیت اور نفسانیت کا پہلو لیے ہوئے ہوتا ہے اپنے ہزارون لاکھون ہمجنسون کا خون بے دریغ بہا دیتا ہے - اسی جنگ کو دیکھو جس نے اقصائے مشرق بلکہ تمام دنیا مین ایک تہلکہ ڈال رکھا ہے - اس کے چھڑنے کا باعث کیا بات تھی ؟ فقط اتنی کہ روس کا شہنشاہ جس کی سلطنت کا رقبہ اس قدر وسیع ہے کہ اگر موجودہ آبادی دس گنی بھی ہو جائے تو بہ آسانی اس مین سما سکے اور اس کی پیداوار پر زندگی بسر کر سکے - یہ چاہتا تھا کہ منچوریا اور کوریا کا علاقہ بھی زبردستی اپنی سلطنت مین شامل کر کے رفتہ رفتہ جاپان کے ساتھ بھی وہی سلوک کرے - کسی نے سچ کہا ہے -

"ہفت اقلیم ار بگیرد پادشاہ ہم چنان در بند اقلیمے دگر"

اور یہ روس کا شہنشاہ وہی شخص ہے جس نے اب سے چند سال پہلے تمام دنیا کے تاج دارون کے سامنے یہ تجویز پیش کی تھی کہ اب عالمگیر امن وصلح کا دور آگیا ہے۔ ہم کو چاہیئے کہ اپنی اپنی فوجین اور بیڑے گھٹا دین اور جو روپیہ اور محنت بنی نوع انسان کا گلا کاٹنے کی تیاریون پر اٹھ رہا ہے وہ امن وعافیت کے قصر کی گلکاریون پر صرف کیا جائے لیکن زمانے نے ثابت کر دیا کہ اس مہتم بالشان تجویز کا مجوز اگر اپنے نفس کو دہوکا نہین دینا چاہتا تھا تو کم از کم دوسرون کو تو ضرور دہوکے مین ڈالنا چاہتا تھا۔"

سہیلی " میرے خیال مین شہنشاہ روس کا مطلب اس تجویز سے یہ تھا کہ مہذب یعنی مسیحی طاقتین آپس مین جھگڑا فساد نہ کرین۔ اوس نے اس بات کا ٹھیکہ کچھ تھوڑا ہی لیا تھا کہ غیر مہذب قومین بھی جیسا کہ ایشیا کی کل اقوام سمجھی جاتی ہین اور جن مین جاپانی بھی داخل ہین امن وعافیت کی برکتون مین شریک ہون۔ ایشیا والون کو یہ تہذیب اور شایستگی کے اوتار وحشی سمجھتے ہین اور اس لئے اون کے ساتھ سلوک بھی جانورون کا سا کرتے ہین۔ زار روس پر ہی کیا موقوف ہے آسٹریلیا کو دیکھ لو۔ اتنے بڑے براعظم پر جو تیس۳۰ چالیس۴۰ کروڑ کی آبادی کے لیئے کفایت کرسکتا ہے تیس چالیس لاکھ متنفس جن کو صرف اتنا امتیاز حاصل ہے کہ اون کا چمڑا گورا ہے قابض ہو گئے ہین اور کسی [illegible] یا سانولے یہان تک کہ ایسے گورے رنگ کے شخص کو بھی جس کی رگون مین خاص یورپ کا خون نہ دوڑتا ہو داخل نہین ہونے دیتے۔ ایشیا والون کو جس نفرت اور حقارت سے یہ لوگ دیکھتے ہین اوس کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ جس جہاز پر گورے ملاح نہون اوس مین اپنی ڈاک تک کے لائے جانے کی روادار نہین۔ مین نے امریکہ کی ایک میگزین مین ایک دفعہ پڑھا تھا کہ ہندوستان کے ہندؤن کا کھانا اگر کوئی غیر قوم وملت کا شخص چھو لیتا ہے تو وہ سمجھتے ہین کہ کھانا بھرشٹ ہوگیا یہ روایت بیان کر کے صاحب مضمون نے

ہندوؤن کو غیر مہذب قرار دیا تھا اور اُن کی اس مذہبی رسم کو وحشیانہ پن سے تعبیر کرکے اونکا مضحکہ اوڑایا تھا لیکن معلوم نہین وہ آسٹریلیا کے گورے چٹے مہذبون کی نسبت کیا رائے قایم کرے گا جن کی چھپان تک ایشیایون کے چھونے سے بھرشٹ ہو جاتی ہین "

ایمی ۔ " اس مین شک نہین کہ اہل ایشیا عموماً اور اہل جاپان خصوصاً غیر مہذب ہین مگر زمانہ کا سدا ایک رنگ نہین رہتا ۔ اب ہم یورپ کی نظرون مین مہذب ہو چلے ہین ۔ لیکن مزا یہ ہے کہ جس چیز نے اون کے زعم مین ہمین مہذب بنایا وہ چیز وہ ہے جو میری راے مین وحشیانہ پن اور جہالت کی علامت ہے اگر ہزارون لاکھون بندگان خدا کا گلا کاٹنے سے کوئی قوم مہذب بن سکتی ہے تو حقیقت مین اس جنگ کی بدولت ہم کو یہ شرف حاصل ہو گیا ۔ اوکیو کا ایک خط جرنیل نوگی کے کیمپ سے کل آیا تھا ۔ اوس خط کا ایک فقرہ یہ ہے کہ جب ایک روسی قیدی نے مجھ سے کہا کہ ہم جاپانیون کو ایسا مہذب اور بہادر نہ سمجھتے تھے تو مین نے یہ جواب دیا کہ اہل جاپان نے فلسفہ و ادب مین عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کرکے یورپ کے سامنے پیش کین لیکن یورپ اونہین ناشایستہ سمجھتا رہا ۔ اس کے بعد اونہون نے رنگ برنگ کے سوتی اونی اور ریشمی کپڑے اور چینی کے برتن اور آرایش وضرورت کے سامان کے دلپسند نمونے تیار کرکے مغربی تہذیب کے نقادون کی خدمت مین روانہ کیے لیکن پھر بھی وہ کودن اور جاہل اور غیر مہذب ہی رہے ۔ آخر اونہون نے تلوار ہاتھ مین لی اور ڈیڑھ لاکھ روسیان ابیض کا گلا کاٹ ڈالا ۔ اس پر اُن کو فوراً تہذیب وشایستگی کا تمغہ مل گیا اور وہ دفعۃً مہذب اقوام کے زمرہ مین داخل ہو گئے "

سہیلی ۔ " کیا مزے کا فقرہ ہے ۔ کوئی اچھی سی خبر جو اس خط مین ہو سناؤ "

ایمی ۔ " سب سے پہلی خوشخبری تو یہ درج ہے کہ امید ہے کہ پورٹ آرتھر کے محصورین جو جان توڑ کر مقابلہ کر رہے ہین ۔ عنقریب ہتیار ڈال دین ۔ کیونکہ ہماری فوج نے میٹرلی کی پہاڑی پر جہان سے پورٹ آرتھر کے اندر تاک تاک کر گولے مارے

جا سکتے ہین اور بندر کے جہازون کو بھی غرق کیا جا سکتا ہے قبضہ کر لیا ہے۔"

سہیلی۔ "خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ جس دن پورٹ آرتھر فتح ہو جائے گا مین اپنے مکان کو جھنڈیون اور بیرقون اور پھولون سے آراستہ کرون گی۔"

ایمی۔ "دوسری خوشخبری یہ ہے کہ میرے اوکیو کو نمایان بہادری اور جانبازی کے صلہ مین کرنیلی کا درجہ عطا ہوا۔"

سہیلی۔ "مبارک ہو۔"

ایمی۔ "ابھی مبارکباد کا وقت نہین آیا۔ یہ لڑائی میرے لیے اوس برہنہ تلوار کے مشابہ ہے جو ایک بال کے ذریعہ سے میرے خوابگاہ کی چھت مین لٹکی ہوئی ہو اور اور اوس کی انی کا رخ میرے سینے کی طرف ہو۔ ہوا کا ایک ہلکا سا جھونکا اس بال کے توڑنے کے لیئے کافی ہے۔ پورٹ آرتھر کا محاصرہ اس وقت تک چالیس ہزار جاپانیون کی جان لے چکا ہے اور کیا معلوم ابھی اور کتنون پر آنچ آئے۔ اوکیو کا اس وقت تک بچا رہنا مجھے تو خواب و خیال معلوم ہوتا ہے۔"

سہیلی۔ "خدا پر بھروسہ رکھو۔ وہ سب مشکلین آسان کر دے گا۔"

ایمی۔ "تمہارا خاوند کس فوج کے ہمراہ ہے؟"

سہیلی۔ جرنیل نوزو کی فوج کے ساتھ۔"

ایمی۔ "اوس نے جو خط تمہین لکھا ہے اوسکا ایک ایک حرف اس جنگ کی تاریخ مین آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ مجھے ایک دفعہ پھر سناؤ۔"

سہیلی جیب سے خط نکال کر پڑھتی ہے۔

"جان من۔

اس سے قبل جنگ کے حالات کے متعلق تمہین کئی خط لکھ چکا ہون۔ اس وقت چند

خاص خاص باتین تمہارے ذہن نشین کرنا چاہتا ہون - جو محبت تمہین مجھ سے ہے وہ ان باتون پر عمل کرنے مین تمہاری مدد کرے گی -

۱- نقد جنس کی قسم سے کبھی کوئی چیز کسی سے مت لو اگر لوگی تو تمہارے شوہر کی بدنامی ہوگی -

۲- میدان جنگ سے مین جو خط تمہین بھیجون وہ احتیاط سے اپنے پاس رکھو اور ہر کس و ناکس کو پڑھنے کے لیے مت دو -

۳- یہ سمجھ لو کہ جب مین تم کو الوداع کہہ کر میدان جنگ کی طرف روانہ ہوا ہون تو وہ ہمارا تمہارا آخری ملنا تھا - گویا تم میرے جنازے کے ہمراہ سندر تک آئی تھین ہر وقت اس خبر کے سننے کی منتظر رہو کہ مین جنگ کا مرحلہ طے کر کے فردوس مین داخل ہو گیا -

۴- میری واپسی کی امید مت رکھو - سمجھ لو کہ مین میدان جنگ کو عزت اور نام آوری کے ساتھ مرنے گیا ہون -

۵- جب میرے مرنے کی خبر پہونچے تو اپنے غم اور رنج کو جہان تک ہو سکے ضبط کرو

۶- میرے مرنے کے بعد اوس پنشن پر گذارہ کرو جو تمہین گورمنٹ سے ملے گی - اور بدستور میرے باپ دادا کی پرستش کرتی رہو -

۷- یاد رکھو کہ تم ایک سپاہی کی بی بی ہو - اور اسی لحاظ سے تمہارا طرز عمل بھی ہونا چاہئے

۸- جو لوگ جنگ مین کام آرہے ہین اون کے بال بچون کے ہان برابر تعزیت کے لیئے جاتی رہو -

۹- اپنے ماں باپ کی تعظیم کرو - بڑون بوڑھون کے ساتھ باادب پیش آؤ چھوٹون کے ساتھ نرمی اور شفقت کا برتاؤ کرو اور اپنے نفس کی پاکیزگی اور شرافت کو ہاتھ سے نہ جانے دو -

۱۰- اپنی جان قربان کر کے جو نام نیک مین نے تمہین دیا ہے دیکھو کہین اوسے بٹہ نہ لگ جائے -

خط پڑھ کر زار و قطار رونے لگتی ہے اور کہتی ہے -

"اُس خط کا ایک ایک لفظ حسرت کے ساتھ یہ پیشین گوئی کر رہا ہے کہ میرا مالک سپاہی مزاج میری خوشیون کا شریک میرے سہاگ کی زینت ہمیشہ کے لیئے مجھ سے بچھڑنے والا ہے"

ایمی :- "بہن ہم تم دونون ایک کشتی کی سوار ہین - خود تمہارے لفظ ہین کہ خدا پر بھروسا رکھو

خدا خود میر سامان است ارباب توکل را"

تیسرا سین

دریائے شاہو کا کنارہ جاپانی فوج کا سفری شفاخانہ

ایک افسر کچھ زخمی سپاہیون اور افسرون کی پالکیان لیے ہوئے آتا ہے اور شفاخانہ کے اردلی سے پوچھتا ہے "سرجن میجر شموسی کہان ہین ؟"

اردلی :- "باہر تشریف لے گئے ہین - اب آتے ہی ہون گے"

افسر :- "تو ذرا لپک کر جاؤ اور اونہین بلا لاؤ - مجھے اون سے بڑا ہی ضروری کام ہے"

اردلی جاتا ہے اور سرجن میجر کو بلا لاتا ہے -

سرجن میجر شموسی :- "اخاہ لفٹنٹ اکوما ہین - آپ کی جمیعت تو یہان سے کوئی بیس میل کے فاصلہ پر تھی - پھر آپ یہان کیسے آ گئے"

لفٹنٹ اوکوما :- "جب دشمن کی فوج مین بھاگڑ پڑی تو مین دو سو سوار لے کر تعاقب کے لیے نکلا - دس میل تک روسیون نے پیچھے مڑکر دیکھا تک نہین لیکن اسکے بعد ایک کمپنی یکایک پلٹی اور ہم پر اس بے جگری سے حملہ آور ہوئی کہ تھوڑی دیر کے لیے ہمارے ہاتھ پاون پھول گئے - آخر سنبھل کر ہم نے بھی اونکا مقابلہ سختی سے کیا - ایک گھنٹے تک وہ تلوار چلی کہ الامان - اس کمپنی کا افسر ایک نہایت بہادر شخص تھا - جدھر حملہ کرتا تھا صف الٹ دیتا تھا -

مین نے چاہا کہ اوسے زندہ گرفتار کرون بلیکن جب اوسے زیر کرنے کی کوشش مین مجھے خود اپنی جان بچانی مشکل ہوگئی تو مین نے غصے مین آکر تلوار کا ایک ایسا تلا ہوا ہاتھہ مارا کہ وہ زخمی ہوکر گھوڑے سے گرا اوس کے گرتے ہی اوس کے ساتھی پھر بھاگ نکلے اور ہم یہ سمجھ کر کہ مزید تعاقب فضول ہے کیمپ کی طرف واپس چلے آئے۔اس زخمی افسر اور دشمن کے چند اور زخمیون کو مین اپنی جمعیت کے زخمیون کے ساتھہ پالکیون مین ڈلوا کرلے آیا ہون۔ان کی مرہم پٹی اور تیمارداری کا انتظام اب آپ کے سپرد ہے"۔

سرجن میجر شموسی "اچھا ہوا پچاس زاید پلنگ مع بستر اور دیگر ضروری لوازم کے آج ہمارے شفاخانہ مین پہونچ گئے۔ورنہ شفاخانہ مین ان زخمیون کے لیے بالکل گنجایش نہ تھی۔مین اپنے مددگار کو بلا کر کہتا ہون کہ ان لوگون کو پالکیون سے اتروا کر ان کے زخم دھلوائے جائین اور مرہم پٹی کا انتظام کیا جائے۔اور ضرورت ہو تو مجھے بھی بلا لیا جائے۔آپ میرے خیمہ مین چل کر میرے ساتھہ چاء پی لیجئے کیونکہ دن بھر کی لڑائی بھڑائی اور تگ ودو سے آپ بہت خستہ ہوگئے ہون گے"۔

مددگار کو بلا کر ضروری ہدایتین کرتا ہے۔پھر لفٹنٹ اوکوما کو ہمراہ لے کر اپنے خیمہ مین چلا جاتا ہے جہان دونون چاء پینے مین مشغول ہوتے ہین۔

لفٹنٹ اوکوما "کیا خوشگوار چاء ہے۔ایک ہی گھونٹ نے مزاج مین وہ فرحت پیدا کی کہ دن بھر کی تکان جاتی رہی۔معلوم ہوتا ہے کہ شراب ارغوانی کا ایک پیالہ منھ سے لگائے ہوئے ہون جس نے بدن مین ایک نئی روح پھونک دی"۔

سرجن میجر شموسی "لاحول ولا قوۃ!! کس ناپاک اور مکروہ شے کا نام آپ نے لیا۔معلوم ہوتا ہے آپ شراب پیا کرتے ہین"۔

لفٹنٹ اوکوما "شراب قانوناً ومذہباً کچھہ ممنوع وحرام مطلق تو ہے نہین جو مین نے اس کے پینے کی قسم کھا رکھی ہو۔البتہ اپنے بعض ہموطنون کی طرح گاہے ماہے تھوڑی سی اعتدال

کے ساتھ پی لیا کرتا ہون۔"

سر حسن میجر شموسی "مجھکو ان لوگون کی منطق پر ہنسی آتی ہے جو شراب کے استعمال کا ذکر کرتے ہوئے اعتدال کا نام لیتے ہین - اجتماع نقیضین سنا کرتے تھے کہ محال ہے لیکن شراب کی محفل مین اعتدال کا ذکر سن کر معلوم ہوگیا کہ دنیا مین کوئی چیز محال نہین - اجی حضرت شراب وہ چیز ہے کہ اسکی ایک بوند کا استعمال بھی کفرت وافراط اور اعتدال سے متجاوز ہونیکا حکم رکھتا ہے خدا کا شکر ہے کہ اہل جاپان عام طور سے اوس شراب کے استعمال کے عادی ہین جو انسان سے اولین صورت نے پی تھی اور جو برکتین خدا نے اور ہمارے بزرگون کی روحون نے ہمارے ملک پر نازل کی ہین اون مین سب سے بڑی برکت یہ ہے کہ ہماری قوم اوس شراب کی عادی نہین جس سے اچھا خاصا آدمی مسخ ہوکر حیوان بن جاتا ہے"

لفٹنٹ اوکوما "پاس ادب اجازت اختلاف نہین دیتا لیکن عقل کو باور نہین آتا کہ وہ شے جو مہذب دنیا کے بچہ بچہ کی گھٹی مین پڑی ہوئی ہو اور جس کا استعمال دنیا مین ایسا عام ہو کہ سو مین سے نوسے آدمی کسی نہ کسی شکل مین اوسکے عادی ہون وہ حقیقت مین اس درجہ مضر ہو کہ اوسکی ایک بوند بھی باعث نقصان سمجھی جائے"

سر حسن میجر شموسی بڑے زور سے قہقہہ مار کر ہنستا ہے اور اتنا ہنستا ہے کہ اوس کے پیٹ مین بل پڑ پڑ جاتے ہین -

لفٹنٹ اوکوما "مین جب مدرسہ مین پڑھتا تھا تو کیمسٹری کے پروفیسر صاحب جماعت کے طلبہ کے سامنے ایک جوہر لطیف کا تجربہ کیا کرتے تھے جس کا نام "غاز خندہ آور" (Laughing gas) ہے جب اس غاز کی بوتل کا منہ کسی طالب علم کی ناک کے سامنے کھولا جاتا تھا تو وہ کھکھلا کر ہنس دیتا تھا - آپ کے قہقہون سے اس وقت مجھے اپنے سنہ پر غاز خندہ آور کے مرتبان کا گمان ہونے لگا۔"

سر حسن میجر شموسی "جان برادر مجھے ہنسی اس بات پر آئی کہ اہل مغرب کی اچھی باتون

کی تقلید کرتے کرتے آپ نے اون کی بری عادتون کو بھی محض اس لیے نظر استحسان سے دیکھنا شروع کیا کہ ان عادتون کا ماخذ یورپ ہے۔ اس مین شک نہین کہ مغرب نے مادی امور مین اپنے ذہن رسا اور عقل دقیقہ سنج کے کرشمون سے وہ ترقی کی ہے جو اپنی نظیر آپ ہے۔ ریل۔ تار۔ جہاز۔ برقی کلون تجارتی اور صنعتی کارنامون مین مشرق مغرب کا شاگرد ہے لیکن اخلاق و روحانیت کا ذکر آیا اور مغرب سٹی بھولا۔ فلسفۂ اخلاق اور سادگی اور سچائی کے ساتھ زندگی بسر کرنے کے فن مین مغرب ابھی تک مشرق سے سبق لے سکتا ہے۔ ان باتون مین بھی اگر تم نے مغرب کی تقلید کی تو کوئی دن جاتا ہے کہ مشرق کے دریاؤن کی تہ ایسے لاکھون بےزبان اور ناکردہ گناہ بچون کا گہوارہ بن جائے گی جنھین اون کی ناخدا ترس اور آبرو باختہ ماؤن نے اپنی شہرت دوشیزگی برقرار رکھنے کے لیے موج آب کے حوالے کر دیا ہوگا۔ مشرق کے شہرون کی محفلون مین ایسے لاکھون اشخاص نظر آئین گے جن کا نام نسبت ابوت کا شرمندہ احسان نہ ہوگا۔ ازدواج اور خانگی تعلقات کو آزادی کا سنگ راہ سمجھ کر اکراہ و تنفر کی نظر سے دیکھا جائے گا۔ عدالتون مین طلاق کے مقدمات کی وہ کثرت ہوگی کہ ججون کو سر کھجانے کی فرصت نہ ملیگی۔ بچون کا وجود ایسا نجس اور مکروہ سمجھا جائے گا کہ فرمان رواؤن کو اس ڈر کے مارے کہ کہین نسل انسان منقطع نہ ہو جائے کثیر الاولادی کے لیے انعام اور تمغے مقرر کرنے پڑین گے۔ مندر ویران۔ کلیسا برباد اور مسجدین مسمار ہو جائین گی۔ اور ان کے کھنڈرون پر ایک نیا معبد بنے گا جس کا نام روپیہ ہوگا۔ اور حرص۔ خود غرضی۔ ریاکاری۔ بے ایمانی اور جھوٹ اس معبد کے پجاریون کے مذہبی اصول ہونگے۔ سادھو۔ گسائین کاہن اور ملا اپنے گیان اور دھیان اور مراقبہ کو چھوڑ کر پالیٹکس مین دخل دینے لگین گے اور دوسرے ملکون مین جا کر تلقین مذہب کے بہانے سے نئے نئے فتنے برپا کر کے اپنی گورنمنٹون کے لیے کشورکشائی اور غاصبانہ پیش قدمی کا پیش خیمہ بنین گے۔"

لفٹنٹ اوکوما "یہ سب سچ لیکن اس سے یہ کہان ثابت ہوا کہ شراب کا قلیل مقدار مین استعمال کرنا بھی موجب نقصان ہے"

سرجن میجر شموسی "دیکھیے ابھی ثابت کرتا ہون -

ایک خوردبین اوٹھا لاتا ہے اور ایک سوئی اونگلی کے پور مین چبھو کر خون کا ایک قطرہ نکالتا ہو اور اس قطرہ کو شیشے کے ایک ٹکڑے پر پھیلا کر خوردبین کے نیچے رکھکر کہتا ہے -

"ذرا اس خوردبین کو آنکھ لگا کر دیکھیے اور جو کچھ نظر آئے مجھ سے بیان کیجیے"

لفٹنٹ اوکوما "شیشے کے ٹکڑے پر خون کی جو تہ پھیلی ہوئی ہے وہ اگرچہ بدرجہ غایت باریک ہونے کے باعث شفاف ہو رہی ہے لیکن پھر بھی مجھے اس مین بہت سے خوشنما کروی الشکل مجوف اجسام نظر آرہے ہین جو ادھر اودھر تیرتے پھرتے ہین"

سرجن میجر شموسی - "یہ اجسام خون کے سرخ "کارپسل" ہین اور اگرچہ ہر ایک کا قطر ۱/۳۲۰۰ انچ ہے پھر بھی ان کی ترکیب کامل اور متناسب ہے - اب مین الکوہل یعنی شراب کی روح یا سکرآور جزو کی ایک ننھی سی بوند اس شیشے کے ٹکڑے پر ڈالتا ہون - دیکھتے رہیے کہ اس سے کیا اثر پیدا ہوتا ہے اور مجھ سے بیان کرتے جائیے"

لفٹنٹ اوکوما - "الکوہل کی بوند کے گرتے ہی یہ چھوٹے چھوٹے جسم جن کا نام آپ نے کارپسل لیا ہے سکڑنے لگے - اب تو ان کی شکل صورت ہی کچھ اور ہوگئی - وہ ہیئت نہین رہی جو پہلے تھی - اب ان کی دھجیان اوڑنے لگین - او ہو اب تو ان کا نام و نشان بھی نہین رہا"

سرجن میجر شموسی "آپ نے دیکھا کہ پانچ منٹ کے اندر اندر وہ خوبصورت اور متناسب اجسام جن سے آدھا خون مرکب ہے ٹوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے اور الکوہل نے اون کو برباد کر دیا - یہی عمل شراب کا استعمال انسان کے جسم کے خون پر کرتا ہے"

لفٹنٹ اوکوما "چند کارپسل اگر ضایع ہوگئے تو کون سا ایسا بڑا نقصان ہوا"

سرجن میجر شموسی ۔" اگر کسی کا گلا گھونٹ کر پھیپھڑون مین ہوا کی آمد و رفت روک دی جائے تو کیا ہو"

لفٹننٹ اوکوما ۔" مرجائے اور کیا ہو"

سرجن میجر شموسی ۔" کارپسلون کے ضایع ہونے سے بھی رفتہ رفتہ یہی نتیجہ مترتب ہوتا ہے ۔ ان کا کام یہ ہے کہ پھیپھڑون مین سے اکسیجن لے جا کر رگ و پے مین پہونچا ئین ۔ جب وہ ضایع ہو جاتے ہین تو آکسیجن کافی مقدار مین ہم نہین پہونچ سکتی اور اس لیئے خون ناپاک ہو جاتا ہے کیونکہ بجائے اکسیجن کے اس مین کاربانک ایسڈ جو ایک زہریلا مادہ ہے جمع ہو جاتا ہے ۔ نظام بدن کی اس کثافت اور نجاست کے باعث شراب پینے والون کے زخم بڑی مشکل سے اچھے ہوتے ہین اور جب کوئی جراحی کا عمل اون کے جسم پر کیا جاتا ہے تو زخم بھرنے مین بڑی دقت پیش آتی ہے ۔ آج کل تمام دنیا مین ہماری فوج کی صحت کی عمدگی کی دھوم مچی ہوئی ہے اور مغرب کے نامور ڈاکٹر اور طبیب محو استعجاب ہین کہ جاپانی فوج کے چار زخمیون مین سے تین کا دیکھتے دیکھتے تندرست ہو جانا اور روسیون کے چار زخمیون مین سے تین کا لڑھک جانا آخر کیا معنی رکھتا ہے ۔ اونھین شاید یہ معلوم نہین کہ جاپانی پانی پیتے ہین اور روسی شراب یہی وجہ ہے کہ جاپانی ڈاکٹر ایسے عمدہ نتایج پیش کر سکے ہین "

لفٹننٹ اوکوما ۔" تو یون کہیئے کہ گھی سنوارے سالن کا اور بڑی بہو کا نام ۔ بہر حال آج سے آپ نے مجھے اپنا مرید کر لیا ۔ اور مین سچے دل سے وعدہ کرتا ہون کہ جو تھوڑی بہت شراب مین پہلے پیتا تھا وہ بھی آیندہ نہ پیون گا "

سرجن میجر شموسی کا مددگار آتا ہے اور کہتا ہے ۔

" اور سب زخمیون کی مرہم پٹی تو کر دی گئی اور ان کی حالت قابل اطمینان ہے لیکن ایک روسی افسر کو زخم کاری لگا ہے اور جسم سے بہت سا خون نکل جانے کے باعث اوسے غش پر غش آرہا ہے ۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس افسر کا نام کپتان اسکابیلاف ہے ۔ آپ

ابھی چل کر دیکھ لیجیے۔"

سر جن میجر شموسی اور لفٹننٹ اوکو شفاخانہ مین جاتے ہین اور سر جن میجر شموسی کپتان اسکابیلاف کے زخمون کا معائنہ کرنے لگتا ہے۔ اس وقت سنتری اندر آتا ہے اور کہتا ہے:-

"ایک روسی ابھی ابھی آپ سے آپ ہمارے کیمپ مین چلا آیا ہے اور کہتا ہے کہ مین کپتان اسکابیلاف کا نوکر ہون چونکہ میرا آقا زخمی ہو گیا ہے لہذا مجھے اوس کے پاس جانے کی اجازت دی جائے۔ ایسی حالت مین جو کچھ جناب کا حکم ہو اوس کی تعمیل کیجائے۔"

سر جن میجر شموسی - "اوسے اندر آنے دو۔"

سنتری چلا جاتا ہے اور پرنس آکر اسکابیلاف کی پائنتی کے برابر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اسکابیلاف کی آنکھین فرط نقاہت سے بند ہین۔ لیکن اوس کے لبون کو جنبش ہو رہی ہے اور سننے والون کے کان مین یہ آواز پڑتی ہے۔

"زبان خامہ نہ دارد سر بیان فراق ... چہ گونہ شرح دہم با تو داستان فراق
رفیق خیل خیالم و ہم رکاب شکیب ... قرین آتش ہجران و ہم قران فراق
دریغ مدت عمرم کہ بر امید وصال ... بہ سر رسید و نیامد بسر زمان فراق
چگونہ باز کنم بال در ہوائے وصال ... کہ ریخت مرغ دلم پر بر آشیان فراق
ز سوز شوق دلم شد کباب دور از یار ... مدام خون جگری خورم ز خوان فراق
فلک چو دید دلم را اسیر چنبر عشق ... ببست گردن شوقم بہ ریسمان فراق
بسے نماند کہ کشتی عمر غرق شود ... ز موج شوق تو در بحر بیکران فراق
فراق و ہجر کہ آورد در جہان یارب ... کہ روز ہجر سیہ باد و خان و مان فراق
کنون چہ چارہ کہ در بحر غم بہ گردابے ... فتاد زورق صبرم ز بادبان فراق"
(حافظ)

سر جن میجر شموسی - "یہ عشق و محبت کے کرشمے ہین اپنی محبوبہ کو یاد کر رہا ہے۔ لیکن بیچارے کا پیمانہ عمر لبریز ہو چکا۔ زخم ایسا کاری لگا ہے کہ چھ گھنٹے سے زیادہ نہین جی سکتا ہے

پرنس کی چیخ نکل جاتی ہے۔

کپتان اسکابیلاف ۔(آنکھین کھول کر) "پرنس تم ہو؟ میرے وفادار دوست جس دلسوزی اور محبت سے تم نے میری خدمت کی ہے اوس کا اجر تم کو بارگاہ خدا سے ملے۔ مجھے تو قضا نے اتنی مہلت نہین دی کہ تمھاری جان نثاری کا کوئی صلہ خود اپنی ذات سے دے سکون کیون کہ مین اب اوس دنیا کے سفر کے لیئے پابہ رکاب بیٹھا ہون جہان جاکر کوئی واپس نہین آتا۔ آشنا آخری احسان مجھ پر اور کرو کہ مس کلیوپیٹرا کو جن کا پتہ تمھین میرے کوٹ کی جیب مین ملے گا۔ یہ اطلاع کردو کہ اسکابیلاف دل مین بہت سے ارمان اور حسرتین لیے ہوئے کوچ کر گیا اور آخری وقت مین اوس کی زبان پر جو نام آیا وہ آپ کا پیارا نام تھا"

پرنس اپنی مصنوعی ڈاڑھی اور اوپر کا کوٹ اتار پھینکتا ہے اور دیکھنے والون کی متحیر نگاہون کے سامنے ایک رئیطائیل کاسک کے بجائے ایک پری پیکر عورت نمودار ہوتی ہے جو بھرائی ہوئی آواز مین کہتی ہے۔

"بدقسمت نصیبون جلی کلیوپیٹرا اپنے وفادار عاشق کا آخری پیغام خود اوس کے منھ سے سننے کے لیے یہان کھڑی ہوئی ہے"

اسکابیلاف اپنی تمام جسم کی قوت کو سمیٹ کر اُٹھنے کی کوشش کرتا ہے لیکن آدھا اوٹھ کر پھر بستر پر گر پڑتا ہے اور بے ہوش ہو جاتا ہے۔

سرجن میجر شموسی ۔(رومال آنکھون کے پاس لیجاکر) "اس کوشش نے بیچارے کی عمر مین گھنٹے اور گھٹادی"

کلیوپیٹرا ۔(گھٹنون کے بل بیٹھ کر اور سرجن میجر شموسی کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے کر) "اے نیک دل اور پاک نہاد ڈاکٹر صاحب میری ایک آخری التجا قبول کیجیئے"

سرجن میجر شموسی ۔ "کہیئے"

کلیوپیٹرا ۔ "مین چاہتی ہون کہ کپتان اسکابیلاف سے اسی وقت میرا عقد ہو جائے

آپ اس کی اجازت دے کر ایک دکھیاری کی دعائین لیجیے"

سرجن میجر شموسی - "کیا بستر مرگ پر؟"

کلیوپیٹرا - "ہان مین اپنے نوشہ کے بستر مرگ ہی کو اپنا بستر عروسی بناؤن گی"

اسکا بیلاف آنکھین کھولتا ہے اور ایک احسان و محبت سے بھری ہوئی نگاہ اپنی معشوقہ پر ڈالتا ہے -

سرجن میجر شموسی - "اے نوجوان خاتون اس مصیبت کے وقت مین خدا تیرے دل کو صبر اور تسکین بخشے - مین تیری جان فرسا اور طاقت گداز درخواست کو رد نہین کر سکتا ہے (لفٹننٹ اوکوما سے مخاطب ہو کر) روسی قیدیون مین ایک پادری بھی ہے - اوسے جا کر لے آیئے تاکہ ان دونون کشتگان محبت کے دل کا ایک ارمان تو نکل جائے"

لفٹننٹ اوکوما چلا جاتا ہے -

اسکا بیلاف -

"دل سے تری نگاہ جگر تک اتر گئی — دونون کو اک ادا مین رضامند کر گئی
شق ہو گیا ہے سینہ خوشا لذت فراغ — تکلیف پردہ داری زخم جگر گئی
وہ بادۂ شبانہ کی سرمستیان کہان — اٹھیے بس اب کہ لذت خواب سحر گئی"
(غالب)

لفٹننٹ اوکوما پادری ایتھینیئس کو لیے ہوئے آتا ہے -

پادری ایتھینیئس - "تحقیق ڈال دیا ہے بیچ تعجب کے اس ضعیف کو جس کا نام ہے ایتھینیئس اوس مقصد نے واسطے جسکے لایا گیا ہون مین اس ڈیرے مین جہان ہوتا ہے کام چیر پھاڑ کا - مین آیا تھا طرف مشرق اقصیٰ کی ساتھ فوجون شہنشاہ کی کے تاکہ پہونچاؤن روحانی تسکین زخمیون کو اور چھڑاؤن پانی نجات کی امید کا بیچ منھ اون کے کے جو کرنے والے ہون سپرد اپنی جان اپنے آسمانی باپ کے تئین - لیکن نہ گذری تھی یہ بات بیچ میرے خیال کے حاشیہ کے بھی - کہ پڑے گا مجھ کو پڑھنا نکاح اپنے گلہ کی ایک ٹوٹے ہوئے دل والی بھیڑ کا ساتھ ایک سسکیان لیتے ہوئے مینڈھے کے کہ وہ

وہ بھی ہے اوسی گلہ مین سے - اگرچہ خلاف ہے مصلحت کے آنا ایک عورت کا بعد عقد مین ایک مرد کے جو پڑا ہوا ہو اوپر بستر نزع کے لیکن آیا ہے انجیل مقدس مین کہ رہتی ہین شادیان اوپر آسمان کے عالم ارواح مین اور ہوتا ہے ظہور اون کا اوپر اس دنیا کے یعنی عالم اجسام مین - پس فرض ہے میرا کہ باندھون نکاح ان دونون کا جن کے ملے ہوئے ہین دل اور جن کی رچی ہوئی شادی روز ازل سے آسمان پر"

کلیوپٹرا - (رو کر) "مقدس باپ معاف کیجئے یہ وقت ایسی لمبی تقریر کا نہین - میرا اسکابیلاف اوس مقام پر کھڑا ہوا ہے جہان ہستی کی سرحد ختم اور عدم کی سرحد شروع ہوتی ہے - آپ ہم دونون کا نکاح باندھ کر ہمین کلیسائے مقدس کی برکت عطا کیجئے تاکہ جب ہم دونون آسمانی بادشاہت مین داخل ہون تو مین فخر سے یہ کہہ سکون کہ اسکابیلاف میرا شوہر ہے"

پادری اتھینیئس - (کپتان اسکابیلاف سے) "بیٹا تم کو بھی منظور ہے یہ نکاح؟"

کپتان اسکابیلاف جس کا دم لبون پر آیا ہوا ہے اشارہ سے اظہار رضامندی کرتا ہے - پادری اسکابیلاف کا ہاتھ کلیوپٹرا کے ہاتھ مین دے کر اون کے سر پر ہاتھ رکھتا ہے اور نکاح کا خطبہ پڑھ کر دونون کو برکت دیتا ہے - کلیوپٹرا پر بے خودی اور محویت کا عالم طاری ہو جاتا ہے - آخر سر جن بیجر شموسکی کی ٹوٹی ہوئی آواز اوس کے کان مین پڑتی ہے :-

"اے بدنصیب دلہن تیرا دولہا ہمیشہ کے لیے تجھے داغ مفارقت دے گیا"

فرط رقت سے سب لوگون کی آنکھون سے آنسو ٹپک پڑتے ہین - کلیوپٹرا کچھ دیر تک تصویر یاس بنی ہوئی اسکابیلاف کی نعش پر ٹکٹکی جمائے کھڑی رہتی ہے - پھر نعش سے لپٹ جاتی ہے اور اوس کی پیشانی اور منھ پر بوسون کا تار باندھ دیتی ہے - کچھ دیر کے بعد اُٹھتی ہے اور نعش سے اس طرح خطاب کرتی ہے :-

"شاید شوہر کا لفظ میرے منھ سے سننا پسند نہیں کہ مین پکارتی ہون اور جواب نہین دیتے
اچھا مین یہی کہون گی کہ تم میرے عاشق ہو۔ لو اب تو اوٹھو۔ ہائے نہین اوٹھتے۔ تم تو میرے غمخوار تھے۔ اب اپنے غم کی کہانی کسے سناؤن کون ہے جس سے کہون کہ مین سہاگن بنتے ہی بیوہ ہوگئی۔ کون ہے جس کو سناؤن کہ منچوریا کے میدانون مین آج میرا راج لٹ گیا۔ میری آرزوئین خاک مین مل گئین۔ مجھ کو کس کے سپرد کیے جاتے ہو؟ کالی راتون کے جن کا ایک ایک منٹ پہاڑ ہے؟ نا امیدی کے جو کلیجے کو مسوسے لیتی ہے؟ ۔ مین نے تمہاری ہمدردی کا غلط اندازہ کیا۔ میری داستان غم وہ ہے جسے سنکر پتھر بھی پانی ہو لیکن تم میرے عاشق میرے شوہر ہو کر ٹس سے مس نہ ہو۔

"گل فشانی ہائے ناز جلوہ کو کیا ہوگیا — خاک پر ہوتی ہے تیری لالہ کاری ہائے ہائے
خاک مین ناموس پیمان محبت مل گئی — اُٹھ گئی دنیا سے راہ و رسم یاری ہائے ہائے
ہاتھ ہی تیغ آزما کا کام سے جاتا رہا — دل پہ اک لگنے نہ پایا زخم کاری ہائے ہائے
کس طرح کاٹے کوئی شبہائے تار برشگال — ہے نظر خو کردۂ اختر شماری ہائے ہائے
گوش مہجور پیام و چشم محروم جمال — ایک دل تس پر یہ ناامیدواری ہائے ہائے
(غالب)

"مجھے چھوڑ کر اکیلے جا رہے ہو۔ تمہاری مروت دیکھ لی۔ اب میری وفا دیکھو"

جیب سے ایک بھرا ہوا پستول نکالتی ہے اور فوراً کنپٹی کے پاس رکھ کر گھوڑا دباتی ہے۔ مغز پاش پاش ہو جاتا ہے اور اسکا بیلاف کی نعش پر گر پڑتی ہے۔

چوتھا سین

کابل

[سراج الملتہ والدین امیر حبیب اللہ خان والی افغانستان تخت حکومت پہ جلوہ افروز ہین۔ خاص خاص

اعیان دولت بار یاب ہین۔

صدر اعظم۔

چہکنے لگے شاخساروں مین بلبل — چٹکنے لگے غنچے کھلنے لگے گل
زمانہ ہوا محو جشن بہاران — پیالہ ہوا لالہ شبنم نبی مل
چمن مین ہین انبار نسرین و گل کی — مزا دے رہی ہے بہار تقابل
پکارے یہ کہتی ہین سنبل کی زلفین — غلط ہے کہ باطل ہے دور تسلسل
بڑھا پاٹ سبزہ کی ندی کا اتنا — نگہ سے بھی جس پر نہین بندھ سکا پل
نوا ریز ہین نغمہ سنجان گلشن — دکھاتے ہین شان کمال تغزل
ہین صرف دعاگوئے خان اعظم — ہین وقف ثنا خوانئے شاہ کابل
امیر فلک قدر فخر اماثل — بہین کنز اکرام و گنج تفضل
وہ خاقان اعظم وہ سالار دوران — ہون دارا و جمشید جس کے قراول
بجا تیری شوکت کا دنیا مین ڈنکا — ہوا تیری صولت کا آفاق مین غل
قضا اور تیرا حکم محکم ہین توام — نہین عقل کو اس مین جائے تامل
ہوا غیرت قلۂ کوہ عالی — تیرے مرتبہ سے ہمارا تسافل
تیرا درجہ بیرون زحد تفکر — تیرا رتبہ برتر ز اوج تخیل
تیری مکرمت مقتضائے تفنن — تیری تمکنت منتہائے تشاقل
بھلایا ترے نام نے نام سنجر — ستائی تیری یاد نے یاد طغرل
قدم بیچ مین گر نہ ہو بادشہ کا — تو ہو جسم عالم کو خوف تخلخل
چڑھائی کرے روس ہندوستان پر — چراغ امن اور صلح کا پل مین ہو گل
ترا عزم آیا تصادم کو مانع — تیرا حزم کرتا ہے نفی تنزل
ہین تو نے راہ ترقی دکھائی — کہ گذرا تھا حد سے ہمارا تنزل

تحکم کی زد سے بچی بیکسی اب | عزیزون کا مامن ہے تیرا قفاول
بڑہا تھا بہت آسمان حد سے اپنی | مسلمان تھے اور اوس کی مشق تطاول
شہنشاہ انگلینڈ و ہندوستان نے | نہین جس کی عظمت رہین تماثل
امیر المعظم کی خدمت مین بھیجا | سفیر ایک ذی حشمت و با تجمل
اگر پیر و مرشد کرین حکم صادر | کیا جائے حاضر یہین بے تامل

علا محمد سعید ۔ زار روس کا ایلچی بھی تو کئی دن سے آیا ہوا ہے۔ میری رائے مین مناسب ہوگا کہ سراج الملتہ والدین پہلے اوسے باریابی کا شرف عطا فرمائین ۔"

سردار نصر اللہ خان ۔ "کہین انگریزی دفد کو تو اس کا علم نہین کہ روس کا کوئی ایجنٹ یہان آیا ہوا ہے۔ اگر اوسے معلوم ہوگیا تو ہمارے اور دولت ہند کے تعلقات مین کشیدگی پیدا ہوجائے گی ۔"

امیر المعظم ۔ ہوا کرے۔ مجھے اس کی پروا نہین ۔ والد ماجد خدا اونہین مغفرت نصیب کرے اپنے آپ کو والی دولت خداداد افغانستان کے لقب سے ملقب فرماتے تھے ۔ اور زندگی بھر وہ اپنے طرز عمل سے یہ بات ثابت کرتے رہے کہ وہ ایک خود مختار فرمان روا ہین ۔ جس دن مین مسند نشین ہوا ہون تو مین نے نہ صرف اپنے دل سے بلکہ اعضائے دولت کے سامنے اس بات کا عہد کیا تھا کہ مین مغفرت مکان کے نقش قدم پر چلون گا۔ جب تک میرے دم مین دم ہے مین اس عہد پر قایم رہونگا۔ انگریزی سفارت میرے عہد مین پہلی دفعہ کابل آئی ہے۔ گربہ کشتن روز اول ۔ مین اچھی طرح سے یہ امر مسٹر ڈین کے ذہن نشین کردونگا کہ اگرچہ مین انگلستان کی دوستی کا خود دل سے خواہشمند ہون اور موقعہ آپڑے تو اس کا عملی ثبوت دینے کے لیے تیار ہون ۔ لیکن اس بات کو مین ایک منٹ کے لیے بھی جائز نہین رکھہ سکتا کہ انگلستان میری حکومت کے اندرونی معاملات مین دخل دینے کی کوشش کرے یا بلحاظ اون تعلقات کے جو مین کسی دولت

غیر سے قایم کرنا چاہون مجھے کسی طرح سے پابند قیود کرے ۔"

ملا محمد سعید :- بجا ارشاد ہوا - یہ امر اراکین وفد انگریزی کے گوش گزار کردینا چاہیئے کہ حضور خودمختار بادشاہ افغانستان ہین - اور کسی کی دست اندازی و مداخلت کو خواہ وہ کیسا ہی بڑا انیس مارخان کیون نہ ہو جائز نہین رکھہ سکتے - یورپ کے عیسائی کیا انگریز اور کیا روسی لاتون کے بھوت ہین باتون سے نہین مانتے - جو ڈنڈا سنبھال کران کے گرد ہوجائے اوسکے یہ دوست اور جو ذرا دبا اوس کا انہون نے ٹیٹوا دبایا - اور ان کی طاقت کا اندازہ تو ہین نے اوسی دن کرلیا تھا جب چند بھٹے حال آفریدیون کے مقابلہ مین جن کے پاس توپین اور بندوقین تو کجا تن ڈھکنے کو کپڑا اور پیٹ بھرنے کو دو وقت کے لیے اناج تک نہ تھا - ستر اسّی ہزار کا لشکر بڑے سازوسامان کے ساتھ روانہ کیا اور اوس کا نتیجہ بھی یہ ہوا کہ بھوکے ننگے آفریدیون سے پیچھا چھڑانا مشکل ہوگیا - سترہ اٹھارہ ہزار فوج کٹوا کر بڑی مشکل سے جیتے اور اگر کہین آفریدیون کے پاس دو چار توپین بھی ہوتین تب تو قیامت تک بھی ان کو فتح میسر نہ ہوتی - ایسی قوم کی مجال کیا جو افغانی شاہی فوج کے تین لاکھ دیوپیکر سورماؤن سے جو آلات جدیدہ سے مسلح ہین آنکھہ ملاسکے - اس کے علاوہ مین نے ملک بھر مین اپنی واعظون اور خطیبون کے ساتھہ دورہ کرکے سراج الملۃ والدین کی محبت کا جوش قوم افغان کے دلون مین پیدا کردیا ہے اور اگر کوئی بیرونی دشمن افغانستان کی طرف آنکھہ اوٹھا کر دیکھے تو پٹھان اوسے کچا کھا جائین - لیکن اس موقع پر ایک امر حضور کے گوش گزار کئے بغیر نہین رہسکتا - وہ یہ کہ حضور حکمت عملی سے روس وانگلستان دونون کو اپنے قابو مین رکھین اور حضور کا طرز عمل ایسا ہو کہ ان دونون رقیبون مین سے ہر ایک کے دل مین یہ خوف بیٹھا رہے کہ اگر مجھہ سے کوئی بےعنوانی سرزد ہوئی تو شاہ کابل اپنی افواج قاہرہ کی کمک سے دوسرے کی طاقت کا پلہ گران کردے گا - امیر عبدالرحمن خان خلد آشیان جب ہندوستان کے نائب السلطنۃ کو شرف ملاقات بخشنے کے لیے

راولپنڈی تشریف لے گئے تو بوقت ملاقات آپ نے روسی ساخت کا ایک ڈفیل جوتا تحفہ کے طور پر پولیس راسے کو عطا فرمایا۔ اوس انگریز بچہ کی یہ مجال تو کہان تھی کہ امیر کا تحفہ رد کرتا۔ لیکن دل مین سمجھ گیا ہو گا کہ یہ روسی جوتا بے ڈھب پڑا۔ حضور کو بھی یہی روش اختیار کرنی لازم ہے“

سردار نصر اللہ خان ۔ ”جناب ملا صاحب یہ مذہبی جوش و حرارت اور یہ دینی غیرت و حمیت جو آپ کی تقریر کے لفظ لفظ سے ٹپک رہی ہے سزاوار تحسین و آفرین ہے۔ لیکن زمانہ حال کے مدبر ایسی باتون کو دل مین رکھا کرتے ہین اور سیاسی معاملات مین ظاہرداری برتا کرتے ہین۔ اور آپ کی دوراندیشی اور عاقبت بینی ہی سے مجھے امید بھی یہی ہے کہ اگر وفد انگریزی سے امور سلطنت مین آپ گفتگو کرین گے تو اپنے اصلی خیالات کو اپنی ذات تک محدود رکھین گے“

ملا محمد سعید ۔ ”مین تو ایسے دو فصلے پن کو کہ منھ پر کچھ ہو اور زبان پر کچھ افترا و کذب سمجھتا ہون، جو اللہ جل شانہ کے نزدیک نہایت مغضوب ہے جیسا کہ اوس نے فرمایا ہے اپنے کلام پاک مین ۔ لعنة اللہ علی الکاذبین“

امیر المعظم ۔ ”ملا صاحب سردار نصر اللہ خان کی رائے نہایت درست ہے الحرب خدعۃ ایسے ہی موقعون کے لیے آیا ہے۔ ہمارے مخدوم محترم سلطان عبدالحمید خان نے جن کے ساتھ والد ماجد کے تعلقات برادرانہ تھے۔ اپنی بے نظیر چالون سے یورپ کا ناطقہ بند کر رکھا ہے ورنہ وہ اتنی بہت سی مسیحی طاقتون سے جو ہر وقت اون کے برخلاف سازشین کیا کرتی ہین کبھی عہدہ برآ نہ ہو سکین“

ملا محمد سعید ۔ ”خیر مجھے ضرورت ہی کیا ہے کہ کافرون سے تا وقتیکہ اون کا مسلمان بنانا مقصود نہو باتین کر کے دروغ گوئی کا مجرم ہون خواہ یہ دروغ مصلحت آمیز ہی کیون نہ ہو۔ لیکن ایک بات میری سمجھ مین نہین آئی“

امیر المعظم :- "وہ کیا ؟"

ملا محمد سعید :- "مین یہ سوچا کرتا ہون کہ بہ نحوائے کل مومنین اخوۃ دنیا کے مسلمان ایک کنبہ سے تعلق رکھتے ہین - اس بنا پر ایک دوسرے کی خوشی اور رنج مین شریک ہونا نہ صرف مذہبی لحاظ سے اُن کا فرض عین ہے بلکہ اسلامی قوت کے برقرار رکھنے اور اغیار و اجانب کے متفقہ حملون کی مدافعت کے لیے سیاسی پہلو سے بھی ایک دوسرے کے ساتھ اتحاد رکھنا اون پر واجب ہے - پھر کیا وجہ ہے کہ مسیحی طاقتین باوجود زبردست اور امداد سے مستغنی ہونے کے محض بہ خیال پیش بندی آپس مین اتحادی معاہدے کیا کرین اور مسلمان حکومتین جو اکا دکا زمانہ کی دست برد سے بچی ہوئی ہین - وہ باوجود کمزور ہونے کے الگ تھلگ رہین اور مشرکین و کفار کو اپنی قوت کی اس پراگندگی سے آئے دن دراندازیون کا موقعہ دین - کیا وجہ ہے کہ جس طرح فرانس کا روس کے ساتھ یا انگلستان کا فرانس کے ساتھ ایک دوسرے کی مدد کرنے کے لئے آپس مین عہد و پیمان ہوا ہے - اسی طرح افغانستان اور ایران اور ٹرکی مین نہ ہو "

سردار نصر اللہ خان :- "اصل مین تو مین بھی آپ کا ہم خیال ہون - سیاسی اتحادات کی ہمیشہ سے عموماً اور آج کل خصوصاً ایسی سخت ضرورت ہے کہ دول اسلامی کو بغیر اس کے گزیر ہی نہین - انگریزون کو دیکھئے کیسے عاقبت شناس اور آخر بین ہین کہ منتہائے مشرق مین جا کر جاپانیون کے ساتھ اتحاد کیا - اور اس اتحاد کا نتیجہ یہ ہے کہ آج جاپان انگلستان کے تاریخی دشمن روس کو اقصائے مشرق مین خشکی اور تری دونون پر ناک چنے چبوا رہا ہے "

امیر المعظم :- "مین اس سیاسی ضرورت سے غافل نہین ہون - مجھے خود بارہا اس کا خیال آیا ہے لیکن ہر چیز کا وقت ہوا کرتا ہے اسلامی دولتون کے اتحاد کا وقت بھی انشاء اللہ المستعان آئے گا - اور مین بہ عنوان و اسلوب مناسب اس بارہ مین سلسلہ جنبانی کرونگا لیکن روس کے سفیر کو تو بلایا جائے "

صدر اعظم سفیر کو لانے چلا جاتا ہے۔

ملا محمد سعید خلد آشیان نے فتح کافرستان کے بعد جب اپنی توجہ فوجی قوت کی افزایش اور انتظامات حکومت کی اصلاح اور ملک کی عام ترقی پر مبذول فرمائی تو یہ خیال بارہا ظاہر فرمایا کہ دولت افغانستان کی جنوبی سرحد بہ شمول والحاق بلوچستان ساحل دریا تک پہونچنی چاہیئے تاکہ خشکی کی طرح سمندر کا ایک حصہ بھی افغانون کے زیر نگین ہو وہ تو اس ارمان کو اپنے ساتھ لیتے گئے لیکن اگر حضور کے عہد مین اس مقصد عظمی کی تکمیل ہوجاے تو ضیاء الملت والدین کی روح پر فتوح کو تسکین پہونچے -

اگر پدر نہ تواند پسر تمام کند"

امیر المعظم - "مغفرت مکان اپنے زمانہ کے سیاسی مجدد تھے اور خدا نے اون کو ہمت بھی عالی عطا فرمائی تھی - اون کا عمل ہمیشہ اس اصول پر رہا اور کامیابی کے ساتھ رہا کہ

'ہمت بلند دار کہ نزد خدا و خلق باشد بہ قدر ہمت تو پایگاہ تو'

اون کی اسی بلند ہمتی اور استقلال کا نتیجہ تھا کہ دولت افغانستان وسط ایشیا کے پیچیدہ مسئلہ کی کلید بن گئی اور روس وانگلستان جیسی باجبروت سلطنتین اسے عزت کی نظر سے دیکھنے لگین - اگر اون کی حیات مستعار وفا کرتی تو معلوم نہین وہ افغانستان کو کہان سے کہان پہونچا دیتے - لیکن اون کا وقت آپہونچا تھا جو کسی طرح ٹل نہ سکتا تھا - اذا جاء اجلهم لا یستقدمون ساعة ولا یستاخرون - بہر حال مجھ سے اپنے ملک و قوم کی بہتری کے لیئے جو کچھ ہوسکے گا اوس سے دریغ نہ کرون گا - خدا ہمیشہ اونہین کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہین - دیکھو ایک چھوٹی سی بہادر قوم جسے آج سے چند سال پہلے کوئی جانتا تک نہ تھا ہمارے دیکھتے دیکھتے کیا سے کیا ہوگئی - علوم و فنون - تجارت و زراعت صنعت و حرفت جہاز رانی و سپہ گری سبھی باتون مین اہل جاپان اپنی جانبازانہ کوششون اور قومی اتحاد سے معراج کمال پر پہونچ گئے اور آج یہ حالت ہے کہ دنیا کی سب سے بڑی فوجی قوت کا حشر

اون کے مقابلہ مین وہ ہوا جو ایک تنکے کا آندہی کے مقابلہ مین ہوتا ہے۔ مشرق اقصی مین خشکی اور تری پر جاپان نے روس کو جو تابڑ توڑ شکستین دی ہین اون کی مثال تاریخ عالم مین ڈھونڈے سے نہین ملتی۔ کوئی وجہ نہین کہ افغانستان بھی ترقی کرکے جاپان نہ بن جائے اور جو درجہ اپنی دماغی اور جسمانی فتوحات سے جاپانیون نے مشرق اقصی مین حاصل کیا ہے وہ مشرق وسطی مین پٹھان نہ حاصل کرین۔ جاپانی فتوحات نے دنیا کو درحقیقت حیرت مین ڈال دیا ہے پورٹ آرتھر کے قلعہ پر جو مشرق کا جبرالٹر اور ناقابل محاصرہ و تسخیر خیال کیا جاتا تھا آج بجائے روسی جھنڈے کے جاپانی پھریرا اڑ رہا ہے۔ پورٹ آرتھر کے محاصرہ مین ساٹھ ہزار جاپانی کام آئے ہونگے اور روسیون کا نقصان جان قدر بیس ہزار کے ہوا ہوگا لیکن ان دھن کے پکے بہادرون نے خون اور روپیہ پانی کی طرح بہا دیا جس کا اجر خدا نے اونہین یہ دیا کہ مشرق کی کنجی اون کے ہاتھ مین آگئی۔ جاپانیون کی قید مین پورٹ آرتھر کی تسخیر کے وقت ۴۱۶۴۱ افسر و سپاہی آئے اس کے علاوہ ۵۲۸۰ توپین اور ۳۶۵۹۸ بندوقین اور گولی بارود اور رسد کے بے شمار ذخیرے اونکے ہاتھ آئے۔"

سردار نصر اللہ خان ۔ ہم تو یہ سنتے چلے آتے تھے کہ روسی جرنیل نے عزم بالجزم کر لیا ہے کہ جب تک ایک آدمی بھی لڑنے کے قابل قلعہ مین موجود ہوگا اوس وقت تک برابر لڑائی جاری رکھی جائے گی۔ پھر اکتالیس ہزار سپاہیون اور رسد و سامان جنگ کے اتنے ذخیرون کے ہوتے ہوئے کیسے ہتیار ڈال دئے۔ روسیون کو کم از کم پلونا کے محصورین سے سبق لینا چاہیئے تھا جو پیٹ پر پتھر باندھ باندھ کر لڑی اور جب تک بالکل ہی مجبور نہ ہوگئے برابر لڑتے رہے۔"

امیر المعظم ۔ روسیون کی جوانمردی مین کلام نہین لڑتے خوب ہین لیکن اس موقع پر اونھین سوائے ہتیار ڈالنے کے چارہ نہ تھا۔ اس مین شک نہین کہ وہ پندرہ بیس دن تک اور لڑائی جاری رکھ سکتے تھے لیکن نتیجہ پھر بھی یہی ہوتا کیونکہ جاپانیون نے پورٹ

آرتھر کے سواد مین ایسے مقامات پر قبضہ کر لیا تھا۔ جہان سے اول تو اونہون نے اون تمام جنگی جہازون کو جو بندر مین لنگر ڈالے پڑے تھے گولے مار مار کر ڈبو دیا اور اس طور پر روسی جنگی بیڑا کتے کی موت مارا گیا اور دوسرے خاص شہر مین جاپانی توپون نے اتنے گولے برسانے شروع کئے کہ تمام عمارتین چھلنی ہو گئین اور محصورین کے لیے زندگی وبال ہو گئی"۔

صدر اعظم روسی سفیر کو لیے ہوئے آتا ہے۔

روسی سفیر"یہ میری لیے موجب صد فخر و ناز ہی کہ مجھے آج ایک ایسے تاجدار کی باریابی کی عزت حاصل ہوئی جو فضائل اضافی و نسبی کے لحاظ سے امیر عبدالرحمن خان جیسے بڑے باپ کا بیٹا اور سیاست و تدبر اور دانش و فرزانگی کے ذاتی کمالات کے اعتبار سے عبدالرحمن خان ثانی ہے۔ میرے آقائے نامدار ہز امپیریل میجسٹی زار روس کا ایک عرصے سے خیال تھا کہ جو دوستانہ مراسم روس و افغانستان کی ہمسایہ دولتون مین ہمیشہ سے قایم چلے آئے ہین (جن کا ایک بین ثبوت یہ ہے کہ حضور کے پدر بزرگوار خدا اونہین غریق رحمت کرے ایک عرصہ تک روس کی مہمان رہے) وہ حضور کے عہد میمنت مہد مین زیادہ تر استحکام اور زیادہ تر ارتباط کے ساتھ صورت تجدید اختیار کرین۔ اور چونکہ خدائے ذوالجلال کے فضل سے وسط ایشیا مین ہز امپیریل مجسٹی کے روز افزون شاہی اقتدارات و حقوق کے ساتھ سیاسی و تجارتی ذمہ داریان بھی بڑھتی جاتی ہین اور دولت افغانستان کے تجار اور عامہ متوسلین کو ان حقوق اور ذمہ داریون کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے۔ لہذا اگر کابل و سینٹ پیٹرس برگ مین روسی و افغانی سفارتون کے مستقل باہمی قیام کی صورت نکالی جا سکے تو نہایت ہی مناسب ہو۔ انجیل مقدس مین آیا ہے کہ اپنے ہمسایہ کو اپنے نفس کی طرح عزیز رکھو ۔ چونکہ مسلمان بھی انجیل مقدس کو صحیفۂ آسمانی سمجھتے ہین "۔

ملا محمد سعید۔ (قطع کلام کر کے پشتو مین جسے سفیر نہین سمجھتا) جس کے ایک بڑے حصے کو ارضی تصرفات اور انسانی تحریفات نے پایۂ الہام و تنزیل سے گرا دیا ہے۔

امیر المعظم۔" ہز امپیریل میجسٹی کی یہ مخلصانہ تحریک نہایت استحسان کی نظر سے دیکھی جانے کے قابل ہے اور مین اونکے دوستانہ برتاؤ کی قدر کرتا ہون لیکن مناسب ہوگا کہ اس مسئلہ کو جنگ مشرق اقصی کے تصفیہ اخیر تک ملتوی رہنے دیا جائے مشرق مین زمانہ کی نامساعدت سے ہز میجسٹی کی افواج کو جو چشم زخم پہونچا ہے اوس کے لحاظ سے مجھے اون کے ساتھ پوری ہمدردی ہے۔ مین خود چاہتا ہون کہ بحیثیت ایک خودمختار حکمران ہونے کے دول غیر کے ساتھ سفارتی روابط قایم کرون۔ اور افغانستان کو باضابطہ طور پر متمدن اقوام کے خانوادہ مین شریک کردون لیکن بعض مصلحتین اس امر کی مقتضی ہین کہ اس کارروائی کا آغاز اقصائے مغرب سے کیا جائے یعنی پہلا افغانی سفیر دربار انگلستان مین متعین ہو والد ماجد نے اپنے عہد حکومت مین اسکے متعلق سلسلہ جنبانی کی تھی مگر بوجوہ چند درچند وہ کارروائی ملتوی کردینی پڑی۔"

سفیر۔" جیسی حضور کی مرضی لیکن انگلستان نے افغانستان کے ساتھ اس بارہ مین کچھ اچھا برتاؤ نہین کیا۔ اس کا جواب اگر افغانستان بھی ترکی بہ ترکی دینا چاہتا تو انگلستان کو چھٹی کا دودھ یاد آجاتا۔ مجھے اپنے آقا کی طرف سے یہ امر بھی حضور کے گوش گذار کردینے کا ایما ہوا ہے کہ انگلستان جسکا وجود ایشیا کے وسطی علاقہ کی آزادی کے لیے روز بروز خطرناک ہوتا جاتا ہے یعنی جو سلطنت ہندوستان کی سرحد کے استحکام کے خبط مین ایران و افغانستان دونون کو اپنا حلقہ بگوش بنانے کی فکر مین ہے اس کی قرار واقعی گوشمالی ہونی چاہیئے۔ حضور نے غالبًا سنا ہوگا کہ ہندوستان کی افواج کے سپہ سالار لارڈ کچنر فاتح سوڈان کا یہ قول ہے کہ تاوقتیکہ قندہار کے میدانون مین تین لاکھ فوج نہ اُتار دی جائے اوس وقت تک سرحد ہند کا خاطر خواہ استحکام ممکن نہین ایسی حالت مین روس افغانستان کا ساتھ دینے کے لیے پوری طرح سے تیار ہے اور حضور کے ایک اشارہ پر پانچ لاکھ فوج جرار جس مین اسی قدر اور اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

ہندوستان پر پیش قدمی کرنے اور اس خیرہ سر قوم کو جس کی در پردہ تائید جاپانیون جیسی بے بضاعت قوم کو مشرق مین ہم سے لڑوا رہی ہے سبق دینے کے لیے تیار ہے۔"

امیر المعظم:۔ "ان فوجون کی ضرورت آج کل زیادہ تر منچوریا مین ہوگی اور اوس کے بعد مملکت کی اندرونی شورشین فرو کرنے کا کام ہندوستان پر چڑھائی کرنے سے غالباً زیادہ اہم سمجھا جائے گا کیونکہ مین نے سنا ہے کہ روسی صوبون مین ہر طرف فساد اور بغاوتین ہو رہی ہین۔"

سفیر:۔ "یہ سب ہمارے دشمنون کی افترا پردازی ہے۔ غالباً انگریزی اخبارون سے یہ خبرین معلوم ہوئی ہونگی جو جھوٹی خبرین تراشنے اور اون پر اپنی طرف سے سوائے ڈیوڑھے حاشیے چڑھانے کے فن مین طاق ہین۔ فساد وساد کچھ نہین۔ یار لوگون کے ڈھکوسلے ہین۔ اور یہ جو حضور نے فرمایا کہ منچوریا مین اس پانچ لاکھ فوج کی ضرورت ہوگی اس کے متعلق مین اس قدر عرض کرنا چاہتا ہون کہ پانچ لاکھ فوج مکڈن مین جرنیل کروپٹکن کے ماتحت پہلے ہی سے موجود ہے اور کوئی دن جاتا ہے کہ حضور یہ خبر سن لین گے کہ آخر ہماری افواج نے جاپانیون کو ایسی شکست دی کہ اون کی ابتدائی فتوحات کا اثر حرف غلط کی طرح مٹ گیا۔ اس مین شک نہین کہ جاپانیون نے پورٹ آرتھر لے لیا اور ہمارا مشرقی بیڑا بھی ضایع ہوگیا اور خشکی پر بھی کئی زکین ہمین ملین لیکن اگر خدا نے چاہا تو مکڈن کا معرکہ گذشتہ ناکامیون کی تلافی کردیگا۔ اسکے علاوہ مشرق مین بحری طاقت کے احیاء کے لیے بالٹک کا بیڑا روانہ ہو چکا ہے اور اوسکی کمک کے لیے ایک اور بیڑا اوسکے پیچھے پیچھے بھیجا گیا ہے۔ منچوریا مین اگر فوج کی مزید ضرورت ہوگی تو دوسرے صوبون سے بھیج دی جائے گی۔ یہ پانچ لاکھ فوج جو ماوراء النہر مین ہندوستان کی سرکوبی کے لیے ڈیرے ڈالے پڑی ہے۔ اسمین سے ایک سپاہی بھی ہمین ہٹانا مقصود نہین لیکن حضور کی تائید شرط ہے۔"

امیر المعظم:۔ "مین خواہ مخواہ انگریزون سے بگاڑ کرنا نہین چاہتا اور ایسی حالت

ہین جبکہ ہز میجسٹی زار روس کی طاقت مشرق اقصی کی خونریز جنگ کی وجہ سے پہلے ہی بہت کچھ کمزور ہو رہی ہے او نہین بھی یہ مشورہ نہین دیتا کہ ہندوستان کی طرف پیش قدمی کرکے بھڑون کے چھتہ کو چھیڑین - آپکا یہ قیاس کہ ہندوستان کے سپہ سالار لارڈ کچنر کا خیال ہے کہ قندہار مین تین لاکھ انگریزی فوج اُتار دی جائے خواہ صحیح بھی ہو تاہم مین نہین سمجھتا کہ انگلستان اس خیال کو عملی صورت مین لانے کی مہلک غلطی کا ارتکاب کرے گا - اور اگر کرے گا بھی تو افغانستان کچھ سوڈان نہین ہے جہان مہدی کا مشت غبار ہوا کی نذر کرکے داد تہذیب وشایستگی دی گئی تھی - اگر کچنر نے قندہار کا رخ کیا تو مجھے ڈر ہے کہ کہین قندہار خرطوم نہ بن جائے - بہر حال مین آپ کے آقا ہز میجسٹی زار روس کا شکر گزار ہون کہ وہ میری تائید واعانت کے لیے تیار ہین - لیکن آپ اون کی خدمت مین میری طرف سے یہ کہہ دیجئے گا کہ سب سے اچھا بھروسہ وہ ہے جو انسان اپنی قوت بازو پر کرے افغانستان چاہتا ہے کہ اپنے بل بوتے پر کھڑا ہو - بااین ہمہ اگر اتفاقات زمانہ سے اوسی کبھی مدد کی ضرورت پڑی تو آج کی باتین اوسے یاد رہین گی "

روسی سفیر چلا جاتا ہے -

سردار نصر اللہ خان " رسی جل گئی مگر بل نہ گیا - روسی شکستون پر شکستین کھاتے چلے جا رہے ہین - زکون پر زکین ملتی چلی جا رہی ہین لیکن دم خم وہی ہے - اکڑ مین ذرا فرق نہین آیا "

ملا محمد سعید " جو شکستین اس وقت تک روس کو ملی ہین وہ خرس روس کی موٹی ورسخت کھال پر بہ منزلہ خفیف زخمون کے ہین - ابھی تک کوئی کاری زخم نہین لگا - پھر اوس کی اینٹھ جاے تو کیسے "

سردار نصر اللہ خان " مین تو سمجھتا ہون کہ اگر مکڈن پر بھی روسیون ہی کو شکست ہو گئی اور بالٹک والا بیڑا بھی غرق ہو گیا تاہم روسی برابر تنتے رہین گے

خواہ اس تفننے سے یہی کیون نہ مقصود ہو کہ دنیا کی آنکھون مین خاک جھونکنے کے بجاے خود اپنے نفس کو دھوکا دیا جاسئے "

امیر المعظم - (صدر اعظم سے) " انگریزی وفد کے رکن اعظم مسٹر لوئیس ڈین کو جا کر لے آیئے "

صدر اعظم چلا جاتا ہے اور کچھ دیر کے بعد مسٹر لوئیس دین کلو لئے ہوئے داخل ہوتا ہے -

امیر المعظم - مسٹر ڈین آپ کو اور آپ کے ہمراہیون کو سرحد افغانستان مین داخل ہونے کے بعد سفر مین تکلیف تو بہت ہوئی ہوگی ؟ "

مسٹر ڈین " حضور کی عنایات اور رستہ مین شہزادہ عنایت اللہ خان بہادر کی توجہات سے سفر کی صعوبتین مبدل بہ راحت و آرام ہوگئین - شاہزادہ عالی تبار نے مجھ سے ہنسکر فرمایا تھا کہ ہم آپ کے بجاے ریل مین سوار ہو کر کلکتہ جاتے ہین اور آپ کو کابل تک سڑک کے حوالے کرتے ہین - مین نے اس کا جواب یہ دیا کہ مجھے امید ہے کہ جب آپکا زمانہ حکومت آئیگا تو افغانستان مین ریل اور برقی ٹریموے کے وسیع سلسلے قایم ہو چکے ہون گے یا شاید اوس سے پہلے ہی ہو جائین "

امیر المعظم " عنایت اللہ خان کے وقت تک شاید افغانستان مغربی تمدن کی اس برکت سے جسے ریل کہا جاتا ہے مستفیض ہونے کے قابل ہو جائے لیکن موجودہ زمانہ مین تو ملک یہ قابلیت نہین رکھتا کہ اس کی سرحد کے اندر ریل کی ایک گز پٹری بھی بچھائی جائے "

مسٹر ڈین " حضور شاید مزاحًا ایسا فرماتے ہین ورنہ حضور جیسے بیدار مغز مدبر کی نسبت یہ خیال کرنا کہ وہ ریلوے کے اجرا کو ملک کی عدم قابلیت پر محمول کرتا ہے یا مقتضیات زمانہ کے منافی سمجھتا ہے سیاست و تدبر کے مذہب مین حرام مطلق ہے ریل تجارت اور صنعت و حرفت کو ترقی دینے والی تمدن کو دن دونا رات چوگنا بڑھانے

والی اور وسایل نقل وحرکت مین آسانیان پیدا کر کے ملک کی فوجی قوت کا شیرازہ باندھنے والی ہے۔"

امیر المعظم:" اور ایک وصف تو اس کا آپ چھوڑ ہی گئے۔ یہ بھی تو کہیے کہ غنیم کو ملک مین داخل ہو کر دو مہینے کا رستہ ایک دن مین طے کرنے اور لوٹ مار اور تاخت و تاراج مین مدد دینے والی ہے۔ میرے والد ماجد جنت آرامگاہ کا قول تھا کہ افغانستان مین اگر انجن کی سیٹی کی آواز قبل از وقت سنائی دی تو وہ فتنے جو سوئے ہوئے ہین جاگ اوٹھین گے اور جو بلائین زنجیرون سے جکڑی ہوئی ہین آزاد ہو جائین گی۔ یہ قول کم از کم ایک نسل تک کے لیے بالکل درست ہے اور اگر دولت ہند میرے عہد مین اجرائے ریلوے کو افغانستان کی حدود کے اندر اپنے اثر کی توسیع کا ذریعہ بنانا چاہتی ہے تو یہ اوس کا خیال خام ہے۔"

مسٹر ڈین:" اٹھارہ لاکھ کی جو رقم دولت ہند کے خزانہ سے ہر سال حضور کی خدمت مین بھیجی جاتی ہے وہ کئی سال سے حضور نے وصول نہین کی۔ نائب السلطنۃ ہز اکسلنسی لارڈ کرزن نے خاص طور سے یہ امر حضور سے دریافت کیا ہے کہ اس کی وجہ کیا ہے۔"

امیر المعظم:" خراج ہند کی رقم؟"

مسٹر ڈین:" حضور کو اختیار ہے کہ جس نام سے اسے چاہیئے تعبیر کیجیے لیکن امر دریافت طلب یہ ہے کہ آیا کوئی امر باعث تکدر خاطر عالی ہوا جو یہ رقم ابھی تک طلب نہین کی گئی۔"

امیر المعظم:" دولت ہند کھری اسامی ہے۔ رقم جب جی چاہے گا وصول کر لی جائے گی لیکن مجھے دولت انگلشیہ سے ایک دوستانہ شکایت ہے۔"

مسٹر ڈین:" ارشاد ہو۔"

امیر المعظم:" مین نے ولایت سے کچھ توپین منگوائی تھین۔ کارپردازان

دولت ہند نے ان توپون کو میری مملکت داخل ہونے سے روک دیا۔ اب آپ بتایئے
کہ اس برتاؤ کو مین کس نیت پر محمول کرون "

مسٹر ڈین - "حضور کی یہ شکایت بہت بجا ہے۔ جن عمال سے یہ فرو گذاشت
ہوئی تھی اون کی نسبت تدارک مناسب کیا گیا ہے اور حکم جاری کردیا گیا ہے کہ توپین حضور
کے کارندون کے حوالے کردی جائین۔ لیکن مین جس خاص مقصد سے حضور کی آستانہ
بوسی کے لیے بھیجا گیا ہون وہ یہ ہے کہ جو دوستانہ روابط کابل اور شملہ کے درمیان
امیر مرحوم کے وقت سے قایم ہین اون کی تجدید ذاتی طور پر حضور کے عہد مین ہو جائے
اور اس اصولی قرارداد کی ذیل مین چند جزئی مراتب بھی تکمیل طلب ہین "

امیر المعظم - " وہ بھی کہہ ڈالیے "

مسٹر ڈین - " بات یہ ہے کہ روس کا دائرہ حرص روز بروز زیادہ وسیع ہوتا جاتا ہے
مشرق کی طرف وہ منچوریا اور کوریا کو دبا بیٹھا اور بحر جاپان تک پہونچ گیا۔ جنوب کی طرف
ایک سمت مین ایران پر ہاتھ صاف کرکے خلیج فارس کو اپنا بحری صدر مقام قرار دینے کی
فکر مین ہوا اور دوسری جانب افغانستان کی راہ سے ہندوستان پر چڑھائی کرنے کا خیال
دل مین لانے لگا۔ اوس کی اس پیش قدمی اور منصوبہ بازی نے ایشیا کے عام امن و آزادی
کو خطرہ مین ڈال دیا ہے چونکہ دولت برطانیہ کے اغراض و مقاصد ایشیا کے جنوبی حصہ کے ساتھ
مملکت ہند کے تعلقات کے لحاظ سے خاص طور پر وابستہ ہین اس لیے ضرور ہوا کہ روسی
چالون اور دست درازیون کا سدباب کیا جائے اور سلطنت ہند اور انگلستان کے مشرقی
مقبوضات کو ایک بہت بڑے خطرے سے بچایا جائے۔ اس غرض کی تکمیل کے
لیے دولت جاپان کے ساتھ معاہدہ کیا گیا تاکہ مشرق اقصی مین روسی زیادہ پاؤن نہ پھیلانے
پائین۔ لیکن چونکہ روس فرط تکبر و رعونت سے اپنے آگے کسی کی حقیقت نہ سمجھتا تھا لہذا
اوس نے جاپان کی جائز اور منصفانہ درخواستون کو رد کردیا جس کا نتیجہ وہ جنگ ہوئی جس سے

جس سے روس کی قلعی کھل گئی اور مشرق اقصیٰ مین اوس کی شیخی کرکری ہو رہی ہے - اب قراین سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی خفت مٹانے کے لیے اون امیدون کو جن کا منچوریا کے میدانون مین خون ہو رہا ہے - ہندوستان کی شمالی و مغربی سرحد پر از سر نو زندہ کرنے کی کوشش مین ہے چنانچہ روسی ترکستان اور ماوراءالنہر مین پانچ لاکھ روسی جمعیت اسی غرض سے تیار رکھی گئی ہے اگرچہ یہ ظاہر ہے کہ روس کی طاقت متواتر و مسلسل شکستون سے اس قدر کمزور ہو رہی ہے کہ اوسے ہندوستان پر حملہ آور ہونے کی قابلیت کم از کم مالی پہلو سے حاصل کرنے کے لیے اقلاً دس سال کا زمانہ چاہیے پھر بھی اقتضائے احتیاط یہی ہے کہ کمزور دشمن کی کوششون کو بھی نظر انداز نہ کیا جائے - ہندوستان پر اگر خدانخواستہ آنچ آئی تو افغانستان کا بھی اوس سے متاثر ہونا بدیہیات کی قبیل سے ہے - ایسی حالت مین افغانستان و ہند دونون کا فائدہ اس مین ہے کہ اس مشترک غنیم کی مدافعت کے لیے ایک دوسرے کی مدد کرنے کا محکم و موسس عہد کرین - اس کی آسان شکل یہ ہے کہ حضور ہندوستان کی شمالی و مغربی سرحد کی حفاظت اپنے ذمہ لین جو گویا خود حضور کی سرحد ہے اور اسکے معاوضہ مین چوبیس لاکھ روپیہ سالانہ دولت ہند سے لیا کرین یعنی پہلے حضور اٹھارہ لاکھ وصول کرتے تھے آیندہ سے چھ لاکھ زیادہ وصول فرمایا کیجیے "

امیر المعظم " مجھے یہ تمام باتین منظور ہین لیکن آپ کو یہ واضح رہے کہ دولت انگلشیہ کو مجھپر پورا بھروسا اور اعتماد کرنا ہوگا اور میرے ساتھ وہی برتاو کرنا ہوگا جو ایک خود مختار والی ملک کے ساتھ کیا جاتا ہے - جو تحریرات منجانب دولت انگلشیہ میرے نام آئین اُن مین بجائے ہز ہائینس کے مجھے ہز مجسٹی کے لقب سے ملقب کر کے خطاب کیا جائے - اور یہ بھی سمجھ لیا جائے کہ مین افغانستان کے اندرونی معاملات مین کسی قسم کی مداخلت جائز نہ رکھون گا "

مسٹر ڈین ۔ دولت انگلشیہ کو یہ سب باتین منظور ہین"۔

دربار برخاست ہوتا ہے۔

پانچوان سین

بحیرہ بالٹک

ولیم قیصر جرمنی اپنی سواری کے خاص جہاز ہوہنزولرن مین بیٹھا ہوا ہے اور کسی سوچ مین ہے ۔ ایک ایڈیکانگ پاس کھڑا ہے ۔

قیصر (ایڈیکانگ سے):-

"ہم سے ملنے کے لیے آتے ہین زار — دیر سے ہم کو ہے اون کا انتظار
راہ مین اس وقت ہون گے غالبًا — اپنے گھر سے ہو چکے ہونگے سوار
آچکین سکان کشتی کے قریب — جب ہمارے میہمان ذی وقار
اطلاع آکر ہمین دو تا کہ ہو — میزبان مہمان سے جا کر ہم کنار

ایڈیکانگ "بہت خوب" کہہ کر جہاز کے عرشہ پر چلا جاتا ہے اور قیصر اپنے دل سے اس طرح باتین کرتا ہے۔

لاکھ مخفی ہو ملاقات آج کی — چھپ نہین سکتی ہے لیکن زینہار
آشکارا بالیقین ہوگا یہ راز — ہے تجسس رنگ اہل روزگار
حاشیئے اس پر چڑھائین گے حریف — اور گھڑین گے اس کی توجیہین ہزار
ہین زبانین اتنی ہی جتنے ہین منھ — ہے کسی کے منہ پہ کس کو اختیار
نکتہ چینی مجھ پہ کرتے ہین حسود — ہوگیا جن کی نگہ مین پھول خار
کیا کرین مجبور اپنی خو سے ہین — بھونکنا ہی جو ہے کتون کا شعار

انگلستان والے از راہ حسد کہتے ہین کہ مجھے باتین بہت بنانی آتی ہین اور کرتا ورتا کچھ

نہیں ہوں یہ لوگ فن سیاست مدن کیا جانیں۔ ماموں جان[۱] اگرچہ بڑے بجر بہ کار مدبر ہیں اور اقصائے عالم میں اونھوں نے اپنے تدبر اور حکمت عملی کا جال پھیلا رکھا ہے لیکن دلبستان تدبر میں وہ بھی کم از کم دس برس تک زانوے ادب میرے سامنے تہ کرکے بیٹھیں۔ فرانس کو مراکو کی چاٹ دیکر اونھوں نے مصر کو فرنچ دعاوی اور حقوق کی قید سے آزاد کرا لیا اور چکنی چپڑی باتوں سے متلون مزاج فرانسیسیوں کو رام کر لیا اور حقیقت یہ ہے کہ بڑا کام کیا لیکن میں نے بھی کچھ کچی گولیاں نہیں کھیلی ہیں۔ مراکو سے فرانس کے اثر کو حرف غلط کی طرح مٹا کر فرانسیسیوں کو انگریزوں کی طرف سے بدظن نہ کرا دیا ہو اور دونوں کو ایک دوسرے کے خون کا پیاسا نہ بنا دیا ہو تو میرا نام ولیم نہیں۔ انگلستان اور جاپان کا اتحاد میرے لئے سوہان روح ہو رہا ہے۔ اس اتحاد سے میرے چینی مقبوضات کی حالت مخدوش اور مشرق اقصے میں انگریزی قوت ایسی مستحکم ہوگئی ہے کہ بظاہر اس میں لغزش ہوتی ہوئی نظر نہیں آتی۔ یہ جاپانی تو خدا کا قہر نکلے جس طرح قرون وسطی میں ایشیا نے چنگیز و ہلاکو و تیمور جیسی بلائیں پیدا کرکے روئے زمین کو خون میں غوطہ دے دیا تھا۔ اسی طرح اس بیسویں صدی میں ایک پیلے رنگ کی کم رو اور بچی ڈاڑھی والی قوم نے اٹھ کر مغربی تہذیب و تمدن کے قصر کو بنیاد سے ہلا ڈالا۔ غضب خدا کا روس کی پانچ لاکھ شایستہ و باقاعدہ فوج جو آدھے ایشیا کے مسخر کر لینے کے لیے کافی تھی اوسی قدر جاپانیوں کے ہاتھوں منچوریا کے میدانوں میں ایسی زک اٹھائے کہ سوا لاکھ سپاہی اور افسر کھیت رہیں اور باقی کے بھاگ نکلیں۔ حالانکہ جاپانیوں کا نقصان ساٹھ ستر ہزار سے زیادہ نہ ہو۔ جنگ مکڈن نے فوجی دنیا میں ایک انقلاب عظیم پیدا کر دیا اور مجھے ڈر ہے کہ اگر جاپانیوں کی طاقت روز بروز اسی طرح بڑھتی چلی گئی تو نہ صرف مجھے اپنی چینی مقبوضات سے دست بردار ہونا پڑے گا بلکہ یورپ کا امن بھی معرض خطر میں پڑ جائے گا۔ ایسی حالت میں انگلستان کا جاپان سے جا کر مل جانا میری سیاست کے

[۱] شاہ اڈورڈ ہفتم

مذہب مین کفر و ارتداد کا حکم رکھتا ہے - یہ انگریز تو ننگ یورپ نکلے - ان کے لیے مقام شرم ہے کہ ایشیائی وحشیون کے ساتھ جاکر رابطہ اتحاد قایم کر رہے ہین - خیر مین بھی ایسے توڑ جوڑ کرتا ہون کہ باید و شاید - شکر ہے کہ نکولس جو مجھ سے ملنے کے لئے آرہا ہے طبیعت کا کمزور اور قوت فیصلہ سے عاری ہے سو مین بہ آسانی اوسے اپنے ڈھب پر لے آؤن گا اور انگریزون اور اونکے ایشیائی حمایتیون کے خلاف روس و جرمنی و فرانس کے اتحاد ثلاثہ سے ایک ایسی مہیب طاقت پیدا کر دون گا کہ جسے دیکھ کر وہ بھی ڈر جائین گے - بالٹک والے بیڑے کا انجام بھی مجھے اچھا نظر نہین آتا - اگر یہ بیڑا ابھی بحر جاپان کی تہ مین جاکر بیٹھ گیا اور بیٹھ گیا تو یک لحاظ سے اچھا ہی ہے - کیونکہ میری عالمگیر پالیسی کی گاڑی کے رستہ سے ایک روڑا اور ہٹ گیا - ہان تو اگر بالٹک والا بیڑا غرق ہو گیا تو فرانس اور امریکہ غالباً اس بات پر زور دین گے کہ روس جاپان کے ساتھ صلح کر لے - لیکن میرا فائدہ اس مین نہین کہ صلح ہو - اس لئے مین نکولس کو یہ پٹی پڑھاؤن گا کہ صلح کرنے مین اوس کی وقعت و عظمت کو صدمہ پہونچنے کا اندیشہ ہے - پس اول تو صلح کرنی چاہیئے ہی نہین اور اگر کی بھی جائے تو ایسی شرایط پر کیجائے جو جاپان کے لیے مضر اور روس کے لیے مفید ہون "

ایڈیکانگ آکر عرض کرتا ہے کہ زار کا جہاز قریب آگیا - قیصر ولیم اوٹھکر زار کی پیشوائی کے لیے جاتا ہے - دونون تاجدار ہاتھ مین ہاتھ ڈالے ہوہنزولرن کے ایوان خاص مین داخل ہوتے ہین اور دونون مین تخلیہ ہوتا ہے -

قیصر " بھائی جان نکولس کے واقعہ نے کلیجے مین ناسور ڈال دیا جس دن مین نے یہ خبر سنی ہے یقین مانئے کہ کھانا نہین کھایا گیا - خداوند یسوع مسیح اس واقعہ کی تلافی کرین اور آپ کے اعدا پر عذاب آسمانی نازل فرمائین "

زار - " مجھے ایک مسیحی دوست سے ایسی ہی برادرانہ ہمدردی کی توقع تھی - اگرچہ اس زمانہ کی مسیحیت مین ابلیسی تصرفات بھی ہو چلے ہین - انگریزون ہی کو دیکھئے - روس کی

ہزیمتون پر خوش ہو رہے ہے اور میرے دشمن سے دوستانہ روابط قایم کر رہے ہین۔"

قیصر۔" یہ آگ اصل مین انگریزون ہی کی تو لگائی ہوئی ہے۔ نہ وہ جاپان کے ساتھ اتحاد قایم کرتے اور نہ اوسے اتنی جرارت ہوتی کہ آپ کی افواج قاہرہ کا مقابلہ کرے۔"

زار۔" آپ نے طرفہ ماجرا سُنا؟"

قیصر۔" وہ کیا؟"

زار۔" مجھ سے کہا جاتا ہے کہ جاپان کے ساتھ صلح کر لو اور صلح کی جو شرایط پیش کی جاتی ہین۔ منجملہ اونکے دو شرطین یہ ہین کہ مین جاپان کو ایک بیش قرار رقم بطور تاوان جنگ دون اور آیندہ سے مشرقی سمندرون مین جنگی بیڑا رکھنے کا نام نہ لون۔"

قیصر۔" یہ مین کیا سن رہا ہون۔ کیا آسمان ٹوٹ پڑنے والا ہے؟ کیا زمین پھٹ پڑنے والی ہے؟ یورپ اور ایشیا کو تاوان جنگ دے!! روس اور جاپان کی یہ شرط مانے کہ آیندہ سے مشرقی سمندرون مین روسی جنگی بیڑا نہ رہنے پاے گا!! مسیحی دنیا کی وہ اخوت اور یگانگت کیا ہوئی جس نے جنگ ٹرکی و یونان کے موقع پر باوجود ترکون کی فتوحات کے تھسلی یونان کو دلوا دیا تھا اور کریٹ زبردستی اون سے چھین کر ایک یونانی النسل شہزادے کی ماتحتی مین دیدیا تھا۔ یورپ کا وہ نظام سیاست کیا ہوا جس کا ایک اصول موضوعہ یہ تھا کہ تمام دنیا کی حکومت مسیحی قومون کے لیے ہے اور گو مسیحی طاقتین بہ اقتضاے جلب منفعت ایک دوسرے کے ساتھ لڑلین لیکن غیر مسیحی قومون کے مقابلہ مین وہ سب ایک ہین۔"

زار۔" لیکن کیا آپ یہ سمجھتے ہین کہ مین ایسی شرطون پر صلح مان جاؤن گا؟"

قیصر۔" توبہ توبہ مین کیون سمجھنے لگا۔ صلح کا لفظ آپ کی توزبان پر نہین آنا چاہیے اول تو بالٹک کا بیڑا خدا کے فضل سے جاپانی سمندرون مین پہونچ کر جنگ کا نقشہ بدل دیگا۔ جاپانیون کے پاس جہاز ہین ہی کتنے۔ بالٹک کا متفقہ بیڑا جاپانی بیڑے سے تین حصّے زیادہ طاقت در ہے ایک حملہ مین جاپانی بحری طاقت کا نام و نشان صفحہ ہستی

سے مٹا دے گا۔ مین خوش ہون کہ بحر شمالی مین سے گذرتے وقت امیر البحر روزدونسکی انگریزون کے پہلو مین ایک کانٹا چبھوتا گیا۔ نہ ہوئی ہمت کہ آپ سے لڑ سکین آخر بودے ہین نہ۔ ان سے پھر جاپانی اچھے۔ اور لڑتے بھی تو میرا جنگی بیڑا آپ کی کمک کے لیے موجود تھا۔ "بالٹک والے بیڑے کو اگر خدانخواستہ گزند پہونچا تو پھر بھی جاپان مین اتنی ہمت نہین کہ آپ سے سالہا سال تک لڑائی جاری رکھ سکے جاپان کا خزانہ خالی ہو گیا ہے۔ ممالک غیر کے قرض کے سوذنک کا بار اوس سے ایک عرصہ تک اُٹھ نہ سکے گا۔ آخر مجبور ہو کر اوسے خود صلح کرنی پڑے گی اوس وقت جو شرطین چاہیے گا منوا لیجیے گا"۔

زار۔ "بھائی جان مجھے آپ کی دوستی پر پورا بھروسا ہے اور جو رائے آپ نے ظاہر کی ہے وہ نہایت صائب ہے مین اسی پر عمل کرون گا۔"

چھٹا سین

لندن

اعلیحضرت شہنشاہ اڈورڈ ہفتم مسند حکومت پر جلوہ افروز ہین۔ مسٹر بلفور وزیر اعظم لارڈ لینسڈاؤن منسٹر امور خارجہ اور بعض دیگر اعیان سلطنت باریاب ہین۔

مسٹر بلفور۔ "حضور بجھے (مجھے) ر ہ ر گرشا سپر کا یہ قول یاد آتا ہے کہ آسمان اور زمین مین بہت سے ایسے راز ہین جن کی تہ کو ہمارا فلسفہ نہین پہونچ سکتا۔ مشرق اقصلی کی جنگ سے قدم قدم پر اس قول کی تصدیق ہو رہی ہے۔ بر و بحر مین ہمارے ایشیائی معاونین کے جنگی کارنامے مجھے تو فوق العادت اور ماورا لادراک معلوم ہوتے ہین خشکی پر جاپانیون کی فتوحات کا جو آفتاب رود یالو کی موجون سے طلوع ہوا تھا وہ بصد آب و تاب چمکتا ہوا مکڈن مین نصف النہار پر پہونچ گیا۔ اور سمندر مین کامیابیون کے جس سلسلہ کا آغاز پورٹ آرتھر والے روسی

بیڑے کے غرق کر دینے سے ہوا تھا اوس کی تکمیل سوشیما کے بحری معرکہ سے ہوگئی جس نے زار کی بحری طاقت کا نام ونشان صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔ اتنا تو ہم جانتے تھے کہ اگرچہ بالٹک والے بیڑے کے جنگی جہاز شمار مین جاپان کے مختصر بیڑے کے جہازون سے کہین زیادہ ہین پھر بھی ٹوگو کا جنگ آزمودہ اور منجھا ہوا بیڑا اپنے حریف کو شکست دے گا مگر خود بھی ایسا صدمہ اوٹھائے گا کہ اوس کی تلافی کے لیئے ایک مدت درکار ہوگی۔ لیکن حیرت پر حیرت اور تعجب پر تعجب یہ دیکھ کر ہوتا ہے کہ ٹوگو نے اپنے حریف کے بیڑے کو ہر طرف سے گھیر کر سب جہاز یا تو غرق کر دیئے اور یا گرفتار کر لیے اور غرق شدہ جہازون کے ساتھ چودہ ہزار ملاح اور افسر پیوند موج فنا ہو گئے۔ اور اس کے مقابلہ مین ٹوگو کے صرف ۷۰۳ ملاحون کا نقصان ہوا اور جہازون مین سے تو ایک پر بھی آنچ نہین آئی گویا کچھ بھی نقصان نہین ہوا"

لارڈ لینسڈاون:- امیر البحر روزونسکی جو اس وقت زخمی وخستہ ہو کر بہ حال تباہ جاپانیون کی قید مین ہے دل مین سوچتا تو ہوگا کہ یہ اون بیواؤن کی بددعاؤن کا اثر ہے جن کے نہتے اور بے بس خاوندون کو اوس نے بحر شمالی مین اون گولون کا نشانہ بنایا تھا جن کا صحیح مصرف غنیم کے آہن پوش تھے۔

"چراغے کہ بیوہ زنے بر فروخت — بسے دیدہ باشی کہ شہرے بسوخت"

"مگر روسی امیر البحر کے بھی دل کا ارمان نکل گیا۔ جاپانیون پر نہ سہی۔ انگلستان کے چند ماہی گیرون پر تو اوس کے جنگی بیڑے نے نمایان فتح حاصل کر لی۔"

شاہ اڈورڈ:- افسوس ہے مین ہزار کوشش کرتا ہون کہ دنیا کا امن وامان قایم رہے اور بنی نوع انسان کا خون بہنے نہ پائے۔ اس غرض سے مین خود اپنا سفیر بن کر کبھی فرانس جاتا ہون کبھی آسٹریا کا سفر کرتا ہون۔ آج یورپ کے اس حصہ مین ہون تو کل اوس حصہ مین۔ لیکن میرے بعض ہمعصرون کی طمع اور خود غرضی رنگ لائے بغیر نہین رہتی۔ روس مین اگر انصاف پسندی اور تأمل اندیشی ذرا بھی ہوتی تو آج یہ خوفناک نتایج دنیا کو مبہوت و بیخود نہ بنائے

کہ دو لاکھ ستر ہزار روسی اور ایک لاکھ ستر ہزار جاپانی مشرق اقصیٰ کے بحری اور بری معرکون مین کام آئے اور جو بے شمار روپیہ ان خونریز لڑائیون پر صرف ہوا اوس کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ روس کے صرف اون جہازون کی قیمت جو مشرقی سمندرون مین ڈبوئی یا گرفتار کئے گئے دو کروڑ پاونڈ ہے اور جاپانیون کا بحری نقصان بقدر پچیس لاکھ پاونڈ کے ہوا لیکن جب تک انسان کی فطرت وہ ہے جو ہے خونریزی کبھی رک نہین سکتی اور لڑائیان کبھی موقوف نہین ہوسکتین۔ قانون فطرت کے زبردست اور نہ ٹلنے والے عمل کی روک تمام انسان سے کیسے ہوسکتی ہے۔"

مسٹر بلفور :" پھر بھی یہ حضور اقدس ہی کی سرگرم اور بے روئے ریا کوششون کا نتیجہ تھا کہ موجودہ جنگ حدود مشرق سے بڑھنے نہین پائی حضور کا علم اور حزم اگر آڑے نہ آتا تو اس جنگ کی آگ ایسی بھڑکتی کہ یورپ ایشیا افریقہ اور امریکہ تک اوسکے شعلے پہونچ جاتے۔ آدھی خدائی غارت ہوجاتی۔ اور دنیا پر قیامت آجاتی۔ بہر حال اب وہ وقت آگیا ہے کہ ایشیا کے امن وامان کے قیام کے لیئے عملی تدابیر اختیار کی جائین اور سوشیما کی نتیجہ خیز جنگ سے فائدہ اٹھایا جائے۔ ۱۸۰۵ء مین مغرب الاقصیٰ کے ہیرو نلسن نے فرانس اور اسپین کے متفقہ بیڑون کو ٹریفالگر پر فنا کرکے انگلستان کی اوس بحری عظمت کا سکہ دنیا مین بٹھا دیا جو نپولین کی عالمگیر حرص کے تنور کا ایندھن بننے والی تھی۔ اگر تناسخ کا مسئلہ صحیح ہو تو یہ کہنا بالکل درست ہوگا کہ پورے سو سال بعد نلسن کی روح نے مشرق الاقصیٰ مین پہونچ کر ٹوگو کے قالب مین جنم لیا اور سوشیما کی اسٹیج پر ٹریفالگر والے تماشے کا دوبارہ ایکٹ کیا۔"

لارڈ لینسڈاون :" اور اس تشبیہ کے دوسرے اجزا کی بھی تو تکمیل کیجئے یعنی نپولین نے نکولس کے جسم مین حلول کیا اور جو شکست "سایہ تقدیر"[۱] نے بحر روم مین سو سال پہلے کھائی تھی اوس کا بحر جاپان مین اعادہ ہوگیا۔"

---

[۱] نپولین کا لقب۔

مسٹر بلفور ۔" اس مین نقص اتنا ہے کہ نپولین نے خشکی پر حیرت انگیز فتوحات حاصل کرکے اقصائے عالم مین اپنی سطوت و جبروت کا ڈنکا بجا دیا تھا اور سپاہیانہ اوصاف کے لحاظ سے وہ ایک انسان کامل تھا لیکن برخلاف اس کے نکولس کو خشکی پر بھی پے در پے اتنی شکستین ملی ہین کہ ایک جنگ مین کسی تاجدار کو نہ ملی ہون گی۔ اور دماغی و ذہنی قوی کے لحاظ سے بھی وہ نپولین کی ضد ہے "۔

لارڈ لینسڈاؤن ۔" لیکن ازروے اصول تناسخ نپولین کو انہی طمع حرص خود غرضی اور خونریزی کی سزا ابھی تو ملنی چاہیئے تھی ۔ اس سے زیادہ سخت سزا اوس کی مغرور روح کے لیے کیا ہوسکتی ہے کہ نکولس جیسے شخص کا قالب اوس کا مظہر جسمانی بنے جو کالون کا کچا قوت فیصلہ سے عاری۔ اپنے مشیرون کی خودغرضی کا آلہ اور قیصر جرمنی کے ہاتھ مین بہ منزلہ ایک کٹ پتلی کے ہو "۔

شاہ اڈورڈ ۔" آپ لوگ تو مسایل مابعدالطبیعات کی دلچسپ بحث مین پڑ گئے اصل مطلب خبط ہوا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ گو جاپانی خنجر نے روسی کنکھجورے کے دو چار پاؤن قلم کردئے لیکن ابھی اوسکے سینکڑون پاؤن باقی ہین۔ روس کو ایسا گزند نہین پہونچا کہ وہ اپنے اوس دیرینہ منصوبہ کو چھوڑ دے جو ہندوستان کی طرف پیش قدمی کرنے سے متعلق تھا اور جس کا عملی ظہور ہندوستان کی شمالی و مغربی سرحد پر باوجود مشرق اقصیٰ مین مسلسل زکین اٹھانے کے فوجون کی اجتماع اور ریلوے لائنون کی توسیع سے برابر ہورہا ہے۔ جاپان نے اپنے آپ کو نہ صرف ایک زبردست بحری طاقت بلکہ ایک بہت بڑی فوجی طاقت ثابت کیا ہے۔ جو معاہدہ ہم مین اور جاپان مین پہلے ہوا تھا۔ اگر اوس کی دس سال کے لئے ان شرایط کے ساتھ تجدید ہوجائے کہ بہ وقت جنگ خواہ یہ جنگ ایک ہی طاقت سے کیون نہ ہو ہم جاپانیون کی اور جاپانی ہماری مدد کرین ۔ تو ایشیا کے امن کی طرف سے ہمین ذرا کھٹکا نہ رہے اور ہندوستان کی حفاظت کے مسئلہ

کی جتنی پیچیدگیان ہین سب رفع ہوجائین" مسٹر لارڈ لینسڈاون سے" جدید معاہدہ کا جو مسودہ آپ نے میرے ملاحظہ مین پیش کرکے استمزاجاً گورمنٹ جاپان کے پاس بھیجا تھا اوس کا کیا نتیجہ ہوا ؟"

لارڈ لینسڈاون " آج سفیر جاپان متعینہ دربار حضور نے مجھ سے مل کر کہا کہ گورمنٹ جاپان کو ایک خفیف ترمیم کے ساتھ اس معاہدہ کے شرائط تمام وکمال منظور ہین اور یہ کہ جاپان کی طرف سے اوسے اس معاہدہ پر دستخط کرنے کا اختیار عطا کیا گیا ہے اب گویا تکمیل معاہدہ مین صرف اتنی دیر ہے کہ فریقین کے اس پر دستخط ثبت ہوجائین کیونکہ جاپان کی طرف سے جو ترمیمات پیش ہوئی ہین وہ محض فروعی ہین۔ اصول پر ان سے کسی طرح کا اثر نہین پڑتا "

شاہ اڈورڈ " مسودۂ ترمیم شدہ آپ اپنے ساتھ لائے ہین ؟"

لارڈ لینسڈاون " حضور یہ موجود ہے "

شاہ اڈورڈ " تو ذرا پڑھ کر سنائیے "

لارڈ لینسڈاون معاہدہ کی شرائط پڑھ کر سناتے ہین۔

مراتب ابتدائی۔ چونکہ دولت برطانیہ عظمی اور دولت جاپان کی غرض وغایت مشرقی ایشیا اور ہندوستان کے امن عام کا قیام ہے اور اس کے ساتھ ہی دونون کا مقصد یہ بھی ہے کہ مشرقی ایشیا اور ہندوستان مین برطانیہ اور جاپان کی آزادی اور حقوق فرمانروائی کی صیانت وحفاظت سے مملکت چین مین جملہ دول عالم کی اغراض مشترکہ برقرار رکھی جائین اور مشرقی ایشیا اور ہندوستان کے ساتھ برطانیہ وجاپان کے جو خاص اغراض والبستہ ہین اون کا تحفظ عمل مین آسکے لہذا دونون دولتین حسب ذیل فقرات پر کاربند ہونے کا اقرار کرتی ہین

فقرہ اول۔ برطانیہ وجاپان کے حقوق واغراض جہان کہین معرض خطر مین پڑین گے دونون دولتین صراحت اور صفائی کے ساتھ ایک دوسرے کو حقیقت حال سے اطلاع

دیگر ان حقوق و اغراض کے تحفظ کے لیئے بالاتفاق تدابیر اختیار کرین گی ۔

فقرہ ثانی ۔ اگر کسی دولت یا مجموعہ دول کی دست درازی یا زیادتی کی وجہ سے خواہ اس کا ظہور کہین بھی کیون نہ ہو فریقین متعاہدین سے ایک کو اپنے ممالک محروسہ کے حقوق و اغراض کے بچاؤ کے لیے جنگ کرنی پڑے تو فریق ثانی فوراً اپنے معاون کی کمک کو آئے گا اور اوس کے ساتھ مل کر دشمن سے جنگ کرے گا اور صلح مین بھی اوس کی رضامندی مدنظر رکھے گا ۔

فقرہ ثالث ۔ چونکہ مملکت کوریا مین جاپان کے سیاسی و فوجی و مالی حقوق کو دوسرون کے حقوق پر تفوق حاصل ہے لہذا دولت برطانیہ عظمی دولت جاپان کے اس حق کو تسلیم کرتی ہے کہ کوریا کی ہدایت اور نگرانی اور حفاظت اور حقوق متذکرہ کے برقرار رکھنے اور ترقی دینے کے لیے وہ تدابیر جو اس اصول کی نفی نہ کرتی ہون کہ تجارت مین سب کو مساوی موقعہ ملنا چاہیئے عمل مین لائے ۔

فقرہ رابع ۔ دولت جاپان دولت برطانیہ عظمی کے اس حق کو تسلیم کرتی ہے کہ سرحد ہندوستان کے قرب و جوار مین وہ تدابیر عمل مین لائے جو ہندوستانی مقبوضات کے تحفظ کے لیے ضروری متصور ہون ۔

فقرہ خامس ۔ فریقین اقرار کرتے ہین کہ کوئی فریق فریق ثانی کی صلاح و مشورہ کے بغیر کسی دوسری دولت سے کوئی علیحدہ معاہدہ ایسا نہ کرے گا جس سے اغراض مندرجہ مراتب ابتدائی پر مضر اثر پڑتا ہو ۔

فقرہ سادس ۔ دولت برطانیہ عظمی اس بات کا ذمہ لیتی ہے کہ اوس جنگ کے دوران مین جو اس وقت روس اور جاپان مین ہو رہی ہے وہ قطعی طور پر الگ تھلگ رہے گی لیکن اگر روس کے ساتھ کوئی دوسری طاقت شریک ہوکر جاپان پر حملہ آور ہوئی تو جاپان کی مدد کرے گی ۔

مسٹر بلفور :- اس فقرہ کی نوعیت تو عارضی ہے۔ مکڈن کی لڑائی کے بعد روس کی رہی سہی امید بالٹک والے بیڑے کے ساتھ خلیج کوریا مین غرق ہوگئی۔ کسی دوسری طاقت کو جرات نہ ہوگی کہ ایسی حالت مین روس کے ساتھ شریک ہوکر بیٹھے بٹھائے بلا پیچھے لگائے صلح کوئی دم مین ہوا چاہتی ہے۔ امریکہ نے بیچ بچاؤ کرکے صلح کے ڈورے تو ڈال دئے ہین ۔"

لارڈ لینسڈاون :- لیکن تکمیل ضابطہ کے لیئے اس فقرہ کا اندراج بھی ضروری تھا۔

فقرہ سابع ۔ جنگ کی حالت مین فوجی کمک بہم پہونچانے کا انتظام بہ متابعت خاص خاص شرایط کے فریقین کے بحری و فوجی حکام کرین گے جو اس مقصد کے لیے وقتاً فوقتاً ایک دوسرے کے ساتھ کامل طور پر آزادی کے ساتھ مشورہ کرتے رہین گے ۔

فقرہ ثامن :- اس معاہدہ کی میعاد دس سال ہے بہ شرطیکہ نوین سال کے اختتام پر کوئی فریق اس سے دست کش ہونے کا اظہار نہ کرے۔ فریقین مین سے کسی ایک کی طرف سے اس قسم کا اظہار ہونے کے بعد ایک سال کی میعاد کے منقضی ہونے تک یہ معاہدہ واجب التعمیل متصور ہوگا ۔ لیکن اگر تاریخ انقضائے میعاد پر انگلستان یا جاپان مصروف جنگ ہوگا ۔ تو معاہدہ حقیقتاً بدستور واجب التعمیل رہے گا ۔

مسٹر بلفور :- مین حضور کو اس معاہدہ پر مبارکباد دیتا ہون ۔ اس مہتم بالشان دستاویز کے ذریعہ سے مشرق اور مغرب نے ہاتھ بڑھا کر ہندوستان مین مصافحہ کیا ہے جس کا قبضہ بقول لارڈ کرزن کے کرہ زمین کے مشرقی حصہ مین شاہنشہی کی التمغہ سند ہے ۔"

شاہ اڈورڈ :- جب روس اور جاپان مین صلح ہوجائے جو عنقریب ہوجائے گی تو اس معاہدہ کی ایک ایک نقل بطور خاص پیرس ۔ برلن اور سینٹ پیٹرس برگ کے فارن آفسون مین بھیج دی جائے تاکہ یہ امر اچھی طرح سے ان ممالک کے ارباب سیاست کے ذہن

نشین ہوجائے ۔ کہ انگلستان کا یہ اصول ہے کہ ۔

"اگر صلح خواہی نہ خواہم جنگ
وگر جنگ جوئی نہ دارم درنگ"

ساتوان سین

واشنگٹن

مسٹر روزولٹ پریزیڈنٹ ریاستہائے متحدہ امریکہ اپنی بی بی سے باتین کر رہا ہے ۔

میڈم روزولٹ ۔

حکومت گرچہ اپنی طرز کی اچھی ہے جمہوری
پہ ہے کچھ اور شان قیصری و آن فغفوری
یہ مانا مین نے مسٹر ہو کے تم شاہون سے بڑھ کر ہو
مگر مسٹر تو ہین وہ بھی ہے جن کا پیشہ مزدوری
کہان مٹی کی ٹھلیا اور کہان مینائے بلورین
نظر آتا ہے کس مین پر تو صہبائے انگوری
امارت ہی وہ کیا جو خالی از اورنگ و افسر ہو
کہ ہے فانوس سے قایم فروغ شمع کافوری
یہ حسرت ہی کہ تم کہلاتے شاہنشاہ امریکہ
مزا تھا اس کی مل جاتی اگر "سینیٹ[۱]" سے منظوری
نئی دنیا کی رانی کا لقب مجھ کو اگر ملتا
نکلتے میرے ارمان دل کی ہوتی آرزو پوری
مٹا ئی گرچہ آزادی نے وضع سابق عالم
مگر انسان کی فطرت کے بدلنے مین ہی مجبوری
بکا اس ملک کا حسن اور دولت نام کے بدلے
ہے لیڈی کا لقب لینے کی بازارون کی دستوری
کہے انسان جو منھ سے عمل بھی گر کرے اوس پہ
خدا اوس کے گناہون کی بھی رکھ لے شرم مستوری
مگر چوری اور اوس پر سینہ زوری تو قیامت ہے
نکل سکتا نہین جس مین کوئی پہلوے معذوری
ہے دعوی سادگی کا اور مرتے ہین بناوٹ پہ
خلوص اور صدق سے ہے نیتون کو کس قدر دوری

---

[۱] مجلس وضع قوانین ریاستہاے متحدہ امریکہ ۔

مجھے ڈر ہے نہ دیکھون مین کہین ان اپنی آنکھون سے
خدا کی شان تمھاری بشر کی شان مقہوری

مسٹر روزولٹ —

یہ خبط کیا تمھین سوجھا ہے اے میری پیاری
مگر دماغ تمھارا ہے عقل سے عاری

الٹ گئی ہے بساط زمانۂ ماضی
بدل گئی روش سابق جہانداری

نئے لباس مین ظاہر ہوا ہے چرخ کہن
لیے ہوئے ہو نیا رنگ سقف زرنگاری

گئے وہ دن کہ حکومت کا رنگ تھا شخصی
گئے وہ دن کہ تحکم تھی شان سالاری

گیا وہ دور ہوئے جس مین پایمال حقوق
گیا وہ عہد ہوئی جس مین مردم آزاری

چلی زمانہ مین ایسی ہوائے آزادی
ہر ایک سر مین سمائی ہوائے سرداری

نہین کسی کو کسی پر تفوق نسبی
فقط ہے کسب فضایل کی گرم بازاری

پریزیڈنٹ جو لاہا بنے لیاقت سے
جو ہو سلیقہ تو بیگم بنے پنہاری

گئی ہو بھول مگر تم یہ قول شاعر کا
ہمیشہ ہو گی بناوٹ پہ سادگی بھاری

نہین کوئی مجھے کہتا جہان پناہ نہ کہے
جہان مین سکہ تو ہے میرے نام کا جاری

وہ شوکت اور وہ شان جو مجھے میسر ہے
شہنشہون کو بھی حاصل ہوئی بدشواری

کھنچی ہوئی ہے بصد عظمت و شکوہ و وقار
میرے نصیب کی پیل فلک پہ عماری

وہ جنگ آج زمانہ مین دہوم ہے جس کی
زمین پہ جس سے ہوئین خون کی ندیان جاری

وہ جنگ جس نے مکاڈو کو سرفراز کیا
وہ جنگ جس سے ملی زار کو نگون ساری

پڑا ہے جس سے تہلکہ تمام عالم مین
ہے جس سے رعشہ زمانے کے جسم پر طاری

نہ رک سکی وہ کسی طرح اہل یورپ سے
اگرچہ صلح کی داعی تھین دولتین ساری

مگر پیام پہونچتے ہی میری جانب سے
حریف صلح کی کرنے لگے ہین طیاری

میڈم روزولٹ — "کیا روس کا نشہ پندار اتر گیا جو صلح کے متعلق تمھاری تحریک

اوس نے مان لی - یہودیون کے معاملہ مین تم نے روسی گورمنٹ کو جو نیک صلاح دی تھی اوس کا تو تمہین ٹکا سا جواب ملا تھا۔"

مسٹر روزولٹ "روسیون سے اگر پوچھا جائے تو وہ تو یہی کہین گے کہ ۶
یان وہ نسخے نہین جنہین ترشی اُتار دے۔ لیکن مسلسل شکستین اور ہزیمتین اپنا رنگ لائے بغیر کیسے رہ سکتی تھین - جاپان کی فتوحات کا سیلاب جوش و خروش کے ساتھ بڑہتا چلا جا رہا تھا جنگ سوشیما کے بعد ان لوگون نے جزیرہ سگھالین پر جو کسی زمانہ مین روسیون نے جاپان سے چھین لیا تھا چڑہائی کر کے ہزارہا فوج اُتار دی اور حسب معمول وہان بھی روسیون کو شکست دے کر جزیرہ پر قبضہ کر لیا- یہ سیلاب فتح کسی طرح رکتا ہی نہ دیکھا تو میری تحریک کو جو دراصل اس غرض پر مبنی تھی کہ ایک مسیحی طاقت گو وہ لاکھہ متکبر اور گستاخ ہی سہی ایک ایشیائی طاقت کے ہاتھون زیادہ ذلیل ہو کر مسیحی دنیا کی رسوائی کا موجب نہ ہو زار روس نے اس انداز سے مانا کہ گویا مجھ پر کوئی بڑا احسان کیا جا رہا ہے - ہان مکاڈو نے میری تجویز بہ طیب خاطر قبول کر کے یہ خواہش ظاہر کی کہ اس تجویز کے مالہ وما علیہ پر غور کرنے کے لیے امریکہ مین کوئی مقام تجویز کیا جائے اور فاتح ہونے کی حیثیت سے جو شرائط پیش کین منجملہ اونکے چند اہم شرائط یہ تھین کہ روس جاپان کو تین ارب روپیہ بطور تاوان جنگ دے - جزیرہ سگھالین کا الحاق جاپان کے ساتھ ہو جائے - دول غیر کے بندرگاہون مین جو روسی جنگی جہاز جنگ سے فرار ہو کر پناہ گزین ہوئے ہین وہ جاپان کے حوالے کیے جائین اور آیندہ ایک عرصہ دراز تک مشرق اقصیٰ مین روسی بحری طاقت محدود کی جائے - روس کو ان شرائط کے تسلیم کرنے سے قطعًا انکار ہے - صلح کی شرائط پر بحث کرنے کے لیے جو سفرا جانبین سے مقرر ہوئے ہین اون مین ایک عرصہ تک ان امور کے متعلق نزاع رہی - آخر میری سفارش پر جاپان پچھلی دو شرطون سے دستکش ہو گیا - اب مصالحت مین تاوان جنگ اور الحاق جزیرہ سگھالین کے مطالبات کے تصفیہ کی کسر ہے - اس خیال سے کہ روسیون کی

اشک شوئی بھی ہو جائے اور جاپان کے واجبی مطالبات کی تعمیل کی بھی ایک صورت نکل آئے مین نے بہ حیثیت ثالث ہونے کے یہ فیصلہ کیا تھا کہ جزیرہ سگھالین جاپانیون کے حوالے کر دیا جائے لیکن اگر روس چاہے تو جزیرہ کا نصف حصہ شمالی پونے دو ارب روپیہ مین جاپان سے خرید لے مگر زار غالباً قیصر جرمنی کے سکھانے پر کہتا ہے کہ تاوان خواہ اوس کی شکل جزیرہ سگھالین کے نصف حصہ کی قیمت ہی کیون نہ ہو ایک حبہ نہ دون گا۔ عجب سرپھرے شخص سے پالا پڑا ہے۔ اگر خچر کی طرح یہ اپنی ضد پر اڑا رہا اور جاپانی بھی اپنی بات پر جمے رہے جس کا اونہین حق حاصل ہے کیونکہ وہ فاتح ہین تو میری ساری محنت اکارت جائے گی اور بنا بنایا کھیل بگڑ جائے گا۔ اسکی تو مجھے پروا نہین کہ جنگ کا سلسلہ صلح نہ ہونے کی صورت مین جاری رہے گا۔ دو تین لاکھ اور روسی مارے گیے تو میری جوتی سے اور جاپان کی فوجی آبادی بہ قدر لاکھ ڈیڑھ لاکھ کے اور کم ہوگئی تو میری بلا سے۔ لیکن زیادہ خیال مجھ کو اس بات کا ہے کہ اگر مصالحت نہ ہوئی تو میری ثالثانہ کوششون پر پانی پھرنے کے ساتھ تمام مہذب دنیا میرا مضحکہ اڑاے گی۔"

میڈم روز ولٹ ۔"گھبراؤ مت خدا نے چاہا تو صلح ہو جائے گی اور جس طرح تاجدار انگلستان کو "سروش امن" کا لقب حاصل ہے اسی طرح تم بھی شہرت عام اور بقائے دوام کا تمغہ حاصل کروگے۔"

آٹھوان سین

سینٹ پیٹرس برگ ایوان حکومت

زار اور اوس کے مشیر

زار ۔" مصیبت جب آتی ہے تو اکیلی نہین آتی۔ بہت سی بلائین اوس کے جلو مین

ہوتی ہین - اس مشرق اقصی کی جنگ نے مجھے توکہین کا نہ رکھا - اگر ایک فتح بھی ان اٹھارہ انیس مہینون مین مجھے حاصل ہوجاتی توشکستون کی کوئی معقول توجیہ کی جاسکتی لیکن غضب تو یہ ہے کہ ہزیمتون اور ناکامیابیون کی جو کالی گھٹا مشرق افق پر چھائی ہوئی ہے اوس مین سے فتح ونصرت کا ایک تارا بھی جھلکتا ہوا نظر نہین آتا - اور قیامت پر قیامت یہ ہے کہ ملک کے اندرونی حصون مین رعایا نے الگ بغاوت اور شورش پر کمر باندہ رکھی ہے - دشمن توخون کے پیاسے ہی ہوتے ہین لیکن یہان دوست بھی دشمن بن گئے بحیرہ اسود والا بیڑا ادہر باغی ہوگیا - باکو مین اودہر فساد ہورہا ہے - حیران ہون کہ کیا کرون اب بجز اس کے کہ پریزیڈنٹ روزولٹ کا کہنا مان لیا جائے چارہ نہین ؎

وزیر صیغۂ خارجہ "لیکن جاپان کی شرطین کڑی ہین - کوریا - لایوٹنگ اور منچوریا سے توخیر ہم کو دستکش ہونا پڑے ہی گا - لیکن جاپانیون کو تاوان جنگ دینے اور جزیرہ سکھالین کی حوالگی کا جب خیال آتا ہے توسینے پر چھریان چل جاتی ہین "

ایک گرینڈ ڈیوک "مین توصلح کا سرے سے مخالف تھا - اور جب روزولٹ نے ثالث بن کر تحریک صلح کی تھی اور حضور نے بادل ناخواستہ اپنا سفیر صلح امریکہ بھیجا تھا تو مین نے یہی صلاح دی تھی کہ جنگ برابر جاری رکھنی چاہیے جنگ سوشیما نے گو ہماری بحری طاقت کا خاتمہ کردیا لیکن خشکی پر کثرت فوج اور فراوانی سامان جنگ کے لحاظ سے ہمارا پلہ بھاری ہے اس کے علاوہ زمانہ جس نے ہمیشہ ہمارا ساتھ دیا ہے اب بھی ہماری طرف ہے - کروپٹکن کے عزل اور جنرل لینوچ کے نصب سے فوجی نحوست بھی کم ہوگئی ہے - اس لیئے اگر جنگ جاری رکھی گئی تو یقین واثق ہے کہ جاپانیون کو ایسی شکست ملے کہ وہ بھی یاد ہی کرین -"

دوسرا گرینڈ ڈیوک "امدین نے بھی اس بنا پر اس رائے سے اتفاق کیا تھا کہ اگر صلح کرلی گئی تورعایا کا طاغی وسرکش حصہ اسے گورنمنٹ کی کمزوری پر محمول کرکے

حکومت آئینی کے عطا کئے جانے پر زور دے گا۔ جس کے یہ معنی ہونگے کہ زار کے شہنشاہانہ اقتدارات سلب ہوجائیں۔ لہذا جنگ برابر جاری رکھنی چاہیئے۔"

ایک افسر داخل ہوتا ہے اور زار کے ہاتھ مین ایک پیغام تار برقی دے کر چلا جاتا ہے۔ زار لفافہ کھول کر تار پڑہتا ہے اور اپنے مشیرون سے کہتا ہے:-

"یہ تار قیصر جرمنی نے بھیجا ہے۔ ولیم نے یہ رائے دی ہے کہ صلح ہرگز نہ کرنی چاہیئے لیکن چونکہ روس کی طرف سے سفیر صلح مقرر ہوکر امریکہ جاچکا ہے اور صلح کے مراتب ابتدائی پر بہت کچھ بحث ہونے کے بعد جاپان نے اپنی دہ شرطین جو پناہ گزین جہازون کی حوالگی اور مشرقی سمندر مین روسی بحری طاقت کی تحدید کے متعلق تھین واپس لے بھی لی ہین۔ اور اب گویا صلح کا دارو مدار انہین دونون باتون کے تصفیہ پر ہے۔ لہذا مناسب ہوگا کہ کوئی ایسی چال چلی جائے جس سے دنیا پر ظاہر ہوجائے کہ روس کو تو واجبی شرائط پر صلح کرنی منظور ہے لیکن جاپان فتح کے نشہ مین چور ہوکر روس پر ناجائز دباؤ ڈالنا چاہتا ہے۔ اس کی شکل یہ ہے کہ تاوان جنگ کے دینے سے تو قطعاً انکار کر دیا جائے اور جزیرہ سگھالین کے الحاق کے متعلق یہ کہہ دیا جائے کہ نصف حصہ جنوبی جاپان کو دیا جاسکتا ہے۔ شمالی نصف حصہ مطلقاً روس کے قبضہ مین رہے گا۔ پریزیڈنٹ روزولٹ کی رائے کے مطابق یہ نہ ہوگا کہ یو نے دو ارب روپیہ دے کر جاپان سے خرید لیا جائے۔ اگر یہ شرطین جاپان کو منظور ہون تو صلح ہوسکتی ہے۔ ورنہ جنگ بدستور جاری رہے گی۔ یہ ظاہر ہے کہ جاپان ان شرائط کو کبھی نہ مانے گا تاوان جنگ کے وصول کرنے کا وہ اپنے آپکو مستحق خیال کرتا ہے کیونکہ یہ رقم اگر اوسے نہ ملی اور ظاہر ہے کہ ملنے والی بھی نہین تو وہ اپنا بیرونی قرضہ کسی طرح ادا نہ کرسکے گا۔ باقی رہا سگھالین کے نصف حصہ جنوبی کا الحاق۔ سو اس کے ماننے مین بھی اوسے پس و پیش ہوگا کیون کہ وہ اس بات کو خلاف مصلحت سمجھے گا کہ جزیرہ کے آدھے حصہ مین روسی بدستور روس کی

چھاتی پر مونگ دلنے کو موجود ہون۔ غرض جاپان انکار کر دے گا۔ اور انکار کی صورت مین جنگ کا سلسلہ پھر قایم ہو جائے گا۔ جس سے بہت بڑا فایدہ یہ ہوگا کہ مہذب دنیا جس کی ہمدردی کا پلہ اس وقت جاپانیون کی طرف جھکا ہوا ہے یہ خیال کر کے جاپان کے ساتھ سرد مہری کا برتاؤ کرنے لگے گی کہ تکمیل صلح مین جس بات نے کھنڈت ڈالی وہ جاپانیون کا لالچ اور خود غرضی تھی جو تاوان کے وصول کرنے پر اڑے رہے۔ خصوصاً امریکہ والے جنکی کوششون پر صلح کے طے ہونے اور جنگ کے جاری رہنے سے پانی پھر گیا ہوگا۔ جاپانیون سے فرنٹ ہو جائینگے آپ لوگون کی اس مین کیا رائے ہے۔"

وزیر صیغہ خارجہ "حضور رائے تو بہت معقول ہے میری دانست مین مناسب ہوگا کہ اسی کے لحاظ سے سفیر صلح کو تار دے دیا جائے۔"

دونون گرینڈ ڈیوک (ایک ساتھ) "ہمین بھی اس سے سراسر اتفاق ہے"

زار "بہت اچھا۔ جیسی آپ لوگون کی مرضی۔

"صلاح ما ہمہ آنست کان صلاح شماست"

نوان سین

ٹوکیو

شہنشاہ جاپان اور اعیان دولت کی مجلس خاص

وزیر اعظم "جہان پناہ کے اقبال سے وہ عظیم الشان مقاصد جن کی تکمیل کے لیے جاپان نے میان سے تلوار کھینچی تھی پورے ہو گئے۔ روسی کوریا سے نکال دئے گئے۔ منچوریا کا دار الحکومت مکڈن اون سے چھین لیا گیا۔ پورٹ آرتھر مین پورے دس برس کے بعد اوس عہد نامہ کی توثیق خون کے حروف مین ہو گئی جو جنگ چین کے خاتمہ

پر اول شمونوسکی مین قلمبند کیا گیا تھا۔ لیکن جب یہین روس نے جرمنی اور فرانس کی شہ پاکر ایسے شرمناک طور پر تصرف کیا۔ روس کی مشرقی امیدین بحر جاپان مین ہمیشہ کے لیے غرق ہوگئین۔ سگھالین جو ہم سے ۱۸۷۵ء مین لے لیا گیا تھا بزور شمشیر ہم نے واپس لے لیا۔ اب یہ دعا ہے کہ جہان پناہ کے تدبر و سیاست کی متفقہ تائید سے وہ صلح جس کی تحریک پریزیڈنٹ روز ولٹ کی طرف سے ہوئی ہے۔ اس طرح تکمیل کو پہونچے کہ جرمنی اور فرانس نے جو بے ایمانی بتاریخ ۸ مئی ۱۸۹۵ء چیفو مین کی تھی اوس کا اعادہ مہذب اور ایماندار مسیحی طاقتین پورٹسمتھ مین نہ کرنے پائین۔"

وزیر صیغہ داخلہ ۔ "سب سے بڑا مقصد جس کی تکمیل کے لیے روس سے جنگ کی گئی تھی یہ تھا کہ چین اور مشرقی ایشیا کو روس کی غاصبانہ پیش قدمی سے خصوصاً اور مغرب کی دوسری گوری طاقتون کی دستبرد سے عموماً بچایا جائے۔ شہنشاہ کے اقبال سے یہ مقصد بھی پورا ہوگیا۔ مغربی دنیا کو ہمارے شہنشاہ کا ممنون ہونا چاہیئے۔ جن کی بدولت آیندہ وہ اس گناہ کے ارتکاب سے بچی رہے گی۔ کہ پادریون کو چین مین تلقین مذہب مسیحی کے بہانے سے بھیجا جائے اور جب کوئی پادری اپنی خباثت کی وجہ سے اتفاقاً کسی غیر ذمہ دار عامی و جاہل شخص کے ہاتھون قتل ہو تو اس کے قتل کا جوابدہ بیچاری چینی گورنمنٹ کو قرار دے کر ایک ایک پادری کا خون بہا ایک ایک صوبہ لے لیا جائے۔"

وزیر صیغہ خارجہ ۔ "ایک ایک نہین بلکہ دو دو۔ ایک دفعہ مشہور چینی مدبر لی ہنگ چنگ کی ایک انگریزی افسر سے ایک پادری کے قتل کے متعلق گفتگو ہوئی۔ اثنائے گفتگو مین لی ہنگ چنگ نے غمزدہ لہجہ مین کہا کہ جرمنی نے ایک پادری کے قتل کا معاوضہ دو صوبے طلب کیے ہین سو چین کے کل اٹھارہ صوبے ہین۔ اگر مقتول پادریون کے خون بہا کی شرح یہی رہی تو چین صرف نو پادریون کا معاوضہ دے سکے گا۔"

وزیر صیغہ داخلہ ۔ "خیر اس بیکسی کا زمانہ اب گیا۔ چین کو یورپ والے

کمزور اور بے یار و مددگار پا کر ڈانٹ ڈپٹ لیا کرتے تھے اور بے روک ٹوک اوس کے حصے بخرے کرنے کے عادی ہو رہے تھے۔ اب وہ بھی یورپ کو آنکھین دکھایا کریگا چنانچہ ابھی سے اوس نے امریکہ والون کو ایسا سبق پڑھانا شروع کیا ہے کہ اون کی آنکھین کھل گئین۔ امریکہ مین چینیون کے ساتھ وہی برتاؤ کیا جاتا تھا جو مسیحی طاقتین غیر مسیحی قومون کے ساتھ کرنے کی عادی ہین۔ چین نے اس کا جواب یہ دیا کہ امریکہ سے تجارتی لین دین یک قلم موقوف کر دیا۔"

وزیر صیغہ خارجہ۔ "یہ باتین تو بر سبیل تذکرہ چھڑ گئین اس وقت خاص امر تصفیہ طلب یہ تھا کہ سفیر صلح کو کیا جواب دیا جائے۔ جہان پناہ کو یاد ہوگا کہ ہماری طرف سے ابتدا مین یہ شرایط پیش ہوئی تھین کہ (۱) روس جاپان کو تین ارب روپیہ تاوان دے

(۲) جزیرہ سگھالین جاپان کے حوالے کر دے۔

(۳) مشرقی سمندرون مین اپنی بحری طاقت محدود کر دے۔

(۴) پناہ گزین جہازون کا دعویٰ چھوڑ دے۔

(۵) کوریا پر جاپان کی سیاسی نگرانی تسلیم کرے۔

(۶) منچوریا کو روس و جاپان کامل طور پر خالی کر دین۔

(۷) جو فرمانروایانہ حقوق منچوریا مین روس کو حاصل ہین وہ چین کے نام منتقل کر دے۔

(۸) جزیرہ نمائے لیاؤٹنگ مین بہ شمول پورٹ آرتھر ڈالنی۔ جزیرہ ٹلانڈو جزیرہ الیئٹ جو علاقہ پٹہ پر روس نے لے رکھا ہے وہ جاپان کے تفویض کر دے۔

(۹) منچورین ریلوے کا وہ حصہ جو ہاربن کے جنوب کی طرف ہے جاپان کو دے دے اور شمالی حصہ پر خود متصرف رہے۔

(۱۰) سمندر کے اوس حصہ مین جو سائبیریا کے کنارے کنارے ولاڈی واسٹاک سے بحیرہ بیرنگ تک چلا گیا ہے۔ جاپان کو ماہی گیری کے حقوق دے۔

(۱۱) روس وجاپان چین کی حکومت کے برقرار رہنے اور چین مین تمام دولتون کو تجارتی حقوق بہ طریق مساوات ملنے کے اصول مین دست اندازی نہ کرین۔
ان مین سے بہ استثنا پہلی چار شرطون کے باقی تمام شرائط کا جہان پناہ کی مرضی کے مطابق تصفیہ ہوگیا۔ پہلی چار شرطون مین سے چوتھی شرط سے پریزیڈنٹ روزولٹ کی سفارش پر حضور مطلقاً دستکش ہو گئے اور تیسری شرط اس خیال سے چھوڑ دی گئی کہ روسی وکیل مصالحت نے زبانی طور پر اس بات کا اعلان کردیا کہ روس کا ارادہ نہین ہے کہ آیندہ بحرالکاہل مین کوئی جنگی بیڑا رکھا جائے۔ اب دو شرطین رہ گئین یعنی تاوان جنگ اور حوالگی جزیرہ سگھالین۔ تاوان کے دینے سے تو روس قطعاً انکار کرتا ہے۔ ہان جو روسی قیدی اس وقت جاپان مین موجود ہین اون کے مصارف کے ادا کرنے پر راضی ہے۔ اور جزیرہ سگھالین کا بھی نصف جنوبی حصہ دیتا ہے۔ شمالی حصہ خود رکھے گا۔ روسی وکیل نے قطعی طور پر کہہ دیا ہے کہ اگر جاپان کو یہ شرائط منظور ہون تو صلح ہوسکتی ہے۔ ورنہ جنگ بدستور جاری رہے گی۔ ایسی حالت مین جہان پناہ جو فیصلہ فرمائین اوسکے لحاظ سے سفیر جاپان کو تار دیا جائے۔"

مکاڈو۔ "آپ لوگون کی اس بارہ مین کیا راے ہے؟"

وزیر اعظم۔ "اگرچہ اس مین شک نہین کہ بہ حیثیت فاتح ہونے کے ہم تاوان کے متعلق اپنی شرطین منوانے کے قانوناً و عرفاً مجاز ہین۔ اور جب یہ دیکھا جائے کہ ہمارے جنگی قرضہ کی مقدار سترہ کروڑ پاونڈ ہے تو بیس کروڑ تاوان جنگ جو ہم طلب کرتے ہین۔ ہمین حریف سے ضرور وصول کرنا چاہیئے۔ خصوصاً ایسی حالت مین کہ مارشل اویاما نے بارگاہ خسروی مین فوج کی طرف سے اس مضمون کا محضر بھیجا ہو کہ جب تک روسیون کا غرور خاک مین مل نہ جائے اور وہ ہماری تمام شرطین ماننے پر راضی نہ ہون اوس وقت تک ہم برابر لڑے جائین گے لیکن خانہ زاد کی دانست مین مقتضاے مصلحت یہی ہے

کہ تاوان کا مطالبہ چھوڑ دیا جائے اور سگھالین کے جنوبی حصہ پر قناعت کرکے صلح کرلی جائے اس وقت تمام دنیا ہمارا لوہا مانے ہوئے ہے۔ ہمارے جنگی کارنامے مہر نیمروز کی طرح عالم آشکار ہین۔ جن حقوق کے حصول کے لیئے ہم نے جنگ شروع کی تھی اون سے کہین زیادہ حقوق ہمین ل گئے ہین اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہمارے شوکت واقتدار کا ڈنکا اقصاے عالم مین بج رہا ہے اور جو بات کسی غیر مسیحی طاقت کو آج کل کے زمانہ مین حاصل نہین ہوئی یعنی خود غیر مسیحی طاقتون کا اوس کے ساتھ ہمدردی ظاہر کرنا خواہ یہ اظہار ریاکاری پر ہی مبنی کیون نہ ہو سو بھی ہمین حاصل ہے۔ پس اس موقع کو غنیمت جان کر صلح کرلینی چاہیئے"

وزیر صیغہ داخلہ: "لیکن اگر ہم نے تاوان کا مطالبہ چھوڑ دیا تو کیا دنیا یہ نہ کہے گی کہ ہم نے ڈر کر صلح کرلی؟"

وزیر اعظم۔ "جس قوم نے خشکی اور تری دونون پر روسیون کا قافیہ تنگ کردیا ہو اونکی لکھو کھا نوجون کو گکڑی کی طرح کاٹ ڈالا ہو اونکے بیڑون کو غرق کردیا ہو اوس پر بھی اگر دنیا ڈرپوک ہونے کا الزام لگائے تو سوا اسکے اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ دنیا والے یا تو نہایت ہی شوخ چشم ہین اور یا پرلے درجے کے احمق"

وزیر صیغہ خارجہ۔ "خوف اور چیز ہوتی ہے اور مصلحت اور چیز۔ ہم دوسری طاقتون کو یہ موقع نہین دینا چاہتے کہ جو اچھی راے ہماری نسبت قایم کرنے پر وہ مجبور ہوئے ہین اوس کے بدل دینے کا اونہین بہانہ ل جائے۔ امریکہ ہی کی طرف سے اس خبر کی بھنک ہمارے کانون مین پڑ رہی ہے کہ اگر جاپان مطالبہ تاوان پر مصر رہا اور صلح نہوئی تو آیندہ جو خون منجو ریا مین بہیگا وہ جاپان کی گردن پر ہوگا"

مکاڈو۔ "میری راے مین وہ وقت آگیا ہے کہ صلح کرلی جائے۔ ہر ایک بات کے لیے ایک خاص محل اور موقع ہوا کرتا ہے۔ عاقبت شناس اور دانشمند شخص وہ ہے جو اس موقع کو پہچانے پتولین اگر اس اصول پر عمل کرتا تو تاریخ واٹرلو اور سینٹ ہیلینا کے نام سے

نا آشنا ہوتی - روس کو بہت زیادہ تنگ کرنا خلاف مصلحت ہے - ہمارا مطلب حاصل ہوگیا بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ ہی ہمین ملا دولت برطانیہ کے ساتھ ہمارا جو معاہدہ ہوا ہے وہ قیمت مین ایسے ایسے کئی تاوانون سے بڑھ کر ہے جو ہم روس سے وصول کرتے ایسی حالت مین زیادہ حرص کرنا خلاف شیوہ عقلا ہے - سفیر کو تار دے دیا جائے کہ اگر صلح و جنگ کا دارومدار چند ارب روپیہ جیسی بے حقیقت نسے کے ملنے یا نہ ملنے ہی پر ہے تو جاپان ایسا طامع اور خود غرض نہین کہ روپیہ کی خاطر خونریزی کو جائز رکھے - ہمین صلح منظور ہے"

وزیر اعظم "خدا ہمارے دریا دل اور عالی حوصلہ شہنشاہ کا سایہ صدہا سال ہمارے سرون پر قایم رکھے جس نے زبردست اور لالچی یورپ کو فیاضی وایثار کا آج وہ سبق سکھایا ہے جسے وہ کبھی نہ بھولے گا"

دسوان سین

پورٹسمتھ

صلح کی کانفرنس کا اجلاس - پریزیڈنٹ روزولٹ اور روسی سفیر صلح باتین کر رہے ہین -

پریزیڈنٹ روزولٹ "سینٹ پیٹرسبرگ سے آپ کو اخیر ہدایت تاوان جنگ اور الحاق سگھالین والی شرایط کے متعلق وصول ہو چکی ہے ؟"

روسی سفیر "جی ہان - دو گھنٹے ہوئے کہ میرے آقائے نامدار شہنشاہ روس کا فرمان بدین مضمون شرف اصدار لایا کہ جو جو شرطین ہمین منظور کرنی تھین کر چکے مزید مراعات ممکن نہین - تاوان ایک حبہ نہ دیا جائے گا - اور بجائے اسکے کہ سگھالین کا نصف شمالی حصہ جاپان سے پونے دو ارب روپیہ مین خرید لیا جائے - جاپان کو یہ حصہ روس کے حوالے کر دینا ہوگا - صرف جنوبی حصہ جاپان کے قبضہ مین رہنے دیا جائے گا - اگر

جاپان کو یہ شرطیں منظور ہیں تو مصالحت ممکن ہے ورنہ جنگ بدستور جاری رہے گی ۔"

پریزیڈنٹ روزولٹ ۔ "ہز امپیریل میجسٹی زار روس نے میری تحریک پر التفات نہیں فرمایا اگر ہمدردی انسانی کے مسیحی اصول کو مدنظر رکھ کر وہ پورے دو ارب روپیہ جاپان کو دے دیتے تو یہ خونخوار جنگ جو نہیں معلوم جاری رہنے کی صورت میں کتنے لاکھ آدمیوں کی جان اور لے گی موقوف ہو جاتی ۔"

روسی سفیر ۔ "آپ کو واضح رہے کہ گو روس نے زکین اٹھائی ہیں لیکن خدا کے فضل سے حالت ایسی ردی نہیں ہوئی کہ جن شرطوں پر بھی ممکن ہو ضرور صلح کر لی جائے آپ جاپان ہی کو سمجھائیے کہ اپنی ہٹ سے باز آجائے ۔"

پریزیڈنٹ روزولٹ ۔ "جہاں تک سمجھانے کا حق تھا میں نے سمجھایا جاپانی سفیر نے کل ایک تار بہ طلب فیصلہ اخیر اپنی گورمنٹ کو بھیج دیا ہے ۔ دیکھئے وہاں سے کیا جواب آتا ہے ۔ امید تو نہیں کہ جاپان تاوان کے اہم مطالبہ سے دستکش ہو جائے خیر اب آپ جانیں آپ کا کام ۔ میں نے اپنا فرض پورا کر دیا ۔ افسوس صرف اتنا ہے کہ میری پے در پے کوششیں اکارت جاتی ہوئی نظر آتی ہیں ۔"

جاپانی سفیر داخل ہوتا ہے

روسی سفیر ۔ "لیجئے جن کا انتظار تھا وہ بھی آگئے ۔ اب کارروائی شروع ہونی چاہیئے اور بلا تاخیر مزید اس امر کا فیصلہ ہو جانا چاہیئے کہ جاپان کو روسی شرائط پر صلح منظور ہے یا نہیں ۔"

پریزیڈنٹ روزولٹ ۔ "کہیئے جناب آپ کی گورمنٹ نے کیا فیصلہ کیا ۔ روس نے تو تاوان دینے اور سگھالین کے شمالی حصہ کی قیمت ادا کرنے سے صاف انکار کر دیا ہے ۔ اب صلح و جنگ مکاڈو کے فیصلہ پر منحصر ہے ۔"

جاپانی سفیر ۔ "تو مکاڈو کو صلح منظور ہے ۔"

روسی سفیر یہ لفظ سن کر ہکا بکا رہ جاتا ہے اور استعجاب کے لہجہ مین پوچھتا ہے -

"صلح منظور ہے!! کیا روسی شرایط پر ؟"

جاپانی سفیر - "ہان روسی شرایط پر میرے آقائے عالی تبار ہز امپیریل میجسٹی شاہنشاہ جاپان نے مجھے یہ کہنے کی ہدایت کی ہے کہ اگر صلح کی راہ مین صرف چند کروڑ پاونڈ کی ہیچ میرز اور بے حقیقت رقم حایل ہے تو ہز میجسٹی نہایت خوشی سے یہ رقم روس کو معاف کر دیتی ہین - ہز میجسٹی نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ اون کی نظرون مین کئی کروڑ پاونڈ کا سمندر مین غرق کر دیا جانا اس سے بہتر ہے کہ ایک انسان کا پاک خون زمین پر گرایا جائے "

پریزیڈنٹ روزولٹ - "مین آپ کو آپ کے شہنشاہ کی اس فیاضی و فراخ حوصلگی پر جس کی نظیر تاریخ عالم مین نہین ملتی مبارکباد دیتا ہون - مسیحی دنیا کے اکثر سلاطین کو اون سے سبق لینا چاہیئے "

روسی سفیر بڑھ کر جاپانی سفیر سے مصافحہ کرتا ہے اور کہتا ہے -

" خدا کا شکر ہے کہ اس کانفرنس کی کوششین بارآور ہوئین - امید ہے کہ جاپان اور روس اب تک جیسے دشمن تھے اب سے اپنے آپ کو ویسا ہی ایک دوسرے کا دوست بھی ثابت کرین گے "

جاپانی سفیر - "ہم کو اور تمام دنیا کو امریکہ کے اولوالعزم اور ہمدرد بنی نوع انسان پریزیڈنٹ کا ممنون ہونا چاہیئے جو اس صلح کے بانی مبانی ہین اور جن کے سر اس مصالحت کا سہرا رہا "

پریزیڈنٹ - "میرا ممنون نہین بلکہ شاہنشاہ جاپان کا جنکے ایثار اور عالی ہمتی سے یہ مہم سر ہوئی - "

گیارہوان سین

ٹوکیو کا ایک بازار

مظفر خان اور اقبال خان باتین کرتے ہوئے جارہے ہین

اقبال خان "کہو بھئی اب کیا ارادے ہین۔ کب تک جاپان کی سیر کیا کروگے غریب الوطنی کا رنج مجھ سے تو زیادہ سہا نہین جاتا۔ ہندوستان کی یاد بے قرار کررہی ہے"

مظفر خان۔ "خدا بھلا کرے انگریزی سفیر کا جن کی سفارش پر ہم بوجہ انگریزی رعایا ہونے کے آزاد کردئے گئے اور ہمین اجازت مل گئی کہ اگر چاہین تو ہندوستان کو چلے جائین۔ ورنہ تسخیر پورٹ آرتھر کے بعد جس طرح روسی اسیران جنگ کو جاپانیون نے یہان لاکر نظربند کردیا تھا اسی طرح ہم بھی اس وقت تک کہ آٹھ مہینے ہونے کو آتے ہین یہان مقید رہتے"

اقبال خان "اور اب جبکہ روس و جاپان مین صلح ہوگئی ہے روسی قیدیون کے ساتھ جہازین لاد کر لاڈی واسٹاک پہونچا دئے جاتے"

مظفر خان۔ "یار میرا تو یہ ارادہ ہے کہ ہم تم کچھ دنون اور جاپان مین رہین"

اقبال خان "وہ کس لئے؟"

مظفر خان۔ "اسلام کی خدمت گزاری کے لیے"

اقبال خان "کس قسم کی خدمت گزاری؟"

مظفر خان۔ "دین محمدؐ کی اشاعت۔ اصول توحید کی تلقین۔ اور تم کیا سمجھے؟"

اقبال خان "اعلاے کلمتہ الحق اور اشاعت ملت بیضا سے زیادہ مبارک اور مستحسن مقصد اور کیا ہوسکتا ہے۔ ہر مسلمان کا یہ فرض اولین ہے۔ لیکن پہلے

یہ سوچ لو کہ اگر اس کام کو ہم نے یہان شروع کیا تو کیسی کیسی مشکلین ہماری راہ مین حایل ہونگی جاپانی زبان اچھی طرح ہم نہین جانتے جس کے بغیر اسلام کی خوبیان بہ وجہ احسن جاپانیون کے ذہن نشین نہین کی جاسکتین معاش کی فکر کی طرف سے ہم فارغ نہین ہین کہ بہ اطمینان تمام ایک عرصہ تک یہان رہ کر یہ مقدس خدمت انجام دے سکین - دینی کتب کا ذخیرہ ہمارے پاس نہین جن کی مدد سے اصول و فروع کے متعلق ہم اپنی معلومات کی کمی کی تلافی کر سکین اِسکے علاوہ ہندوستان ہی مین اشاعت دین کے لیے کیا کچھ کم وسیع میدان ہے جو ہم جاپان مین رہ کر ایک ایسی مہم کے سرانجام دینے کا بیڑا اوٹھائین - جس کے قدم قدم پر نئی منزل ہو - اور بھئی سچ پوچھو تو مین تو اون لوگون مین سے ہون جن کا خیال یہ ہے کہ بجائے اسکے کہ غیر مذہب کے لوگون کو مسلمان بنا کر موجودہ مسلمانون پر جو مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب کے مصداق ہین ہنسنے کا موقع دیا جائے خود انہین مردہ مسلمانون کے زندہ کرنے کی کوشش کرنا بدرجہا افضل و اولیٰ ہے مین امیر عبد الرحمن خان مرحوم والی افغانستان کا قول نہین بھولا - ایک موقع پر جب چند مسیحی پادریون کی طرف سے اون کے حضور مین یہہ درخواست پیش ہوئی کہ ہم کو افغانستان کے علاقہ مین اشاعت دین عیسوی کی اجازت دی جائے تو مرحوم نے جواب دیا کہ آپ لوگ پہلے اپنے ملک کے مسیحیون کی اخلاقی و مذہبی حالت تو درست کر لیجئے اوس کے بعد افغانستان کی طرف متوجہ ہو جیئے گا -

؎ تو درون در چہ کردی کہ برون خانہ آئی - اسی طرح مین کہتا ہون کہ تم پہلے ہندوستان کے مسلمانون کو تو مسلمان بنا لو اوس کے بعد جاپانیون کو مسلمان بنانے کی فکر کرنا "

مظفر خان " مشکلات بیشک ہین لیکن خدائے پاک کی تائید انہین آسان کردے گی -

ز مشکلات طریقت عنان متاب اے دل — کہ مرد راہ نیندیشد از نشیب و فراز

یہ سچ ہے کہ ہمین جاپانی زبان ٹوٹی پھوٹی آتی ہے - لیکن محنت کر کے چھ مہینے مین

ہم نہایت اچھی جاپانی بولنے اور لکھنے لگین گے۔ باقی رہی فکر معاش سو اس کے
متعلق میری یہ تجویز ہے کہ ہندوستان کے قومی اخبارات و رسایل کے ذریعہ سے مسلمانون
کی خدمت مین یہ درخواست کی جائے کہ مشرق اقصٰی مین اشاعت اسلام کی غرض سے
چندہ کرکے ایک معتدبہ سرمایہ فراہم کرین اور اس سرمایہ سے ہماری مدد کرین۔ ہم سب
سے پہلے ٹوکیو مین ایک مسجد جو جامع مسجد دہلی کے نمونہ کی ہوگی بنوائین گے۔ اوس کے
بعد کلام مجید کا ترجمہ جاپانی زبان مین کرکے جاپان مین تقسیم کرین گے۔ اور ساتھ ہی ایک
رسالہ جاری کرین گے جس مین اسلام کی حقانیت اور اوس کے فضایل سے بحث ہوگی۔
میرا خیال ہے کہ اگر ہم نے اسلامی والیان ملک سے اس کے متعلق تحریک کی تو وہ
بھی ضرور مفید ثابت ہوگی۔ ہز میجسٹی امیر حبیب اللہ خان نے لندن مین مسجد بنائے جانے
کے لئے تیس ہزار روپیہ دیا ہے اگر ٹوکیو مین ایک مسجد کے تعمیر کئے جانے کی تجویز
اون کے حضور مین پیش کی گئی تو کیا وہ کم ازکم اسی قدر رقم عطا کرنا منظور نہ فرمائین گے۔
علیٰ ہذ القیاس حضور نظام جن کی فیاضی ضرب المثل ہے اور جن کے محکمہ امور مذہبی سے
ہر سال لاکھون روپیہ دینی کامون مین صرف ہوتا ہے ایسے مقدس کام مین ہماری مدد
نہ فرمائین گے۔ یا مثلاً اگر ہر ہائینس نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ والیہ بھوپال سے جنکی
دینی غیرت اور قومی حمیت زبان زد ہر خاص و عام ہے اور جن کی وہ کوششین جو آپ
مسلمانان ہند کی دینی و دنیوی فلاح کے متعلق فرما رہی ہین ہندوستان کی اسلامی تاریخ
مین آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہین اس پاک مقصد کی تکمیل کے لیے استمداد کی
گئی تو کیا وہ اپنی عالی حوصلگی و دریا دلی کو کام مین نہ لائین گی۔ سرمایہ جب بہم پہنچ جائگا
تو دینی کتابون کا ذخیرہ بڑی آسانی سے جمع ہوسکتا ہے۔ البتہ اس کی ضرورت پھر بھی
رہے گی کہ چند ایسے علما جو زمانہ کی ضروریات سے باخبر ہون اور دینی علوم کے ساتھ
دنیوی علوم سے بھی بہ قدر وافی خبر رکھتے ہون۔ ہمارا ہاتھ بٹانے کے لیے یہان بھیجے

جائین۔ لیکن ایسے علما آئین تو کہان سے ۔ ہندوستان کے وہ علما جو ہمارے کام آسکتے ہین گنتی کے ہین لیکن اون سے بھی مدد ملنے کی امید نہین ۔ مولوی مہدی علی خانصاحب مولوی مشتاق حسین ۔ مولوی شبلی نعمانی ۔ مولوی سید حسین بلگرامی ۔ مولوی الطاف حسین حالی ۔ مولوی نذیر احمد کو اپنے مشاغل سے اتنی فرصت کہان کہ تلقین اسلام کے لیے جاپان آئین ۔ مولوی سید علی بلگرامی اور مولوی امیر علی اس گون کے تھے مگر وہ مغرب الاقصی مین براج رہے ہین ۔ نوجوانون مین دو شخص ایسے ہین جو اپنی مسلم الثبوت قابلیت اور قابل تقلید قومی مودت کے لحاظ سے اس کام کے اہل ہین یعنی شیخ عبدالقادر بی ۔ اے ۔ اور سید محفوظ علی بی ۔ اے لیکن یہ بیچارے بھی پیٹ کے دہندے سے مجبور ہین ایک لندن مین ہے دوسرا لکھنؤ مین ۔ مگر دنیا سے انہین نجات ملے تو امید ہے کہ ضرور اس کام مین مدد دین ۔ ندوۃ العلما کو لکھنا کہ چند والنیٹر یہان بھیجدے بے سود محض ہے ۔

کس کپڑے کو پھاڑے کس کو جوڑے ننگی کیا خاک نہائے کیا نچوڑے ننگی

اور جس طریقہ کی تعلیم ندوہ اپنے طلبا کو دے رہا ہے اوس سے امید نہین کہ ایسے علما پیدا ہوسکین جن مین جاپانیون جیسی روشن خیال اور دقیقہ سنج قوم کی مذہبی ہدایت کی قابلیت پیدا ہوسکے ۔ ہان یہ ممکن ہے کہ علیگڑہ کالج کے منتظمون سے یہ تحریک کی جائے کہ جب یہ کالج ترقی کرکے یونیورسٹی کی حیثیت پیدا کرنے تو اس مین ایک شاخ علوم دینیہ کی بھی کھول دی جائے جس مین گریجوایٹ مذہبی معلومات کی انتہائی تکمیل کرسکین اور ان لوگون کی مدد سے یورپ ایشیا اور امریکہ پر اسلامی اثر ڈالا جائے لیکن اس کے لیے ایک زمانہ چاہیئے ۔ بالفعل اس کام کو ہم ہی شروع کرتے ہین ۔ اور یہ جو تم نے کہا کہ بجائے اسکے کہ بدھون کو مسلمان کیا جائے بہتر ہوگا کہ پہلے مسلمانون کی مذہبی حالت کی اصلاح کیجائے ۔ اس کے جواب مین مین اوس فرانسیسی باورچی کا قول پیش کرون گا جس نے کسی کی اس فرمایش پر کہ سڑے ہوئے مٹن کا قلیہ تیار کردیا جائے یہ کہا تھا کہ مین پرانے جوتے کے تلے کا شوربا تیار کرسکتا ہون لیکن سڑے

ہوئے مٹن کا قلیہ تیار کر دیا جائے ۔ یہ کہا تھا کہ مین پرانے جوتے کے تلے کا شوربا تیار کر سکتا ہون لیکن سڑے ہوئے گوشت کا قلیہ نہین پکا سکتا ۔ ہندوستان اور دوسرے اسلامی ممالک کے مسلمان بھی مذہبی لحاظ سے بوسیدگی کے اوس درجہ کو پہونچ گئے ہین ۔ جب تعفن کا عمل شروع ہوجاتا ہے ۔ اون کی اصلاح ممکن نہین ۔ ایسے مردون کے زندہ کرنے کے لیے یا تو چوتھے آسمان سے حضرت عیسیٰ کو بلانا چاہیئے اور یا اگر یہ ممکن نہ ہو تو قادیان مین جا کر اون کے بروز مرزا غلام احمد صاحب سے درخواست کرنی چاہیئے ۔ میرا تو یہ عقیدہ ہے کہ اسلام کا احیا اوس وقت تک ممکن نہین جب تک کہ اوس مین کسی زندہ اور ترقی کرنے والی قوم کا خون شامل نہ کیا جائے ۔ عیسائیون سے تو بوجہ اونکے تعصب کے یہ امید نہین کہ وہ اسلام کی حقانیت کے قایل ہون گے ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوہ ۔ اگرچہ ان مین بھی شیخ عبداللہ کوئلیم جیسے حق پرست اور نیک نہاد شخص نکل آتے ہین اور امریکہ مین بھی وہ مسیحی فرقہ جو تثلیث سے منکر اور موحدین کے لقب سے ملقب ہے اسلام سے للہی بغض نہین رکھتا ۔ ہان جاپانیون سے پوری امید ہے کہ وہ اسلام کا خیر مقدم نہایت ذوق شوق سے کرین گے ۔ اون کی ترقی مین اگر کوئی کسر ہے تو مذہب کی اور اس کمی کو اسلام پورا کر دے گا ۔ بہ شرطیکہ اسلام کو اپنی اصلی شکل مین اہل جاپان کے سامنے پیش کیا جائے ۔

ایک شخص جو کسی سوچ مین سر جھکائے چلا جا رہا ہے ۔ اقبال خان کے کھوے سے کھوا رگڑ تا ہوا گزرتا ہے ۔ اقبال خان اسے دیکھتے ہی کہتا ہے ۔

" اخاہ کپتان کراوڈسکی ہین ۔ یا تو اوس بال کے جلسہ مین آپ سے ملاقات ہوئی تھی جو جنگ سے پہلے امیر البحر کراخاف نے دیا تھا اور یا آج آپ سے نیاز حاصل ہوا ۔ کہیئے آپ یہان کیسے آئے ۔"

کپتان کراوڈسکی " جیسے میرے اور ساٹھ ستر ہزار ہم وطن آئے "

اقبال خان ۔" مزاج تو اچھا ہے ؟"

کپتان کراوڈسکی ۔" خدا کا شکر ہے "

اقبال خان ۔" میڈم کراوڈسکی کہان ہین ؟"

کپتان کراوڈسکی ۔ (چین بہ جبین ہو کر) " وہ بھی یہی ہین "

اس وقت جاپانیون کا ایک انبوہ کثیر ہاتھ مین مشعلین لیے غیظ و غضب کے نعرے مارتا ہوا آتا ہے اور کچھ دور جا کر ایک مکان کو گھیر لیتا ہے ۔ ان مین سے ایک شخص جو سب کا سرگروہ معلوم ہوتا ہے کہتا ہے

" بھائیو یہی ہے اوس نابکار ہوم سکریٹری کا گھر جو صلح کا سب سے بڑا ممد و موید ہے اسی کے مشورہ سے ہمارے شہنشاہ نے ایسی شرائط پر روس کے ساتھ صلح کر لی جن سے تمام دنیا کے سامنے ہماری ناک کٹ گئی ۔ کیا ہمارے ہزارون لاکھون ہموطنون کے خون سے منچوریا کے میدان اور بحر الکاہل کی موجین اسی لیے رنگی گئی تھین کہ ملعون روسیون سے تاوان نہ لیا جائے اور کیا ہماری گاڑہی کمائی کے اربون روپیے اس جنگ مین پانی کی طرح بیدریغ اسی لیے خرچ کیے گئے تھے کہ اون کی معاوضہ مین ہم کو سگھالین بھی جسپر ہم بزور شمشیر قابض ہو گئے تھے ملے تو نصف ۔ یہ تمام الزام اسی بدبخت ہوم سکریٹری پر عاید ہوتے ہین ۔ جلا دو اسکے مکان کو ۔ پھونک دو اس کا گھربار "

بھیڑ مکان کو آگ لگا دیتی ہے اور تھوڑی دیر مین در و دیوار سے آگ کے شعلے بلند ہونے لگتے ہین ۔ یکایک دوسری منزل کی کھڑکی کھلتی ہے اور اوس مین سے ایک مہ جبین لڑکی جس کے گیسو پریشان ہین اضطراب کی حالت مین ظاہر ہوتی ہے اور اوس کے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ چونکہ دوسری منزل تک پہونچ چکی ہے لہذا وہ جان بچانے کے لیے نیچے کودنا چاہتی ہے ۔ اس وقت دفعتہً بھیڑ چھٹتی ہے ۔ ایک جاپانی افسر جسکا سینہ تمغون سے مزین ہے نمودار ہوتا ہے اور دیوانہ وار چلاتا ہے ۔

" ایمی خدا کے واسطے کودنا مت ۔ مین تمہاری مدد کو آ پہونچا "

یہ کہہ کر جلتے ہوئے مکان مین گھس جاتا ہے ۔ لوگ سمجھتے ہین کہ جل کر راکھ کا ڈھیر ہو جائے گا ۔

مگر لوق العادت جد و جہد سے وہ دوسری منزل پر پہونچ جاتا ہے اور ایمی کو بغل مین دبائے ہوئے صحیح وسلامت نیچے اتر آتا ہے - جو شخص مفسدون کا سرغنہ تھا وہ اس وقت چلاتا ہے - بھائیو لیجیو - لیجیو جانے نہ پائے یہ بھی ہوم سکرٹری کا دوست معلوم ہوتا ہے - مفسد افسر پر حملہ کرتے ہین - وہ ایک ہاتھ سے ایمی کو جو بیہوش ہے سنبھالے ہوئے دوسرے ہاتھ سے حریفون کے وار روکتا جاتا ہے - کپتان کراوڈسکی - اقبال خان اور مظفر خان جو اب تک تماشائیون مین تھے اس وقت افسر کے شریک ہو جاتے ہین اور دس منٹ تک خوب تلوار چلتی ہے یوفعتہً بگل بجتا ہے - جاپانی فوج آجاتی ہے اور بلوائی منتشر کر دئے جاتے ہین

افسر - (کراوڈسکی - اقبال خان اور مظفر خان سے مخاطب ہوکر) "آپ لوگون نے عین وقت پر میری مدد کی ورنہ میری خیر نہ تھی - (کراوڈسکی کی طرف بغور دیکھ کر) مین غالباً آپ سے پہلے بھی مل چکا ہون"

کپتان کراوڈسکی - "کہان اور کب ؟"

افسر - "دریائے یالو کے شمالی کنارے پر روسی کیمپ مین اوس رات کو جب آپ اپنے خیمہ مین کسی دوست سے جنگ کے متعلق باتین کر رہے تھے - جس چینی کسان نے آپ کے بٹلر کے ہاتھ مرغیان بیچی تھین وہ مین ہی تھا - میرا نام کرنیل اوکیو ہے"

کپتان کراوڈسکی - "تو وہ فولادی گھونسا جس کی یاد سے میری کنپٹی اب بھی تلملا اٹھتی ہے آپ ہی کا تھا - خیر آپ سے پھر ملاقات ہوگی - (ایمی کی طرف اشارہ کر کے) اب ان کے ہوش مین لانے کی فکر کیجیے"

کرنیل اوکیو - "مین آپ صاحبون سے اس وقت رخصت ہوتا ہون - مجھے اپنا پتہ بتا دیجیے (تینون اپنے اپنے کارڈ اوکیو کو دیتے ہین) خدا نے چاہا تو کسی خوشی کی تقریب پر ہماری آپ کی ملاقات عنقریب ہوگی -"

—— ۱ ——

بارہوان سین

ٹوکیو بیرن کو موموراکا مکان

اوکیو اور ایمی چمن مین ٹہل رہے ہین -

اوکیو -

زمین ہے وقت سبزہ وگل آمد بہار سے — لدے ہوئی ہین ہر طرف درخت برگ و بار سی
وہ نامیہ کا جوش ہے کہ رس رہی ہین کونپلین — پیالے ہین چھلک رہی شراب خوشگوار سی
چہک رہی ہین بلبلین یہ ٹہنیون پہ یا مگر — دئے ہین باندہ ارغنون کسی نی شاخسار سی
رچی ہوئی ہی عطر مین بسی ہوئی ہے مشک مین — مہک گیا مشام جان ہوائے مرغزار سی
میری امید کے چمن مین بھی بہار آگئی — ملا دیا نصیب نے مجھے میرے نگار سی
مئے شباب کے نشہ مین بخت چور چور ہے — گلے ملے ہین حسن و عشق باہم آج پیار سی
میرے لیے ہے مشکسا تمہاری زلف پرشکن — ختن سے مجھ کو واسطہ غرض مجھے تتار سی

ایمی -

کٹا زمانہ ہجر کا دن آ گئے وصال کے — ہوا ہے باغ باغ دل نوید وصل یار سی
بہت دنون مین آئے تم برا ہوا انتظار کا — یہ میری آنکھین پک گئی تہین رنج انتظار سی
تمہین میرے گواہ ہو جو دل کو دل سی راہ ہے — کہ گذری ایک رات بھی میری نہین قرار سی
اوسی طرح میرا بھی دل لیا ہے تم نی جس طرح — ہمارے تاجدار نے لیا خراج زار سی

ایمی کی سہیلی آتی ہے اور کہتی ہے -

نہین ہے وقت اے بہن یہ راز او نیاز کا — گذر گئی ہے رات کیا تمہارے اختیار سی
تمہارے گھر مین جشن ہے بیا تمہاری عقد کا — دلہن کو فرصت آج کب بناؤ اور سنگار سی

مکاڈو بھی تو آتے ہین تمہاری گھر کے بام و در کرین گے کسب میمنت قدوم شہریار سے

دونون مکان کے اندر چلے جاتے ہین جہان عقد خوانی کی محفل آراستہ ہے۔ مہمانون مین کپتان کراوسکی

میڈم کراوڈسکی بیرن میجر تموسکی۔ اقبال خان اور مظفر خان بھی شریک ہین۔ کچھ دیر مین غل ہوتا ہے

کہ مکاڈو اور ملکہ کی سواری آگئی۔ بیرن کوموموا اور اوس کی بی بی اور اوکیو اور دوسرے لوگ استقبال کے

لیے جاتے ہین اور شہنشاہ اور ملکہ رونق افروز مجلس ہوتے ہین۔ ایمی اور اوکیو کا نکاح باندھا جاتا ہے۔ دولہا

اور دلہن شہنشاہ اور ملکہ کے ہاتھ کو بوسہ دیتے ہین اور شہنشاہ کہتے ہین۔

"کرنل اوکیو تم کو یاد ہو گا کہ آج سے ڈیڑھ سال پہلے جب تم ہماری حضور مین باریاب ہوئے تھے تو ہم نے تمہاری والدہ مرحومہ کی جان نثاری کے صلہ مین تمہین ایک تلوار عطا کر کے یہ امید ظاہر کی تھی کہ تم اپنے آپ کو اپنی بہادر ماں کے خلف الرشید ثابت کرو گے اور میدان جنگ مین اوس کا نام روشن کرو گے۔ ہمارے آبا و اجداد کی روحون کی برکت سے تمہاری اور تم جیسے لاکھون بہادرون کی قوت بازو نے جاپان کی عزت رکھ لی اور جاپان کی عظمت و شوکت کا سکہ دنیا کے دلون مین بٹھا دیا۔ تمہارے فوجی کارنامون کی شہادت وہ تمغے دے رہے ہین جو تمہارے سینے پر چمک رہے ہین۔ لیکن ان تمغون سے بھی زیادہ چمکیلی تمہاری قسمت ہے جو حیا عفت سلیقہ اور حسن کی اس پتلی سے جا لڑی جو اس وقت ہمارے سامنے کھڑی ہوئی ہے۔ آج کی مبارک تقریب پر تمہارے پدر نسبتی بیرن کوموموا کی قومی خدمات اور تمہاری فوجی کارنامون کے صلہ مین ہم تمہین جزیرہ سگھالین مین ایک جاگیر عطا کرتے ہین جو نسلاً بعد نسل اور بطناً بعد بطن تمہارے خاندان مین قایم رہے گی۔"

بیرن کوموموا اور اوس کی بی بی اور اوکیو اور ایمی شہنشاہ اور ملکہ کے سامنے جھک کر آداب بجا لاتی ہین۔

بینڈ مکاڈو کی سلامتی جان اور درازی عمر کا ترانہ چھیڑتا ہے۔ اسکے بعد مکاڈو اور ملکہ چلے جاتے ہین۔ راگ رنگ کی محفل جمتی ہے اور آتشبازی چھوڑی جاتی ہے۔ لوگ تماشا دیکھنے لگتے ہین۔ اوکیو کے بہت سے دوست اس موقع کے لیے تہنیتی نظمین لکھ کر لائے ہین جو

باری سے سنائی جاتی ہین۔ مظفر خان نے بھی برسبیل تفنن ایک سہرا کہا ہے۔ جو وہ پڑھ کر سناتا ہے اور اوس کا ترجمہ جاپانی زبان مین کرتا جاتا ہے۔ اقبال خان پھولون کا ایک سہرا ہندوستانی وضع کا بنوا کر لایا ہے جو اوکیو کو تحفہ کے طور پر دیا جاتا ہے۔ اور بعض جاپانی دوستون کے اصرار سے اوکیو کے سر پر باندھ دیا جاتا ہے

آج کس مایۂ نازش کے ہے سر پر سہرا ۔۔۔ کہ ہوا رو کش سلک مہ و اختر سہرا
اوکیو جو ہے سلیمان تو ہے ایمی بلقیس ۔۔۔ لائے شہپر ہدہد سے بنا کر سہرا
گوندہ کر ہند کے پھولون سے یہان لایا ہون ۔۔۔ یہ معطر یہ معنبر یہ منور سہرا
بہ صد انداز پڑی جھول رہی ہین لڑیان ۔۔۔ بخت ہے رقص مین ہے یا کہ ترے سر سہرا
ناز سے لوٹ نہ کیون کر ہو خود اپنے اوپر ۔۔۔ مسند بخت جبین ہے تو ہے افسر سہرا
رخ نوشہ کو جو رعنائی کی دیوی کہیئے ۔۔۔ تو بلاشبہ یہ لکھیے کہ ہے مندر سہرا
تازہ ہو جائے گا افسانۂ سکین و ترنج ۔۔۔ حاجب چہرۂ زیبا نہ ہو کیون کر سہرا
موتیون سے ہے بھرا اور ہے پھولون سے لدا ۔۔۔ ہے دلارام جو نوشہ تو ہے دلبر سہرا
آپ سے آپ نہین کرتی ہین لڑیان جھم جھم ۔۔۔ رخ انور کی بدولت ہے منور سہرا
لاسکے دیکھیے یا لا نہ سکے تاب جمال ۔۔۔ کہ ہے لٹکا ہوا عارض کے برابر سہرا
غالبؔ ذوقؔ کے سہرون کی نو دلی مین تھی دھوم ۔۔۔ ٹوکیو مین یہی مشہور ہے گھر گھر سہرا

جہان آتش بازی چھٹ رہی ہے ادہر سے ایک دل ہلا دینے والی چیخ سنائی دیتی ہے۔ سب لوگ گھبرا کر دوڑ پڑتے ہین۔ جاکر کیا دیکھتے ہین کہ میڈم کراوٹسکی زمین پر چت پڑی ہوئی ہے۔ سینے سے خون کے فوارے چھوٹ رہے ہین۔ سرجن میجر شموسکی زخم کے بند کرنے کی فکر مین ہے۔

اوکیو۔ ”ڈاکٹر صاحب یہ کیا اندھیر ہوا؟“

سرجن میجر شموسی ۔ ”ایک ہوائی چھوڑی گئی تھی۔ بجائے اسکے کہ وہ سیدھی آسمان کی طرف جاتی رخ بدل کر قضا کار اس لیڈی کے سینے مین آلگی۔“

اوکیو۔ ”زخم کیسا ہے؟“

سرجن میجر شموسی ”کاری - بچنے کی امید نہین - ہوائی کیا تھی پیکان قضا تھا جو سینے کو توڑ کر نکل گیا“

اوکیو ”کپتان کراوڈسکی کہان ہین - اونکو خبر کیجائے -“

منظفر خان ”وہ کونے مین سر جھکائے کھڑے ہین - مین بلا لاتا ہون - معلوم ہوتا ہے اس آفت ناگہانی سے بیچارے کے حواس مختل ہوگئے“

کپتان کراوڈسکی کی طرف بڑہتا ہے اور اوسکے منہ سے یہ لفظ نکلتے ہوئے سنکر دم بخود رہجاتا ہے -

”اے منتقم حقیقی تیرا وجود برحق ہے - اون کی آنکھون پر پردہ پڑا ہوا ہے جنہین تیری جلالی اور جمالی شان نظر نہین آتی - امیر البحر کراخاف اور میری بدبخت بی بی نے تیرے بنائے ہوئے قانون کو جس بے حیائی اور دیدہ دلیری سے توڑا تھا اوس کی سزا تونے اپنے زبردست ہاتھ سے اونہین خود دے دی - ایک ذلیل و خوار ہوکر بحال تباہ سینٹ پیٹرس برگ مین جوتیان چٹخاتا پھرتا ہے اور اوس کی گنہگار ساتھن ٹوکیو مین دم توڑ رہی ہے -

”فاعتبروا یا اولی الابصار“

حیدرآباد دکن

۱۰ر نومبر ۱۹۰۵ء

ظفر علیخان